باب ۹۹

حضور اکرم ﷺ کا ایک آدمی کے بارے میں یہ قول کرنا

اللہ تعالیٰ فی سبیل اللہ اس کی گردن مارے

پھر وہ فی الواقع اللہ کی راہ میں شہید ہو گیا

(۱) ہمیں خبر دی ابو احمد عبداللہ بن محمد بن حسن مہرجانی نے وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن جعفر مزکی نے، ان کو محمد بن ابراہیم نے، ان کو ابن بکیر نے، ان کو مالک نے، زید بن اسلم سے، اس نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے غزوۂ بنوانمار میں۔

پھر اس نے حدیث ذکر کی اس آدمی کے بارے میں جس کے اوپر دو پرانے کپڑے تھے لیکن بیگ میں نئے کپڑے بھی تھے حضور اکرم ﷺ نے اس کو حکم دیا اس نے وہ نئے کپڑے پہن لئے اس کے بعد وہ لوٹتے ہوئے جانے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا ہے اس کے لئے اللہ اس کی گردن مار دے کیا یہ بہتر نہیں ہے؟ اس آدمی نے یہ بات سن لی لہٰذا عرض کیا یا رسول اللہ! اللہ کی راہ میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں لہٰذا وہ شخص واقعۃً اللہ کی راہ میں شہید کر دیا گیا تھا۔ (موطا مالک۔ کتاب اللباس۔ باب ما جاء فی لبس الثیاب للجمال بہا۔ حدیث ۹۱۰/۲)

باب ۱۰۰

حضور اکرم ﷺ کا بددعا کرنا

اس شخص کے خلاف جو ان پر جھوٹ بولے

(۱) ہمیں خبر دی عبدالعزیز بن محمد بن سنان عطار نے بغداد میں، ان کو عثمان بن احمد دقاق نے، ان کو محمد بن فضل بن جابر سقطی نے، ان کو دُرُحث بن نافع نے، ان کو علی بن ثابت جزری نے، وازع بن نافع عُقیلی سے۔ اس نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے اس نے اسامہ بن زید سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کہے مجھ پر وہ بات جو میں نے نہ کہی ہو اس کو چاہیے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

یہ اس لئے ہوا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو بھیجا تھا اس نے حضور اکرم ﷺ پر جھوٹ بول دیا لہٰذا حضور اکرم ﷺ نے اس کے خلاف بددعا کی تھی لہٰذا وہ مرا ہوا پایا گیا تھا تحقیق اس کا پیٹ پھٹ چکا تھا اور اس کو دھرتی نے بھی قبول نہیں کیا تھا۔ (مسند احمد ۳۲۱/۲۔ ابن ماجہ ۱۳/۱۔۱۴)

☆☆☆

باب ۱۰۱

حضور اکرم ﷺ کا بد دعا کرنا ہر اس شخص کے خلاف

جو ذخیرہ اندوزی کرتا ہے جذام کی دعا اور اللہ تعالیٰ کا قبول کرنا
اس دعا کو اسی شخص کے خلاف جس نے (مہنگا بیچنے کے لئے)
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ذخیرہ اندوزی کی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد بن علی مقری نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق نے، ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے، ان کو محمد بن ابوبکر نے، ان کو ہیثم بن رافع باہلی نے، ان کو ابو یحییٰ نے، فرخ مولی عثمان سے وہ کہتے ہیں کہ مسجد مکہ کے دروازے پر کثیر مقدار میں غلہ پہنچایا گیا جب کہ حضرت عمر ان دونوں امیر المؤمنین تھے وہ مسجد کی طرف آئے انہوں نے غلہ دیکھا اور فرمایا یہ کیسا غلہ ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ وہ غلہ ہے جو ہماری طرف کھینچ لایا گیا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس میں اللہ برکت دے اس کو بھی اللہ برکت دے جس نے اس کو ہماری طرف پہنچایا ہے۔ لوگوں نے کہا اے امیر المؤمنین یہ روک کر رکھا گیا ہے اور ذخیرہ اندوزی کیا گیا ہے۔

انہوں نے پوچھا کہ اس کو کس نے ذخیرہ اندوزی کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ فروخ مولی عثمان اور فلاں آپ کے غلام نے، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا تھا فرما رہے تھے جو شخص مسلمانوں کے خلاف ان کا غلہ روکے اور ذخیرہ کر رکھے اللہ تعالیٰ اس کو جذام کا مرض لگائے گا یا بھوک اور افلاس میں مبتلا کرے گا۔ فروخ کہتے ہیں کہ لہٰذا فروخ عثمان کے غلام نے کہا میں اللہ سے عہد کرتا ہوں کہ میں دوبارہ یہ کام نہیں کروں گا لہٰذا اس نے اس کی تجارت کو مصر کے دیہات کی طرف منتقل کر دیا باقی رہے حضرت عمر کے غلام اس نے کہا کہ ہم اپنے مالوں کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے پس زعم کیا ہے ابو یحییٰ نے کہ اس نے دیکھا تھا مولی عمر کو بعد میں جب اس کو جذام ہو گیا تھا۔

اس حدیث کو ایک جماعت نے روایت کیا ہے ہیثم سے اور ابو یحییٰ مکی سے۔ (خصائص کبریٰ ۱۷۲/۲)

باب ۱۰۲

حضور اکرم ﷺ کا دعا کرنا اپنے ربّ سے اس کے بارے میں

جس پر جادو کیا گیا تھا اور اللہ سبحانہ کا اس دعا کو قبول کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ اور ابوالعباس احمد بن محمد بن شاذیاخی نے آخرین میں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالحکم نے، ان کو خبر دی انس رضی اللہ عنہ بن عیاض نے ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ نبی کریم ﷺ جادو کر دیئے گئے تھے حتی کہ یہاں تک کیفیت ہو گئی تھی کہ ان کو یہ خیال آتا تھا کہ انہوں نے کوئی یا جلدی کام کیا ہے حالانکہ انہوں نے وہ نہیں کیا ہوتا تھا۔ لہٰذا انہوں نے اپنے ربّ سے دعا کی تھی۔

اس کے بعد فرمایا تھا تم نے کیا محسوس کیا ہے اور سمجھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے فتویٰ دیا ہے یعنی مجھے آگاہ فرمایا ہے اس چیز کے بارے میں جس کے بارے میں، میں نے اس سے پوچھا ہے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہے کہ انہوں نے پوچھا وہ کیا امر ہے یا رسول اللہ؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میرے پاس دو آدمی آئے ان میں سے ایک میرے سر کی طرف بیٹھا دوسرا میرے پاؤں کی جانب ایک نے دوسرے سے کہا کس چیز نے اس کو بیمار کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کہ یہ سحر زدہ ہے۔ پھر پہلے نے پوچھا کہ کس نے اس پر جادو کیا ہے اس نے کہا کہ لبید بن اعصم نے، پہلے نے پوچھا کہ کس چیز میں؟ اس نے کہا کہ کنگھی میں اور کنگھی شدہ بالوں میں اور خشک خوشے میں یعنی کھجور کے خوشے سوکھے سیپ میں۔ اس نے پوچھا کہ وہ (سحر کیا ہوا مواد) دوسرے نے جواب دیا کہ ذروان کنواں تھا بنو زریق میں۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور اکرم ﷺ آئے پھر لوٹے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور فرمایا اللہ کی قسم ایسا لگتا ہے گویا کہ اس کا پانی مہندی کا ڈھون ایسا لگتا ہے جیسے گویا ان کی کھجور شیاطین کے سر پر (یا سانپ کے سر ہیں) سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے ان سے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ نے اس کو نکالا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا بہر حال میں۔ اللہ نے مجھے شفا دی ہے میں نے ناپسند کیا ہے کہ میں اس سے لوگوں پر شر بکھیروں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابراہیم بن منذر سے اس نے انس بن عیاض سے اور بخاری و مسلم نے اس کو روایت کیا ہے کئی دیگر طریق سے اس نے ہشام بن عروہ سے۔ (بخاری۔ کتاب الدعوات۔ فتح الباری ۱۱/۱۹۲۔۱۹۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے، ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے ان کو خبر دی محمد بن سائب نے، ان کو ابوصالح نے، ابن عباس ؓ سے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شدید بیمار ہو گئے تھے لہٰذا ان کے پاس دو فرشتے آئے اور ایک ان کے سرہانے بیٹھا دوسرا ان کے پیروں کی طرف۔ جو پیروں کی جانب تھا اس نے سر کی جانب والے سے پوچھا تم کیا سمجھتے ہو کہ انہیں کیا تکلیف ہے؟ اس نے جواب دیا کہ جادو کیا ہے۔ اس کا طب کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ سحر کیا گیا ہے۔

اس نے پوچھا کہ کس نے ان کو جادو کیا ہے؟ اس نے بتایا کہ لبید بن اعصم یہودی نے۔ پھر اس نے پوچھا کہ وہ کہاں ہے؟ اس نے بتایا کہ بیئر آل بنوفلاں میں ایک بھاری پتھر کے نیچے پانی والے کنویں میں۔ لہٰذا جاؤ اس کنویں پر اس کا پانی کھینچ ڈالو اور پتھر کو اٹھاؤ اس کے بعد اس رنج و غم والی چیز کو لے کر جلا دو۔

جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی تو آپ نے عمار بن یاسر کو ایک گروہ کے ساتھ بھیجا وہ اس کنویں پر پہنچے جا کر دیکھا تو اس کا پانی واقعی مہندی کے پانی جیسا تھا (یعنی کھڑے کھڑے جادو کے عمل کی وجہ سے بدل چکا تھا) لہٰذا ان لوگوں نے وہ پانی کھینچ ڈالا اور انہوں نے سیپ کھجور کے خوشے کو نکال کر جلا ڈالا اس میں سے کمان کا چلہ یا ڈوری نکلی اس میں گیارہ گرہیں لگی ہوئی تھیں (یا کنگھی بالوں میں لگی ہوئی تھیں)۔

پس حضور اکرم ﷺ پر یہ دو سورتیں نازل کی گئیں حضور اکرم ﷺ نے ان کو پڑھنا شروع کیا جونہی ایک الفاظ پڑھتے تھے ایک گرہ کھل جاتی تھی۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔ اعتماد پہلی حدیث پر ہے۔

☆☆☆

باب ۱۰۳

خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی ٹوپی اور ان کا مدد چاہنا
اس سے جو اس میں رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک رکھے گئے تھے

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن عیسیٰ جبری نے، ان کو خبر دی احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور نے، ان کو ہشیم نے، ان کو عبدالحمید بن جعفر نے، اپنے والد سے یہ کہ خالد بن ولید کی ایک ٹوپی تھی یرموک والے دن انہوں نے کہا کہ تلاش کرو اس کو انہوں نے تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکی۔ اس کے بعد تلاش کی گئی پھر وہ مل گئی مگر وہ نہایت پرانی ٹوپی تھی۔

خالد بن ولید نے فرمایا حضور اکرم ﷺ نے عمرہ کیا تھا اور اب سر منڈوایا تھا لہٰذا لوگ حضور اکرم ﷺ کے بال حاصل کرنے کے لئے لپکے تھے میں بھی لپکا لہٰذا میں نے حضور اکرم ﷺ کے پیشانی کے بال حاصل کر لئے تھے اور میں نے ان کو اس ٹوپی کے اندر محفوظ کروالیا تھا لہٰذا میں جہاں بھی قتال کے لئے جاتا ہوں تو یہ میرے ساتھ ساتھ ہوتی ہے لہٰذا مجھے نصرت حاصل ہوتی ہے۔

(مستدرک حاکم ۲۹۹/۳۔ مجمع الزوائد ۳۴۹/۹)

باب ۱۰۴

نبی کریم ﷺ کا اسماء الٰہی کے ساتھ مدد طلب کرنا
رُکانہ عرب پہلوان کے ساتھ طاقت کا مقابلہ کرنے میں اللہ تعالیٰ کا ان کی نصرت کرنا رُکانہ کے خلاف اور اس قصہ میں مروی آثار نبوت

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو ابن اسحٰق نے، ان کو ان کے والد اسحٰق بن یسار نے، یہ کہ رسول اللہ ﷺ رکانہ (بن عبد یزید ہاشم بن مطلب بن عبد مناف المطلبی) بن عبد یزید سے فرمایا تھا کہ آپ مسلمان ہو جایئے۔ (اسلام کی دعوت دی) کاش کہ اگر یہ بات پکی سچی معلوم ہو جاتی کہ آپ جو کچھ کہتے ہیں وہ برحق ہے تو میں مسلمان ہو جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا (حالانکہ رکانہ مضبوط ترین آدمی تھا یعنی پہلوان تھا) کہ تیرا کیا خیال ہے کہ اگر میں تجھے چت کردوں اور پچھاڑ دوں تو تم یقین کرلو گے کہ یہ دعوت اور اسلام حق ہے؟ اس نے ہاں کرلی۔ چنانچہ حضور اکرم ﷺ اُٹھے اور اس کو پکڑ کر پچھاڑ دیا چت کردیا۔ رکانہ نے کہا کہ آپ دوبارہ مقابلہ کیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے دوبارہ اس کو پکڑ کر زمین پر چت کردیا دوسری بار چنانچہ وہ یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ یہ جادوگر ہے میں نے اس کے سحر جیسا کسی کا سحر ہرگز نہیں دیکھا۔

اللہ کی قسم (جب حضور اکرم نے مجھے پکڑا تو) میرا اپنے جسم پر ذرہ بھر بھی اختیار نہیں رہا تھا میں اپنے آپ کا مالک نہیں رہا تھا یہاں تک کہ انہوں نے میرا پہلو زمین سے لگا دیا۔ (مگر محدثین اسکو کہا سند میں کلام ہے)

(۲) اور ہم نے کتاب السنن میں روایت کیا ہے سعید بن جبیر سے اس نے نبی کریم ﷺ سے۔ ان کے رکانہ کو چت کرنے اور پچھاڑنے کے بارے میں۔ ایک بکری اور اسلام کی شرط پر۔ جب کہ حضور اکرم ﷺ نے اس کی بکری واپس کر دی تھی۔

(رکانہ کے پچھاڑنے کا قصہ ابوداود، ترمذی میں مذکور ہے۔ مستدرک حاکم ۳/۴۵۲)

(۳) اور تحقیق اس کو روایت کیا ہے ابواویس مدنی نے، محمد بن عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے اس نے آپنے دادا رکانہ بن عبد یزید سے، وہ سخت جان آدمی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ ابوطالب کی بکریاں چرا رہے تھے پہلی بار جب دیکھا تھا۔ ایک دن نبی کریم ﷺ نے مجھ سے کہا کیا آپ میرے ساتھ کشتی کریں گے لڑنے کا مقابلہ۔ میں نے کہا کہ کیا تم مجھ سے لڑو گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں میں لڑوں گا۔ میں نے کہا کہ کس شرط پر؟ انہوں نے کہا کہ بکریوں میں سے ایک کی شرط پر (جو ہارے گا وہ دے گا) میں نے ان کے ساتھ مقابلہ کیا انہوں نے مجھے چت کر دیا اور مجھ سے بکری لے لی۔

میں نے ادھر اُدھر دیکھا کہ کیا کوئی انسان مجھے دیکھ رہا ہے انہوں نے پوچھا کیا دیکھ رہے ہو میں نے بتایا کہ مجھے بعض چرواہے دیکھ نہ لیں لہٰذا وہ میرے اوپر جری ہو جائیں گے جب کہ میں اپنی قوم میں مضبوط ترین ہوں۔ انہوں نے پوچھا کیا تم تیسری بار مقابلہ کرو گے جیت گئے تو تمہیں بکری ملے گی۔ میں نے کہا جی ہاں۔ پھر میں نے مقابلہ کیا مگر انہوں نے پھر بھی مجھے چت کر دیا انہوں نے پھر بکری لے لی۔

لہٰذا میں مخزون و مغموم ہو کر بیٹھ گیا۔ انہوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ میں جاتا ہوں عبد یزید کے پاس۔ اس لئے کہ میں ان کی تین بکریاں دے چکا ہوں میں سمجھتا تھا کہ میں قریش کا مضبوط ترین انسان ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا کیا چوتھی بار مقابلہ کرو گے؟ میں نے کہا کہ تین کے بعد چوتھی بار نہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بہر حال تیرا یہ کہنا بکریوں کے بارے میں۔ تو میں وہ تجھے واپس کر دیتا ہوں یہ کہہ کر انہوں نے وہ مجھے واپس کر دیں زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا کہ اس کا مقابلہ غالب آ گیا اور میں ان کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا جو چیز اس دن میری ہدایت کا سبب بنی وہ یہ تھی کہ میں نے یقین کر لیا کہ اس دن انہوں نے مجھے اپنی ذاتی طاقت کے ساتھ چت نہیں کیا تھا بلکہ انہوں نے مجھے اپنے سوا کسی اور قوت کے ذریعے پچھاڑا تھا۔

(۴) یہ اس میں سے ہے جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، بطور اجازت کے یہ کہ ابوعبید اللہ بن عبداللہ بن محمد عکبری نے اس کو خبر دی وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالقاسم بغوی نے، ان کو حسن بن صباح نے، ان کو شبابہ بن سوار نے، ان کو ابواویس نے، اس نے اس کو مکرر کیا ہے۔ یہ تمام مرسل روایات اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اس بارے میں حدیث موصول جو اس بارے میں اس کی اصل ضرور موجود ہے۔

(۵) (وہ حدیث موصول یہ ہے) جس کی خبر دی ہے ہمیں ابوبکر محمد بن حسن بن علی بن مؤمل نے، وہ کہتے ہیں ہمین خبر دی ہے ابواحمد محمد بن محمد بن احمد بن اسحٰق حافظ نے، ان کو خبر دی ہے ابوعروبہ حسین بن ابومعشر سلمی نے، حران میں وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے محمد بن وہب نے، ان کو محمد بن سلمہ نے، ان کو ابوعبدالرحیم نے، وہ خالد بن ابویزید ہے۔ وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے ابوعبدالملک نے، قاسم سے اس نے ابوامامہ سے وہ کہتے ہیں ایک آدمی تھے بنو ہاشم میں سے اس کو رُکانہ کہتے تھے۔ وہ سب سے زیادہ لڑائی لڑنے والا تھا سب سے زیادہ سخت جان تھا مگر مشرک تھا اور وہ وادی اضم میں اپنی بکریاں چرایا کرتا تھا۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ سیدہ عائشہ کے گھر سے نکلے اسی وادی کی طرف رُخ کیا وادی میں پہنچے تو وہاں پر رُکانہ سے ملاقات ہوگئی۔

حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا رکانہ ان کو دیکھ کر کھڑا ہوگیا۔ اس نے کہا اے محمد! تو وہی ہے نہ جو ہمارے معبودوں الہوں کو گالیاں دیتا ہے۔ لات کو عزّیٰ کو اور تو اپنے اللہ عزیز الحکیم کی طرف بلاتا ہے۔ میرے اور تیرے درمیان اگر رشتہ قرابت نہ ہوتا تو میں تم سے بات نہ کرتا۔ یعنی بات کرنے سے قبل ہی تجھے قتل کر دیتا۔ لیکن اپنے غالب اور حکمت والے اللہ کو آپ پکاریں کہ وہ آپ کو مجھ سے نجات دے میں ابھی ایک امر تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔ کیا تم اس بات پر تیار ہو کہ میں تیرے ساتھ کشتی لڑتا ہوں اور تم اپنے الٰہ عزیز وحکیم کو پکارو کہ وہ ہمارے خلاف تمہاری مدد کرے۔ اور میں لات وعزّیٰ کو پکارتا ہوں اگر تم نے مجھے گرا دیا اور چت کر لیا تو میری ان بکریوں میں سے دس بکریاں تیری ہوگئیں تم ان کو پسند کر لینا۔

اس وقت اللہ کے نبی نے ہاں کر لی کہ اگر تم چاہتے ہو تو ٹھیک ہے۔ لہٰذا دونوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا۔ اللہ کے نبی نے اپنے الٰہ الحکیم کو پکارا کہ وہ رکانہ کے خلاف اس کی مدد کرے۔ اور ادھر سے رُکانہ نے اپنے لات وعزی کو پکارا کہ آج تم تو محمد کے خلاف میری مدد کرو حضور اکرم ﷺ نے اس کو پکڑا اور لٹا دیا اور اس کے سینے پر بیٹھ گئے رکانہ نے کہا کہ اُٹھ جا یہ تم نہیں ہو جس نے مجھے گرایا ہے یہ تیرے معبود عزیز الحکیم نے کیا ہے۔ اور مجھے لات وعزّیٰ نے بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے تم سے پہلے کسی نے میری پیٹھ زمین سے نہیں لگائی۔ پھر رکانہ نے حضور اکرم ﷺ سے کہا کہ دوبارہ کشتی کرنے میں اگر تم نے مجھے چت کر دیا تو تیرے لئے مزید دس بکریاں ہوں گی تم ان کو پسند کر کے چن لینا اللہ کے نبی نے اس کو پکڑا اور دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے الٰہ کو پکارا جیسے پہلی مرتبہ کیا تھا۔

پھر نبی کریم ﷺ نے اس کو چت کر دیا۔ پھر حضور اکرم ﷺ اس کے جگر پر چڑھ بیٹھے۔ رکانہ نے ان سے کہا اُٹھ جائیے۔ یہ تم نہیں ہو جس نے میرے ساتھ یہ کیا ہے یہ تیرے الٰہ عزیز الحکیم نے کیا ہے۔ اور مجھے لات وعزی نے بے مدد رسوا کر دیا ہے۔ تم سے پہلے کسی نے میری پیٹھ زمین سے نہیں لگائی۔ رکانہ نے آپ ﷺ سے کہا پھر تیسری بار ہم لڑتے ہیں اگر تم جیت گئے تو پھر دس بکریاں تم لے لینا حضور اکرم ﷺ نے اس کو پکڑا اور دونوں نے اپنے اپنے معبود کو پکارا پھر نبی کریم ﷺ نے پھر اس کو تیسری بار بچھاڑ دیا پھر رکانہ نے ان کو کہا یہ آپ نہیں ہیں جس نے مجھے گرایا ہے یہ آپ کے معبود عزیز الحکیم نے کیا ہے اور میرے لات وعزّیٰ نے رسوا کر دیا ہے لیجئے تیس بکریاں میری بکریوں میں سے آپ خود پسند کر لیجئے۔ مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرا یہ مقصد نہیں ہے۔ بلکہ میں تو تجھے اسلام کی طرف بلاتا ہوں اے رکانہ اور تجھے بچاتا ہوں اس سے کہ تم جہنم کی طرف چلے جاؤ اگر تم اسلام قبول کر لو گے۔ مگر رکانہ نے اس سے انکار کر دیا اور کہا کہ پہلے آپ مجھے کوئی (معجزہ) کوئی نشانی دکھائیں۔

نبی کریم ﷺ نے اس کو فرمایا۔ اللہ تیرے اوپر گواہ ہے کہ اگر میں اپنے آپ کو پکاروں اور میں تجھے نشانی دیکھاؤں تو تم ضرور بات مانو گے اس بات کی جس کی میں تجھے دعوت دے رہا ہوں؟ رکانہ نے کہا ٹھیک ہے وہاں پر اس کے قریب ایک کیکر کا درخت تھا جس کی بہت سی شاخیں تھیں اور ڈنڈیاں تھی اللہ کے نبی نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ اور اس سے کہا کہ اللہ کے حکم سے میرے پاس آ جا وہ دو حصوں میں بٹ گیا لہٰذا وہ نصف حصے پر اپنی ٹہنیوں اور شاخوں سمیت حتی کہ اللہ کے نبی کے آگے آ موجود ہوا اور رکانہ کے آگے رکانہ نے ان سے کہا آپ نے واقعی بہت بڑی بات مجھے دکھائی ہے آپ اس کو حکم دیں کہ یہ واپس چلا جائے اللہ کے نبی نے کہا اللہ گواہ ہے تیرے اوپر اگر میں اپنے رب کو پکاروں اور یہ واپس اپنی جگہ پر چلا جائے تو تم ضرور میری دعوت قبول کرو گے؟ اس نے کہا کہ ٹھیک ہے حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا وہ چلا گیا اپنی ٹہنیوں اور شاخوں سمیت حتی کہ وہ اپنے بقایا نصف کے ساتھ مل گیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا اب تم اسلام قبول کر لو بچ جاؤ گے مگر رکانہ نے ان سے کہا میرے پاس انکار کرنے کی اور کوئی وجہ نہیں ہے میں نے عظیم نشانی دیکھی ہے لیکن میں یہ بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ مدینے کی عورتیں اور بچے باتیں بتائیں گے کہ میں تیرے پاس اس لئے آیا تھا کہ میرے دل میں تیرا رعب اور ڈر بیٹھ گیا تھا۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ اہل مدینہ کی عورتیں اور بچے یہ جان لیں کہ کسی کے مقابلے میں نہ میرا پہلو کبھی زمین سے لگا ہے اور نہ ہی میرے دل میں ایک لمحے کے لئے کوئی خوف داخل ہوا ہے نہ دن میں نہ رات میں۔ لیکن بکریاں آپ کی ہیں آپ لے لیں اپنی بکریاں نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا کہ مجھے تیری بکریوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے جب تم نے اسلام لانے سے انکار کر دیا ہے لہٰذا نبی کریم ﷺ واپس چلے گئے وادی میں سے۔

ادھر ابوبکر صدیق ﷺ اور عمر فاروق ﷺ حضور ﷺ کو تلاش کرتے گھر پہنچے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس انہوں نے بتایا کہ وہ وادی اضم کی طرف نکلے تھے حالانکہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ وہ رکانہ کی وادی ہے جس کو وہ خطا نہیں کرتا ضرور جاتا ہے۔لہٰذا وہ دونوں پھر حضور اکرم ﷺ کی تلاش میں نکل پڑے اور ڈر رہے تھے کہ اگر رکانہ حضور اکرم ﷺ کو مل گیا تو وہ ان کو قتل کردے گا لہٰذا وہ دونوں ہر بلندی پر چڑھ چڑھ کر ایڑیاں اُٹھا اُٹھا کر دیکھتے کہ کہیں سے حضور ﷺ نکل کر آرہے ہوں۔ اچانک ان کی نظر پڑی نبی کریم آرہے تھے دونوں نے کہا اے اللہ کے نبی! آپ کیسے نکل آئے تھے اس وادی کی طرف اکیلے آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ یہ رکانہ کی چھت ہے اور وہ سب سے بڑا لڑاکا ہے قاتل ہے اور آپ کا شدید تکذیب کرنے والا دشمن ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے ان کی طرف دیکھا کہ ہنس دیئے پھر فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا۔ واللہ یعصمك من الناس ۔ تجھے اللہ لوگوں سے بچائے گا۔ وہ میری طرف نہیں پہنچے گا اللہ میرے ساتھ ہے اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے ان کو رکانہ کی ساری مذکورہ کہانی سنادی اور اس کے ساتھ جو کچھ ہوا تھا اور جو کچھ اس نے دیکھا تھا ابوبکر ﷺ وعمر ﷺ دونوں اس واقعہ پر حیران ہوئے۔ دونوں نے کہا واقعی یارسول اللہ! آپ نے رکانہ کو چت کردیا۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ہم نہیں جانتے کہ آج تک کسی انسان نے اس کا پہلو بھی زمین سے لگایا ہو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی اس نے میری مدد کی دس سے زائد کے ساتھ اور دس آدمیوں کی طاقت کے ساتھ۔

اس کی سند میں ابوعبدالملک ہے اس کا نام ہے علی بن یزید شامی وہ قوی نہیں ہے۔

(بخاری نے اسے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ دارقطنی نے متروک الحدیث قرار دیا ہے۔ میزان ۱۶۱/۳)

مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ روایات میں جو اس کو مؤکد کرتی ہیں۔ واللہ اعلم

باب ۱۰۵

نبی کریم ﷺ کا تیر اندازوں سے یہ کہنا
کہ تیر مارو اور میں ابن اذرع کے ساتھ ہوں اور اس بارے میں جو آثار نبوت ظاہر ہوئے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمرو بن اسماعیل نے، ان کو محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے، ان کو محمد بن مسکین یمامی اور اسماعیل بن اسرائیل لؤلوی نے، وہ کہتے ہیں ان کو یحییٰ بن حسان نے، ان کو سلیمان بن بلال نے، عبدالرحمٰن بن حرملہ سے اس نے محمد بن ایاس بن سلمہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے اپنے دادا سے کہ حضور ﷺ قبیلہ اسلم کے کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے وہ تیر اندازی کی مشق کر رہے تھے۔

آپ نے فرمایا اچھا ہے یہ کھیل دو یا تین مرتبہ فرمایا تیر پھینکو میں ابن اذرع کے ساتھ ہوں (یعنی اس کے ساتھ مل کر پھینکتا ہوں) لہٰذا لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ روک لئے اور بولے کہ نہیں اللہ کی قسم ہم تیر نہیں پھینکیں گے ابن اذرع کے ساتھ اگر آپ اس طرف ہیں تو اے اللہ کے رسول۔ پھر وہ تو ہم سے جیت جائے گا۔ لہٰذا آپ نے فرمایا کہ تیر پھینکو میں تم سب کے ساتھ ہوں کہتے ہیں کہ اس دن وہ لوگ اس دن کا اکثر حصہ تیر اندازی کرتے رہے پھر الگ ہوگئے تھے برابری کی بنیاد پر کوئی ایک دوسرے سے نہ جیتا۔ (سنن کبریٰ ۱۷/۱۰)

اور اسی طرح روایت ہے ابوبکر بن ابواویس کی سلمان سے۔

☆☆☆

باب ۱۰٦

حضور اکرم ﷺ کا اپنا واعظ و خطبہ

گھروں میں یا با پردہ جوان کنواری لڑکیوں کو اور یہ آزاد محترم عورتوں کو سنوانا حالانکہ وہ خود اپنی جگہ پر مسجد میں ہوتے تھے

(۱) ہمیں خبر دی امام ابو اسحٰق بن ابراہیم بن محمد بن ابراہیم نے، ان کو احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے، ان کو محمد بن عباد بن موسیٰ نے، ان کو مصعب بن سلام نے، ان کو حمزہ بن زیات نے، ان کو ابو اسحٰق نے، براء بن عازب سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا آپ نے ان عورتوں اور لڑکیوں کو بھی سنایا کرتے تھے پردہ نشین نو جوان لڑکیوں کو بھی۔ یا گھروں میں پردہ نشین کہا تھا آپ نے فرمایا اے گروہ ان بولو لوگوں نے جو اپنی زبان کے ساتھ تو مسلمان ہو چکے ہو مگر دلوں میں ایمان داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور ان کی کمزوریوں اور عیبوں کی تلاش میں نہ رہا کرو۔ بیشک حال یہ ہے کہ جو شخص ان کے عیبوں کی ٹوہ لگائے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو بھی سامنے کر دے گا اور یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے عیبوں کے ظاہر کر دے وہ اس کو رسوا کر دے گا اسی طرح اس کو روایت کیا ہے جماعت نے، مصعب بن سلام سے۔ (مسند احمد ۴/۴۲۴)

(۲) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمر نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحٰق صغانی نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی مسیبی نے، ان کو فضالہ بن یعقوب انصاری نے، اسماعیل بن ابراہیم بن مجمع نے، ہشام بن عروہ سے اس نے اپنے والد سے اس نے سیدہ عائشہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے دن ممبر پر تشریف لائے اور فرمایا بیٹھ جاؤ عبداللہ بن رواحہ نے سنا رسول اللہ کا یہ فرمانا کہ بیٹھ جاؤ تو وہ (جہاں تھے وہیں) بکریوں میں بیٹھ گئے۔ بتایا گیا یا رسول اللہ! یہ ہے ابن رواحہ نے آپ کا قول سنا بیٹھ جاؤ آپ لوگوں سے کہہ رہے تھے بیٹھ جاؤ لیکن وہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھ گئے (جہاں پر تھے)۔

(۳) اور روایت کی گئی مرسل روایت کے طور پر دوسرے طریق سے جیسے ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحٰق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو ابو ربیع نے، ان کو حماد بن زید نے، ان کو ثابت نے، عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے یہ کہ عبداللہ بن رواحہ ایک دن نبی کریم ﷺ کے پاس آئے وہ خطبہ دے رہے تھے اور وہ اس وقت فرما رہے تھے بیٹھ جاؤ وہ مسجد سے باہر اپنی جگہ پر ہی بیٹھ گئے حتیٰ کہ حضور اکرم ﷺ خطبے سے فارغ ہو گئے یہ بات حضور اکرم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے شوق و حرص طاعۃ اللہ اور اطاعت رسول کو اور زیادہ کرے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابو الحسن بن علی سقاء نے، ان کو خبر دی ابو سہل بن زیاد قطان نے، ان کو محمد بن احمد ہروی نے، ان کو علی بن حرب نے، ان کو سفیان نے، ان کو مسعر نے، عمرو بن دینار سے، اس نے یحییٰ بن جعدہ سے ان کو ام ہانی نے، وہ کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی قراءت سنتی رہتی تھی اور میں اپنے گھر کی چھت کے اوپر تھی۔

(۵) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ نے، ان دونوں نے کہا ان کو ابو العباس (وہی اصم ہے)، ان کو عباس دوری نے، ان کو ابو نعمان عارم بن فضل نے، ان کو ثابت بن یزید نے، ان کو ہلال بن خباب نے، وہ کہتے ہیں کہ میں اور مجاہد، یحیٰ بن جعدہ بن اُم ہانی کے پاس اُترے اس نے ہمیں بتایا وہ کہتی ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی قراءت سنتے تھے رات کے اندر کعبہ کے پاس اور میں اپنی چھت پر ہوتی تھی۔

☆☆☆

مجموعہ ابواب ۱۰۷

یہود وغیرہ کے سوالات اور ان کا نبی کریم ﷺ کے احوال کی تفتیش کرنا اور ان میں سے اسلام قبول کرنا جس کو اسلام کی ہدایت ملی

باب ۱۰۸

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے سوالات اور ان کا اسلام قبول کرنا

جس وقت انہوں نے حضور ﷺ کی رسالت میں ان کی سچائی کو جان لیا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالقاسم طلحہ بن علی بن صفار نے بغداد میں، ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن عثمان بن یحییٰ آدمی نے، ان کو ابوعمران موسیٰ بن سہل بن کثیر الوشاء نے، ان کو خبر دی اسماعیل بن علیہ نے حمید طویل سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن حفص مقری بن حمامیؒ نے بغداد میں، ان کو ابوبکر احمد بن سلیمان فقیہ نے، ان کو اسماعیل بن اسحاق نے، ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حمید طویل نے انس سے، وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام رسول ﷺ کے پاس آئے حضور کی مدینہ میں آمد پر اور کہا کہ میں تین چیزوں کے بارے میں آپ سے پوچھوں گا جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ قیامت کی اول شرائط کیا ہیں؟ اور اہل جنت کا پہلا کھانا کیا ہوگا جو وہ کھائیں گے؟ بیٹا ماں پر جاتا ہے یا باپ پر؟

حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہمیں جبرائیل علیہ السلام نے ابھی ابھی خبر دی ہے۔ ابن سلام نے کہا وہ تو یہود کا دشمن ہے فرشتوں میں سے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ شرائط قیامت میں پہلی شرط وہ آگ ہوگی جو ان کو مشرق سے مغرب کی طرف نکالے گی۔ بہر حال پہلا کھانا جو اہل جنت کھائیں گے وہ مچھلی کا جگر وغیرہ ہوگا۔ بہر حال بیٹا (اس کی وجہ یہ ہے) جس وقت آدمی کا پانی سبقت کر جاتا ہے تو وہ اس کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور جس وقت عورت کا پانی سبقت کر جاتا ہے تو وہ اس کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

اور ابن علیہ کی ایک روایت میں ہے کہ جب آدمی کا پانی سبقت کر جاتا ہے عورت کے پانی سے تو بیٹا باپ کی طرف کھنچ جاتا ہے اور جس وقت عورت کا پانی آدمی سے سبقت کر جائے تو بیٹا ماں کی طرف کھنچ جاتا ہے۔

انصاری نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابن سلام نے کہا تھا :

اشھدان لا الہ الا اللّٰہ واشھد انک رسول اللّٰہ

پھر کہا کہ یا رسول اللہ! بے شک یہود حیران پریشان قوم ہے، بہتان تراش لوگ ہیں۔ وہ جب میرے اسلام کے بارے میں جان لیں گے اس کے ان سے میرے بارے میں پوچھنے سے پہلے تو وہ مجھ پر بہتان لگائیں گے آپ کے آگے۔

چنانچہ یہود آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم میں اللہ کا نیک بندہ کون ہے؟ وہ بولے ہمارے بڑے عالم، ہمارے عالم کے بیٹے، ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے۔ ہمارے عالم ہمارے عالم کے بیٹے نام ہے عبداللہ بن سلام۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم کیا کہو گے اگر عبداللہ اسلام قبول کر لے؟ یہودیوں نے کہا کہ اللہ اس کو بچائے اس سے۔

چنانچہ عبداللہ بن سلام فوراً نکل کر اُن کے سامنے آئے اور بولے :

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله

وہ بولے یہ ہم سے بدتر ہے اور بدترین کا بیٹا ہے۔ انہوں نے اس کی توہین کی۔ عبداللہ نے کہا یہی بات تھی میں جس سے ڈر رہا تھا یارسول اللہ!

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں حدیث ابن عُلیہ وغیرہ سے، اس نے حمید سے۔ (بخاری۔ کتاب مناقب الانصار۔ فتح الباری ۷/۲۷۲)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو ابومعشر مدنی نے سعید مقبری سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قبا میں آئے تھے تو اپنے مؤذن کو کہتے تھے وہ نماز کے لئے اذان دے۔

پھر بعض نے وہی حدیث بیان کی ہے۔ عبداللہ بن سلام کی آمد کے بارے میں اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کے بیٹے کے بارے میں اور اپنی پھوپھی کی طرف کے بارے میں، وہ اس سے کہتی تھی بھتیجے کہاں رہے ہو؟ وہ بتاتے تھے، اے پھوپھی میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا۔ وہ پوچھتی تھی کیا موسیٰ بن عمران کے پاس تھے؟ میں بتاتا کہ میں موسیٰ بن عمران کے پاس نہیں تھا۔ پھر پوچھا کیا اس نبی کے پاس تھے جو قیامت کے قیام کے وقت بھیجا جانا تھا؟ میں نے بتایا کہ جی ہاں! میں ان کے ہاں ہی رہا ہوں۔ پھر عبداللہ بن سلام نبی کریم ﷺ کی طرف واپس آئے اور انہوں نے ان سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کئے (راوی نے) حدیث اول ذکر کی ہے۔ مگر یہ اضافی بات کہی کہ انہوں نے حضور ﷺ سے سواد (کالانشان) کے بارے میں پوچھا جو چاند میں نظر آتا ہے کہ اول اشراط ساعۃ میں سے ہے۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہ پہلی وحی ہے اس وقت جوان پر اس وقت اُتری ہے۔ فرمایا کہ اہل جنت پہلا طعام لام ونون کے ساتھ دیئے جائیں گے۔ انہوں نے سوال کیا کہ لام ونون کیا ہے؟ فرمایا بیل اور مچھلی کے جگر کا زائد حصہ (اس قدر عظیم ہوں گے کہ) ان میں سے ایک کے ساتھ ستر ہزار انسان کھائیں گے۔ پھر وہ دوبارہ اُٹھیں گے (زندہ ہوجائیں گے) اصل جنت کے لئے۔

پھر شبہ (یعنی بچے کا ماں باپ کے مشابہ ہونا) تو وہ نطفوں میں سے جو نطفہ آگے پہنچ جائے رحم کی طرف آدمی کا یا عورت کا بچہ اسی کے مشابہ ہوجاتا ہے۔

بہرحال سواد (سیاہ نشان) جو چاند میں ہے تو بے شک وہ دونوں ایسے ہیں گویا کہ دو سورج ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

وجعلنا الليل و النهار ايتين فمحونا اية الليل ـ (سورۃ بنی اسرائیل : آیت ۱۲)

ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں بنایا ہے ہم نے رات کی نشانی کو محو کیا ہے۔

یہ سواد (کالانشان) جو تم دیکھتے ہو یہی وہ محو ہے فمحونا اية الليل عبداللہ بن سلام نے کہا :

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله

اس کے بعد راوی نے حدیث بیان کو ذکر کیا یہود کے قصے کے بارے میں جو حضور ﷺ کے پاس آئے تھے اور حضور ﷺ نے ان سے سوالات پوچھے تھے (عبداللہ بن سلام کے بارے میں) اور جو انہوں نے اس میں گڑبڑ کی تھی۔ نیز نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان اَجَزْنَا الشَّهَادَةَ الْأُوْلٰى ہم پہلی گواہی کو نافذ کریں گے۔ بہرحال اس دوسری شہادت کو نہیں۔

☆☆☆

باب ۱۰۹

حبر الیہود کے سوالات اور اس کی یہ معرفت کہ نبی کریم ﷺ نے اس کے سوالات کے درست جوابات دیئے ہیں اور وہ اپنی نبوت کے دعوے میں سچے ہیں

(۱) ہمیں خبر دی ابوزکریا یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ مزکی نے، ہمیں خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے، ان کو عثمان بن سعید نے، ان کو ربیع بن نافع ابوتوبہ نے، ان کو معاویہ بن سلام نے زید و ابن سلام ہیں کہ انہوں نے سُنا ابوسلام سے کہ مجھے خبر دی ہے ابواسماء رحبی نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ ثوبان نے حدیث بیان کی۔

وہ کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کے پاس کھڑا ہوا تھا، چنانچہ ایک حبر (عالم) آیا، یہود کے احبار (علماء) میں سے۔ اس نے کہا السلام علیکم یا محمد! ثوبان کہتے ہیں کہ میں نے اس کو ڈانٹ دیا اور دھکا دیا قریب تھا کہ وہ گر جاتا اس سے۔ اس نے پوچھا کہ کیوں دھکا دیا تم نے مجھے؟ میں نے کہا کہ تم یا رسول اللہ نہیں کہہ سکے تھے۔ اس نے کہا کہ میں نے ان کا وہ نام لیا ہے جو اس کے گھر والوں نے اس کا نام رکھا تھا۔ رسول اللہ نے (اس کی تائید کرتے ہوئے اس حقیقت کا اعتراف کیا)۔ بے شک میرا وہ نام جو میرے گھر والوں نے رکھا تھا وہ محمد ہی ہے۔ یہودی نے کہا میں آپ سے سوال کرنے آیا ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر میں تجھے بتاؤں تو کیا تجھے کچھ فائدہ بھی ہوگا؟ یہودی عالم نے کہا کہ میں اپنے دونوں کانوں سے سنوں گا (یعنی توجہ سے سُنوں گا)۔ اگلے لمحے یہودی نے زمین پر لکیر کھینچی۔ حضور نے یہودی سے کہا سوال کرو۔

یہودی نے پہلا سوال کیا لوگ کہاں ہوں گے؟

يوم تبدل الارض غير الارض والسموات

جس دن یہ زمین و آسمان تبدیل کر دیئے جائیں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا:

فى الظلمة دون الجسر

تاریکی میں ہوں گے پل صراط کے پاس۔

یہودی نے سوال کیا، سب سے پہلا شخص کون ہوگا پُل کو عبور (پار) کرنے والا؟ حضور ﷺ نے جواب دیا مہاجرین فقراء۔ یہودی نے پوچھا ان کا تحفہ کیا ہوگا جب وہ جنت میں داخل ہوں گے؟ فرمایا زیادت کبد نوں (مچھلی کے جگر کا اضافہ)۔ اس نے سوال کیا کہ پھر اس کے بعد ان کی غذا کیا ہوگی؟ حضور ﷺ نے جواب دیا کہ اس کے بعد جنت کا بیل ذبح کیا جائے گا جو اردگرد اس کے چر رہا ہوگا۔ یہودی نے پوچھا ان کا مشروب کیا ہوگا؟ حضور ﷺ نے جواب دیا ایک چشمہ سے جس کا نام سلسبیل رکھا گیا ہے۔ یہودی عالم نے کہا آپ نے سچ فرمایا ہے۔

یہودی عالم نے کہا اور میں اس لئے بھی آیا ہوں کہ آپ سے ایک چیز کے بارے میں سوال کروں جس کو دھرتی ہر نبی کے سوا یا ایک دو آدمیوں کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر میں تجھے بتا دوں کہ تمہیں کوئی فائدہ ہوگا؟ اس نے جواب دیا کہ میں اپنے دونوں

کانوں سے سنوں گا (یعنی خوب توجہ کے ساتھ سنوں گا) اس نے پوچھا کہ میں آپ سے بچے کے بارے میں سوال کرتا ہوں۔ حضور نے جواب دیا آدمی کا مادہ سفید اور عورت کا قدرے پیلا ہوتا ہے جب دونوں جمع ہوتے ہیں تو آدمی کا مادہ عورت کے مادہ کے اُوپر آجاتا ہے (غالب آجاتا ہے) تو اللہ کے حکم سے لڑکا بن جاتا ہے۔ اور اگر عورت کا مادہ آدمی کی منی کے اُوپر آجاتا ہے (غالبا آجاتا ہے) تو اللہ کے حکم سے لڑکی پیدا ہوتی ہے۔

یہودی نے کہا آپ نے سچ فرمایا: بے شک آپ نبی ہیں۔ اس کے بعد وہ چلا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے وہ سوال پوچھے ہیں مگر میں ان میں سے کچھ بھی نہیں جانتا تھا یہاں تک کہ اللہ نے میرے پاس فرشتے کو بھیج کر مجھے علم دیا ہے۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں حسن بن علی حلوانی سے، اس نے نافع سے۔ (مسلم۔ کتاب الحیض۔ حدیث ۳۴ ص ۱/۲۵)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے، اس نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے مختار بن ابوالمختار نے ابوظبیان سے، ان کو ان کے اصحاب نے کہ وہ ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ یہودی ان کے پاس آیا، سُرخ رنگ گھونگھریالے بالوں والا طیلسان (خوبصورت شال) لپیٹی ہوئی تھی۔ اس نے پوچھا کیا تم میں کوئی ابوالقاسم ہے؟ تمہارے اندر محمد (ﷺ) ہے؟ ہم نے کہا کہ موجود ہے۔ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو بولا، اے ابوالقاسم! میں آپ سے ایک مسئلہ پوچھتا ہوں جس کو کوئی نہیں جانتا نبی کے سوا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آپ پوچھیں جو پوچھنا چاہتے ہیں۔ دو ثقلین (میاں بیوی) میں سے بچہ پیدا ہوتا ہے؟ رسول اللہ کچھ دیر کے لئے خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم لوگوں نے یہ چاہا کہ وہ یہ سوال نہ کرتا حضور ﷺ سے۔

اس کے بعد ہم سمجھ گئے کہ ان کے لئے بیان کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا حضور ﷺ نے فرمایا، ہر ایک سے ہوتا ہے۔ یہودی نے پوچھا آدمی کے مادے سے کیا کچھ اور عورت کے پانی سے کس قدر؟ حضور ﷺ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے سوچا کہ اس نے یہ سوال حضور سے نہ کیا ہوتا۔ پھر جلدی ہی ہم نے سمجھ لیا کہ ان کو بتا دیا گیا ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو۔

آدمی کا نطفہ سفید ہوتا ہے اور گاڑھا ہوتا ہے اس سے ہڈیاں اور عصب بنتے ہیں۔ بہر حال عورت کا نطفہ پیلا ہوتا ہے اور پتلا ہوتا ہے، اس سے خون اور گوشت بنتا ہے۔ اس یہودی نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (مسند احمد ۱/۴۶۵)

باب ۱۱۰

یہود کی ایک جماعت کا حضور ﷺ سے سوالات کرنا

اور ان کو اس بات کی معرفت حاصل ہو جانا کہ حضور ﷺ نے جو کچھ فرمایا درست فرمایا ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر بن حسین بن فورک نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو عبدالحمید بن بہرام نے شہر بن حوشب سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن یہودیوں کی ایک جماعت حضور ﷺ کے پاس حاضر ہوئی اور بولے یا رسول اللہ آپ ہمیں چند امور کے بارے میں بتائیں جن کے بارے میں آپ سے سوال کریں گے جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ نے فرمایا پوچھو جو پوچھنا چاہتے ہو، لیکن پہلے مجھے اللہ کا ذمہ اور عہد دو اور عہد جو یعقوب

علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے لیا تھا اگر میں تمہیں بتادوں جس کو تم سچ سمجھو تو آپ لوگ اسلام پر میری بیعت کرلو گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کو اس چیز کا عہد دیتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا پوچھو جو چاہتے ہو۔

انہوں نے کہا ہمیں آپ یہ بتائیں :

۱۔ اس طعام کے بارے میں جو یعقوب علیہ السلام نے اپنے اُوپر حرام کرلیا تھا تورات کے نازل ہونے سے پہلے۔

۲۔ اور ہمیں بتائیں آدمی کی منی اور پانی کے بارے میں کہ اس سے لڑکا کیسے پیدا ہوتا ہے اور اس سے لڑکی کیسے پیدا ہوتی ہے؟

۳۔ کہ یہ چیز کیسے ہوتی ہے نیند میں؟

۴۔ اور یہ بتائیں کہ فرشتوں میں سے کون آپ کا دوست ہے؟ یعنی کون سا فرشتہ آپ کے پاس آتا ہے؟

حضور ﷺ نے فرمایا تم لوگ اللہ کے عہد پر قائم رہنا کہ اگر میں نے جوابات دے دیئے تو تم ضرور میری بیعت کروگے۔ انہوں نے حضور ﷺ کو جو اللہ نے چاہا عہد و میثاق دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اسی اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ حضرت یعقوب علیہ السلام شدید بیمار ہو گئے تھے، ان کی بیماری لمبی ہو گئی تھی۔ لہٰذا انہوں نے اللہ کے لئے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ ان کو اس بیماری سے شفا دے دے تو وہ اپنے پسندیدہ مشروب کو اپنے لئے حرام کرلیں گے۔ اور پسندیدہ کھانے کی بھی۔ اور پسندیدہ مشروب آپ کا اُونٹ کا دودھ تھا، اور پسندیدہ کھانا ان کا اُونٹ کا گوشت تھا۔

یہودی بولے اللہ گواہ ہے بالکل یہی بات تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! تو گواہ رہ۔ پھر حضور نے فرمایا میں تمہیں اسی اللہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی، کیا تم لوگ جانتے ہو کہ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہے اور عورت کا پیلا اور پتلا ہوتا ہے۔ دونوں میں سے جو غالب آجائے بچہ اسی کے مشابہ ہوجاتا ہے اللہ کے حکم سے۔ اگر آدمی کا پانی عورت کے پانی پر غالب آجائے تو اللہ کے حکم سے بیٹا پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی سے غالب آجائے تو وہ اللہ کے حکم سے بیٹی ہوتی ہے۔

وہ بولے اے اللہ کے نبی! ہاں یہی بات ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اے اللہ! تو گواہ رہ۔ پھر حضور نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی تھی تم یہ جانتے ہو کہ یہ نبی ایسا ہو جس کی آنکھیں سوتی ہیں اور دل نہیں سوتا ہے؟ یہودی بولے، اے اللہ! ہاں بات تو یہی ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہ ان پر۔ بولے اب آپ ہمیں اپنے ساتھی فرشتے کے بارے میں بتائیں، اس کے بعد آپ کے ساتھ صحبت رکھیں یا آپ کو چھوڑ جائیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا میرا ساتھی اور دوست جبرائیل علیہ السلام ہیں۔ اللہ نے جتنے بھی نبی بھیجے ہیں وہ سب کا دوست تھا۔ وہ بولے اسی بات پر ہم آپ کو خیرباد کہہ جاتے ہیں۔ اگر اس کے سوا کوئی اور فرشتہ آپ کا دوست ہوتا تو ہم تیری اتباع کرتے اور آپ کو سچا جانتے۔ حضور ﷺ نے پوچھا آپ کو کیا چیز مانع ہے کہ تم تصدیق کرو۔ وہ بولے کہ وہ ہمارا دشمن ہے فرشتوں میں سے۔

لہٰذا اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی :

من کان عدوًّا الجبرئیل فانهٗ نزّله علیٰ قلبك .... الخ (سورۃ بقرہ : آیت ۹۷)

۱۔ جو شخص جبرائیل کا دشمن ہو (جبرائیل کا تو کوئی قصور نہیں) اس نے آپ کے دل پر اللہ کے حکم سے قرآن نازل کیا ہے۔

بغضب علی غضب وللکافرین عذاب مهین .... الخ (سورۃ بقرہ : آیت ۹۰)

۱۔ یہودیوں نے اللہ کی ناراضگی پر ناراضگی در ناراضگی کی طرف رجوع کیا ہے، کافروں کے لئے ذلت کا عذاب ہے۔

☆☆☆

باب ۱۱۱

دو یہودیوں کے (دیگر) سوالات اوران کی معرفت نبی کریم ﷺ کی سچائی کے بارے میں آپ کی نبوت میں

(۱) ہمیں خبر دی محمد ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن مکرم نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو خبر دی شعبہ نے ابن حجاج سے عمرو بن مرّہ سے، اس نے عبداللہ بن سلمہ سے، اس نے صفوان بن عسال سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا میرے ساتھ چلو اس نبی کے پاس، ہم چل کر اس سے سوال کرتے ہیں۔ دوسرے نے کہا تم اس کو نبی نہ کہو۔ اگر اس نے سُن لیا کہ تم نے بھی اس کو نبی کہا ہے تو اس کی تو خوشی کے مارے چار آنکھیں ہو جائیں گی۔ لہٰذا وہ نبی کریم ﷺ کی طرف چل پڑے۔ انہوں نے آپ سے سوال کئے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں۔

ولقد اتینا موسیٰ تسع ایات بینات ۔ (سورۃ بنی اسرائیل : آیت ۱۰۱)

البتہ تحقیق ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو واضح آیات دی تھیں، یہ کونسی تھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

۱۔ یہ کہ تم اللہ کے ساتھ کسی شئ کو شریک نہ بناؤ۔

۲۔ کسی ایسے نفس کو قتل نہ کرو اللہ نے جس کو قتل کرنا حرام ٹھہرایا ہے، مگر قتل حق کے ساتھ۔

۳۔ زنا نہ کرو۔ ۴۔ چوری نہ کرو ۵۔ جادو نہ کرو۔

۶۔ کسی بے گناہ کی شکایت لے کر صاحب اقتدار حاکم کے پاس نہ جاؤ کہ وہ اس کو قتل کر دے۔

۷۔ سود نہ کھاؤ۔ ۸۔ جنگ اور جہاد سے فرار اختیار نہ کرو۔ ۹۔ کسی پاک دامن عورت کو جھوٹی تہمت نہ لگاؤ۔

(شعبہ نے شک کیا تھا کہ شاید یہ بات بھی تھی) اور خاص طور پر تم اپنے اُوپر لازم پکڑ و خصوصاً اے یہود کہ تم ہفتے کے دن کے بارے میں حد سے تجاوز نہ کرو۔

لہٰذا ان یہودیوں نے حضور ﷺ کے ہاتھ پیر چومے اور کہا ہم شہادت دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں۔ حضور ﷺ نے پوچھا کیا چیز مانع ہے اس سے کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ ان دونوں نے کہا بے شک داود علیہ السلام نے اپنے ربّ سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ کوئی نبی رہے۔ لہٰذا ہم ڈرتے ہیں کہ اگر آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کر دیں گے۔

(ترمذی۔ کتاب الاستئذان۔ حدیث ۲۷۳۳ ص ۷۷/۵)

☆☆☆

باب ۱۱۴

زانی کی سزا کے لئے یہود کا حضور ﷺ سے رجوع کرنا

اور اس بارے میں ان کا کتمان سامنے آنا۔ اس حکم کے بارے میں اللہ نے جس کو توراۃ میں نازل کیا تھا اور نبی کریم ﷺ کا اس کو بیان کر دینا اور ظاہر کر دینا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواحمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن شاذان جوہری نے، ان کو محمد بن مقاتل مروزی نے، ان کو عبداللہ بن مبارک نے، ان کو معمر بن زہری نے، وہ کہتے ہیں کہ میں سعید بن مسیب کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پاس ایک اور آدمی تھا جوان کی عزت کرتا تھا اور وہ آدمی قبیلہ مزینہ سے تھا اور اس کا والد حدیبیہ میں شریک ہو چکا تھا اور وہ ابوہریرہ ﷺ کا ساتھی تھا۔

کہتے ہیں ابوہریرہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک گروہ یہودیوں کا آیا۔ واقعہ یہ ہوا تھا کہ ان لوگوں میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا تھا۔ لہٰذا ان میں سے بعض نے بعض سے کہا کہ ہمیں اس نبی کے پاس لے چلو کیونکہ یہ ایسا نبی ہے جو تخفیف کے ساتھ بھیجا گیا ہے۔ اگر وہ ہمیں سنگسار کے بجائے حد کرنے کا کہہ دے تو ہم وہی کریں گے۔ اور ہم قیامت میں اللہ کے حضور یہ کہہ سکیں گے کہ ہم نے انبیاء میں سے تیرے ایک نبی کی تصدیق کی تھی۔

مرّہ نے زہری سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے۔ اور اگر اس نے بھی رجم کرنے کا حکم دیا تو ہم اس کی بات نہیں مانیں گے۔ تحقیق ہم پہلے ہی اللہ کی نافرمانی کر چکے ہیں۔ اس میں جو اس نے ہمارے اُوپر فرض کیا تھا رجم کو توراۃ میں۔

لہٰذا وہ رسول اللہ کے پاس آئے۔ آپ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اصحاب کے ساتھ۔ انہوں نے کہا، اے ابوالقاسم! آپ کیا کہتے ہیں اس بارے میں ایک آدمی ہم میں سے جس نے زنا کیا ہے جبکہ وہ شادی شدہ ہے۔ حضور ﷺ ان کو کچھ جواب دیئے بغیر اُٹھ گئے۔ اور ان کے ساتھ دو مسلمان بھی اُٹھ گئے۔ یہاں تک کہ بیتمدارس میں جا پہنچے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ لوگ توراۃ ایک دوسرے کو پڑھا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا، اے جماعت یہود تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ نازل کی تم لوگ توراۃ میں اس شخص کی کیا سزا پاتے ہو جب وہ شادی شدہ ہو؟ وہ لوگ بولے کہ ہم لوگ ان کا تحبیہ کرتے ہیں (منہ کالا کر کے گدھے پر بٹھاتے ہیں) اور وہ یہ ہوتا ہے کہ دونوں کو گدھے پر سوار کر و اس طرح پر کہ ایک کی پیٹھ دوسرے کے ساتھ لگی ہوئی ہو۔

کہتے ہیں کہ ان کا حبر اور بڑا عالم چپ تھا اور وہ نو جوان تھا۔ حضور ﷺ نے جب اس کو خاموش دیکھا تو دوبارہ ان کو قسم دی تو ان کا حبر بول پڑا۔ بہر حال آپ نے قسم دی ہے تو سنو ہم توراۃ میں رجم کا حکم پاتے ہیں۔ اس پر جو شادی شدہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے پوچھا (اس یہودی عالم سے) اللہ کے امر میں سے وہ کونسی پہلی چیز ہے جس میں تم لوگوں نے از خود رخصت اور ترقی نکال لی تھی۔

اس نے بتایا کہ ایک آدمی نے ہم میں سے زنا کیا تھا جو ہمارے بادشاہ کا رشتہ دار تھا۔ اس نے اس سے رجم ٹال دی تھی۔ اس کے بعد کسی دوسرے آدمی نے زنا کیا تھا تو اس بادشاہ نے اس کو رجم کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ لہٰذا اس کی قوم اُٹھ کھڑی ہوئی اس کے آگے۔

وہ کہنے لگے اللہ کی قسم آپ اس کو رجم نہیں کریں گے بلکہ اس کو رجم کریں اس کے چچازاد کو (جھگڑا بڑھ گیا تو پھر) ان سب نے آپس میں اس سزا پر صلح کرلی اور اتفاق کرلیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اسی کے ساتھ فیصلہ کروں گا جو تورات میں ہے۔ لہٰذا رسول اللہ نے حکم دیا ان دونوں کو سنگسار کر دیا گیا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۷۵)

زہری نے کہا ہے ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یہ آیت انہیں لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے :

انا انزلنا التوراة فيها هدًى و نور يحكم بها النبيون الذين اسلمو للذين هادوا ـ الخ

(سورۃ مائدۃ : آیت ۴۴)

بے شک ہم نے تورات نازل کی ہے۔ اس میں ہدایت ہے اور نور روشنی ہے۔ اسی کے ساتھ فیصلہ کرتے ہیں نبی جو تابع فرمان الٰہی تھے یہود کا فیصلہ۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی زہری نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا تھا بنومزینہ کے ایک آدمی سے وہ حدیث بیان کر رہے تھے سعید بن مسیب سے یہ کہ ابوہریرہ نے ان کو حدیث بیان کی ہے، اس نے مذکورہ حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے وہ کچھ کم اور کچھ زیادہ بیان کرتا ہے جو اس نے اضافہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن صوریا سے فرمایا تھا میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اور اس کے ایام یاد دلاتا ہوں بنی اسرائیل کے پاس کیا تم یہ جانتے ہو کہ اللہ نے حکم دیا ہے اس شخص کے بارے میں جو زنا کرے شادی شدہ ہونے کے بعد رجم کا حکم تورات میں۔ اس نے کہا کہ اللہ گواہ ہے ہاں یہی بات ہے۔ خبردار! اللہ کی قسم اے ابوالقاسم یہ یہود البتہ جانتے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں مرسل ہیں، لیکن وہ آپ کے ساتھ حسد کرتے ہیں۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نکلے اور آپ نے ان دونوں کے بارے میں حکم دیا وہ دونوں رجم یعنی سنگسار کر دیئے گئے۔ حضور کی مسجد کے دروازے کے پاس۔ بنوغنم بن مالک بن نجار میں۔

اس کے بعد ابن صوریا کافر ہو گیا تھا۔ لہٰذا اللہ نے آیت نازل کی :

يا ايها الرسول لا يحزنك الذين يسارعون فى الكفر سے لے کر سماعون لقوم اخرين لم يا توك

(سورۃ مائدہ : آیت ۴۱)

اے نبی تم کو وہ لوگ اپنے عمل سے غمزدہ نہ کریں جو کفر میں دوڑتے ہیں (آخر تک) وہ کان دھرتے ہیں دوسرے لوگوں کی طرف جو نہیں آتے تیرے پاس۔

مطلب ہے جو حضور ﷺ کے پاس نہیں آئے اور غائب ہو گئے ہیں اور پیچھے ہو گئے ہیں اور انہوں نے ان لوگوں کو حکم دیا ہے جو کچھ بھی حکم دیا ہے تحریف الکلم کا احکام سے، چنانچہ ارشاد باری ہے :

يحرفون الكلم عن مواضعه يقولون ان اوتيتم هذا فخذوه

فرمایا کہ کلمات کتاب کو اپنے مقامات سے پھیرتے ہیں تحریف کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہی حکم ملے تو ان کو لے لو

(تحبیہ یعنی منہ کالا کرنا)

وان لم تولوه بما فاحذروه

یعنی اگر تمہیں اپنے مطلب کا فیصلہ نہ ملے تو اس کو چھوڑ دو۔ آخر قصہ تک

(البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۷۶)

☆☆☆

باب ۱۱۳

وہ یہودی جس نے نبی کریم ﷺ کی توراۃ میں صفت کا اعتراف کیا تھا اور اپنی موت کے وقت مسلمان ہو گیا تھا اور وہ یہودی جس نے آپ کی صفت موجود ہونے کا اعتراف کیا تھا جب آپ نے اسے قسم دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو احمد بن عمر نے، ان کو مؤمل بن اسماعیل نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو ثابت نے انس سے یہ کہ ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ اس کی مزاج پرسی کے لئے تشریف لے گئے۔

آپ نے اس کے باپ کو سرہانے توراۃ پڑھتے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے یہودی! میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں جس توراۃ کو موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا کیا تم توراۃ میں میری تعریف، میرے بارے میں تفصیل اور میرے ظاہر ہونے کی جگہ وغیرہ کا تذکرہ پاتے ہو؟

یہودی نے کہا کہ نہیں۔ مگر اس نوجوان لڑکے نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) ہم لوگ توراۃ میں آپ کی تعریف آپ کے بارے میں وضاحت اور آپ کی آمد کا مقام وغیرہ پاتے ہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا اس یہودی کو اس کے سرہانے سے اٹھا دو اور اپنے بھائی کے ولی اور وارث بن جاؤ (یعنی تجہیز وتکفین کرو)۔

(البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۷۵)

(۲) ہمیں خبر دی ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی نے کوفہ میں، ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن دُحیم نے، ان کو احمد بن حازم بن ابی غزرہ نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن شیبہ نے، ان کو عفان نے، ان کو حماد بن سلمہ نے عطاء بن سائب سے، اس نے ابوعبیدہ سے، اس نے اپنے والد سے، انہوں نے کہا کہ بے شک اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو بھیجا تھا لوگوں کو جنت میں داخل کرانے کے لئے۔

حضور ﷺ یہودیوں کے عبادت خانے میں گئے، دیکھا کہ ایک یہودی توراۃ پڑھ رہا تھا۔ وہ جب حضور کی تعریف وتوصیف پر گزرتا تو رُک جاتا۔ اور معبد کے کونے میں ایک آدمی بیمار پڑا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا بات ہے تم پڑھتے پڑھتے رک جاتے ہو؟ مگر اس بیمار نے کہا کہ یہ لوگ جب نبی کی صفت پر آتے ہیں تو رک جاتے ہیں۔

پھر وہ مریض گھٹنوں کے بل آیا، اس نے توراۃ لی اور کہا کہ ہاتھ ہٹائیے، اس نے پڑھنا شروع کیا، حتیٰ کہ جب وہ حضور کی تعریف پر گزرا تو کہنے لگا کہ یہ رہی آپ کی تعریف اور آپ کی اُمت کی تعریف:

اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وانک رسول

اس کے بعد مر گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے ولی بن جاؤ، سرپرست بن کر تجہیز وتکفین کرو۔ (البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۷۶۔۱۷۷)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ بن فضل اور محمد بن احمد صیدلانی نے ، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ، ان کو محمد بن عبید اللہ بن ابوداود منادی ، ان کو یونس بن محمد مؤدب نے ، ان کو صالح بن عمر نے ، ان کو عاصم نے یعنی ابن کلیب نے اپنے والد سے ، اس نے فلتان بن عاصم سے ، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اچانک آپ نے نظر اُٹھا کر ایک شخص کی طرف دیکھا اور بلایا۔ چنانچہ ایک آدمی یہود میں سے آیا شلوار قمیص پہنے ہوئے تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا کہ تم شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟

کہتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں کہہ رہا تھا مگر اس نے صرف یہی کہا یارسول اللہ ، مگر حضور نے پھر فرمایا کیا تم شہادت دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے انکار کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا کیا تم توراۃ پڑھتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں پڑھتا ہوں۔ حضور نے پوچھا انجیل پڑھتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں پڑھتا ہوں اور فرقان ربِّ محمد کی قسم اگر چاہوں تو پڑھ سکتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں تجھے قسم دیتا ہوں اس ذات کی جس نے توراۃ اور انجیل اُتاری اور دیگر کئی چیزیں تم قسم کے ساتھ بتاؤ کیا تم مجھے پاتے ہو ان دونوں کتابوں میں؟ اس نے کہا کہ ہم اس میں تیرے جیسی صفت پاتے ہیں کہ وہ اس جگہ سے ظاہر ہوگا جہاں سے تم ظاہر ہوئے ہو۔ جیسے ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اندر ہوگا۔

جب آپ آ گئے تو ہم نے یہ رائے قائم کی کہ آپ وہی ہیں ، مگر ہم نے جب غور کیا تو آپ وہ نہیں تھے۔ حضور نے پوچھا کہاں سے؟ یہودی نے کہا ہم یہ بات پاتے ہیں کہ آپ کی اُمت میں سے ستر ہزار لوگ جنت میں بغیر حساب کتاب کے جائیں گے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ تو قلیل ہو؟

حضور ﷺ نے فرمایا تم لا الہ الا اللّٰہ کہو اور اللّٰہ اکبر کہو۔ اس نے لا الہ الا اللّٰہ کہا اور اللّٰہ اکبر کہا پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے بے شک میں البتہ وہی ہوں ، بے شک میری اُمت البتہ زیادہ ہوگی ستر ہزار سے یعنی کئی ستر ہزار ہوگی۔
ابن کثیر ۱۸۱/۶۔ (البدایۃ والنہایۃ)

باب ۱۱۴

(۱) اللہ تعالیٰ کا فرمان قل ان کانت لکم الدار الاٰخرۃ عنداللّٰہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صٰدقین ۔ (سورۃ بقرہ : آیت ۹۴)

(۲) اور اللہ تعالیٰ کا یہ خبر دینا کہ وہ موت کی آرزو ہرگز نہیں کریں گے کبھی بھی۔ پھر واقعۃً ایسا ہی ہوا جیسے اللہ نے خبر دی تھی۔

(۳) اور یہ روایت کہ وہ شخص جل مرا جو اذان کا مذاق اُڑاتا اور مؤذن کے خلاف جل جانے کی بدعا کرتا تھا۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالرحمٰن بن محبوب دہان نے۔ ان کو خبر دی حسین دہان نے ، ان کو خبر دی حسین بن محمد بن ہارون نے ، ان کو محمد بن احمد بن نصر لباد نے ، ن کو خبر دی یوسف بن بلال نے ، ان کو محمد بن مروان نے ، کلبی سے ، اس نے ابوصالح سے ، اس نے

ابن عباس ﷺ سے، اس آیت کے بارے میں، فرمایا کہ ان سے کہہ دیجئے، اے محمد! اگر آخرت والا گھر خالص تمہارے لئے مراد ہے جنت جیسے تم لوگوں کا گمان ہے کہ خالص وہ تمہارے لئے ہے، یعنی مؤمنوں کے لئے نہیں ہے تو تم لوگ موت کی آرزو کرو، اگر تم سچے ہو اس دعوے میں کہ وہ صرف تمہارے لئے ہے باقی مؤمنوں کے سوا۔ لہٰذا وہ ایسا نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :

ولن يتمنوه ابدا بما قدمت ايديهم ۔ سورۃ بقرہ : آیت ۹۵)

وہ ہرگز اس کی آرزو نہیں کریں گے کبھی بھی بوجہ ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہے یعنی ان کے ہاتھوں نے جو عمل کیے ہیں اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

(۲) مروان کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے کلبی نے ابوصالح سے، اس نے ابن عباس ﷺ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم لوگ اپنے قول میں سچے ہو تو یوں کرو، اے اللہ! ہمیں موت دے دے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم میں سے ایک آدمی بھی یہ دعا نہیں کرے گا مگر یہ کہ دم گھٹ کر وہ اپنی جگہ پر مر جائے۔ انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا اور اس بات کو ناپسند کیا اللہ نے جو ان سے کہی ہے۔ لہٰذا یہ آیت اُتری (ولن يتمنوه ابدًا بما قدمت ايديهم) ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے۔ اس لئے کہ ان کو معلوم ہے جو ان کے ہاتھوں آگے بھیجا ہے یعنی ان کے ہاتھوں نے جو عمل کیا ہے۔ والله عليم بالظالمين

اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے کہ وہ ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے۔ نبی کریم نے اس آیت کے نزول کے وقت فرمایا کہ وہ ہرگز اس کی تمنا نہیں کریں گے کبھی بھی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر وہ لوگ موت کی آرزو کرتے تو مر جاتے۔ لہٰذا خدا کے دشمنوں نے موت کو ناپسند کیا اور موت کی تمنا نہ کی اس ڈر کے مارے کہ ان پر موت آن پڑے گی۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

واذا ناديتم الى الصلوٰة اتخذوها هزوا ولعبا ۔ (سورۃ مائدہ : آیت ۵۸)

جب تم نماز کی طرف آواز لگاتے ہو اذان کے ساتھ اور اقامت کے ساتھ یہ ظالم اس عمل کا مذاق اُڑاتے ہیں اور اس کو کھیل بنا لیتے ہیں۔

(ذلك بانهم قوم لا يعلمون)

یہ اس لئے کرتے ہیں کہ یہ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کے حکم کو نہیں سمجھتے، کہتے ہیں رسول اللہ کا مؤذن جب نماز کے لئے اذان دیتا ہے مسلمان نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہود و نصاریٰ کہتے تھے تحقیق کہ کھڑے ہو گئے ہیں، نہ کھڑے ہو سکیں۔ اور وہ جب ان کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھتے ہیں تو ان کا مذاق اُڑاتے اور ان پر ہنستے تھے۔

کہتے ہیں کہ ایک یہودی آدمی تھا، وہ حبر تھا جب وہ مؤذن کو اذان کہتا ہوا سُنتا تو وہ یہ بکواس کرتا تھا اللہ اس کاذب کو جلائے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ اس طرح بک رہا تھا کہ اس کی بیٹی آگ کا شعلہ لے کر گزری، اس کا ایک شرارہ گھر میں اُڑا اُس نے پورے گھر کو شعلے میں بدل دیا اور اس کو جلا دیا یعنی وہ جل کر مر گیا۔

☆☆☆

باب ۱۱۵

یہودی عالم کا حیران ہونا جب حضور ﷺ کو سورۂ یوسف کی

تلاوت کرتے سُنا تھا، اس لئے کہ وہ حیرت انگیز حد تک اس کے موافق تھی جو کچھ توراۃ میں تھا اور سوال کرنا اس کا جس نے ان سے سوال کیا تھا ستاروں کے ناموں کے بارے میں جن کو اس نے خود کو سجدہ کرتے دیکھا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن بن محبوب دہان نے، ان کو حسین بن محمد بن ہارون نے، ان کو خبر دی احمد بن محمد بن نصر نے، ان کو خبر دی یوسف بن بلال نے، ان کو محمد بن مروان نے کلبی سے، اس نے ابوصالح سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابن عباس ﷺ نے کہا کہ ایک عالم یہود میں سے ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس داخل ہوا، اور وہ توراۃ کا قاری تھا۔ اتفاق سے حضور ﷺ سورۃ یوسف پڑھ رہے تھے بالکل ایسے جیسے توراۃ میں اُتری تھی۔ اس عالم نے پوچھا اے محمد! یہ آپ کو کس نے سکھائی؟ حضور ﷺ نے فرمایا مجھے اللہ نے سکھائی ہے۔ ابن عباس کہتے ہیں کہ یہودی عالم حیران ہو گیا جب وہ اس نے سنی تھی۔ وہ یہود کے پاس آیا، ان کو بتایا پھر ایک جماعت کے پاس گیا ان سے کہا تم جانتے ہو بے شک محمد ایسے قرآن پڑھتا ہے جیسے توراۃ میں اتارا گیا ہے۔ وہ گروہ حضور ﷺ کے پاس پہنچا۔ انہوں نے حضور ﷺ کی صفت پہچانی اور انہوں نے مہر نبوت کو دیکھا ان کے کندھوں کے درمیان۔ اور انہوں نے پھر توجہ سے سورۃ یوسف کی قرآت سنی اور وہ سارے اس سے حیران ہوئے اور انہوں نے پوچھا اے محمد! یہ آپ کو کس نے تعلیم دی ہے؟ آپ ﷺ نے بتایا کہ مجھے اللہ نے سکھائی ہے۔ اور آیت اُتری :

لقد کان فی یو سف و اخوتہ ایات للسائلین ۔ (سورۃ یوسف : آیت ۷)

یعنی جو یوسف کے بھائیوں کے معاملے میں پوچھے دران کے بارے میں معلومات جاننا چاہے۔ (ان کے لئے نشانیاں ہیں)

لہٰذا اسی وقت وہ لوگ مسلمان ہو گئے۔

باب ۱۱۶

اُن ستاروں کے ناموں کا مطلب

جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو خبر دی ابومنصور بصری نے، ان کو احمد بن نجدہ نے، ان کو سعید بن منصور مکی نے، ان کو حکم بن ظہیر نے سدی سے، اس نے عبدالرحمٰن بن سابط سے، اس نے جابر بن عبداللہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اس کو بستانی یہودی کہتے تھے، اس نے پوچھا مجھے خبر دیجئے ان ستاروں کے بارے میں جن کو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے آپ کو سجدہ کرتے دیکھا تھا۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو کوئی جواب نہ دیا۔لہٰذا ان پر حضرت جبرئیل علیہ السلام اُترے انہوں نے ان کو خبر دی۔لہٰذا اللہ کے نبی نے یہود کے پاس پیغام بھیجا وہ جب ان کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے اگر تمہیں نام بتا دوں؟ اس نے کہا جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے نام بتانے شروع کئے :

۱۔حرثان، یا حرثال کہا تھا۔ ۲۔ طارق ۳۔ الذیال ۴۔ ذوالکنفات ۵۔ ذوالقرع
۶۔ وثاب ۷۔ عمودان ۸۔ وقابس ۹۔ الضرّوح ۱۰۔ مُصبّح
۱۱۔ الفلیق ۱۲۔ الضیآء ۱۳۔ النور

ان کو اس نے دیکھا تھا آسمان کے اُفق پر کہ وہ اس کو سجدہ کر رہے ہیں۔لہٰذا حضرت یوسف علیہ السلام نے جب اپنا خواب حضرت یعقوب علیہ السلام کو بتایا تو انہوں نے ان سے کہا کہ امر پراگندہ ہے اللہ تعالیٰ اس کو بہت دیر بعد جمع کرے گا۔یہ سن کر یہودی نے کہا اللہ کی قسم یہی ان کے نام تھے۔(تفسیر القرطبی ۹/۱۲۱)

حکم کہتے ہیں کہ الضیاء سے مراد دشمن ہے،اس سے مراد ان کے والد تھے۔اور نور سے مراد چاند ہے،اس سے مراد ان کی والدہ تھیں۔ اس وضاحت کے ساتھ حکم بن ظہیر اکیلا اور منفرد ہے اور یہی بعض اہلِ تفسیر کے نزدیک بھی ہے۔واللہ اعلم

باب ۱۱۷

زید بن سعنہ کا نبی کریم ﷺ کے احوال کی جستجو کرنا

حتی کہ وہ جب ان پر مطلع ہو گیا اور اس میں اس نے نبوت کی علامات دیکھیں تو وہ مسلمان اور فرمانبردار ہو گیا

(۱) ہمیں خبر دی ابو نصر بن عمر بن عبدالعزیز بن قتادہ نیشا پوری سے،ان کو خبر دی ابو عمر بن مطر نے،ان کو ابو العباس حسن بن سفیان نسوی اور ابو محمد خشنام بن بشر بن عنبر نے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو عبداللہ محمد بن متوکل عسقلانی نے ، ان کو ابو العباس ولید بن مسلم دمشقی نے بطور املاء کے مسجد دمشق میں۔ان کو محمد بن محمد بن حمزہ بن یونس بن عبداللہ بن سلام نے اپنے والد سے، اس نے اپنے دادا سے۔وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن سلام الحبر نے کہا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے جب زید بن سعنہ کی ہدایت کا ارادہ کیا تو زید کہتے ہیں کہ وہ تمام علامات جو حضور ﷺ کی نبوت کی علامات بن سکتی تھیں وہ سب کی سب میں نے حضور ﷺ کے چہرے پر پہچان لی تھیں جب میں نے ان کے چہرے پر نظر ڈالی۔مگر دو علامتیں ایسی تھیں جو مجھے ان میں نہیں مل رہی تھیں۔وہ یہ تھیں کہ اس کا حِلم اس کی نادانی پر غالب ہو گا اور جس قدر زیادہ نادانی ہو گی اسی قدر حلم زیادہ ہو گا۔لہٰذا میں قصداً ان کے قریب رہنے کی کوشش کرتا رہتا تھا تاکہ میں ان سے میل جول رکھوں اور ان کے حلم کو جہل سے نمایاں دیکھ سکوں۔

ایک دن حضور ﷺ اپنے حجرے سے نکلے،ان کے ساتھ حضرت علی بن ابو طالب ؓ بھی تھے۔ان کے پاس ایک آدمی آیا اپنی سواری پر دیہاتی آدمی کی طرح۔رسول اللہ ﷺ سے فرمایا، یا رسول اللہ! بے شک بُصریٰ ایک قریہ ہے بنو فلاں میں سے، وہ لوگ مسلمان

ہو چکے ہیں اور اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔اور آپ نے ان کو بیان کیا تھا کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو ان کے پاس رزق فراخ آ جائے گا مگر اب تو ان کو قحط آن پہنچا ہے اور سختی ہے اور بارش سے محرومی ہے۔ یارسول اللہ! میں ڈرتا ہوں کہ وہ اسلام نہ لائیں کسی طمع اور لالچ کی بنا پر جیسے وہ اس میں داخل ہوئے طمع اور امید کی بناء پر۔ اگر آپ دیکھتے ہیں کہ آپ ان کے پاس کچھ بھیجیں جس سے ان کی مدد کریں تو آپ ضرور کریں۔لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کی طرف پہلو میں دیکھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں سے کچھ بھی باقی نہیں بچا۔

اور حسن بن سفیان نے کہا نہیں باقی رہا تیرے ساتھ کچھ بھی۔اور زید بن سعنہ نے کہا میں ان کے قریب ہو گیا۔ میں نے کہا یا محمد (ﷺ) کیا آپ ایسا کریں گے کہ آپ میرے پاس فروخت کر دیں متعین مقدار میں کھجوریں بنوفلاں کے باغ سے فلاں فلاں وقت تک؟ انہوں نے فرمایا نہیں اے یہودی، بلکہ میں تجھے فروخت کرتا ہوں اتنے اتنے کھجور فلاں وقت تک اور میں بنو فلاں کے باغ کی شرط بھی نہیں مقرر کرتا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ انہوں نے مجھ سے سودا کر لیا۔ میں نے اپنی کمر سے اپنی ہمیانی کھولی اور میں نے اس کو اسی مثقال سونا دیا کھجوروں کی متعین مقدار کے لئے ایک مقررہ وقت کے لئے۔حضور ﷺ نے وہ سونا اسی آدمی کو دیا اور فرمایا کہ اس کو لے جاؤ ان قحط زدہ مسلمانوں کی طرف جا کر ان کی مدد کیجئے۔

(اور حسن نے ذکر نہیں کیا) اس جملے کا کہ آپ نے اس آدمی کو دیا اور کہا کہ ان لوگوں کے پاس لے جائیں اور ان کی مدد کیجئے۔

زید بن سعنہ کہتے ہیں کہ جب مقررہ مدت میں سے دو تین دن باقی رہ گئے تو حضور ﷺ ایک جنازے میں آئے، ان کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ وعثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ۔جب حضور ﷺ جنازہ پڑھا چکے تو آپ ایک دیوار کے پاس بیٹھنے لگے میں ان کے پاس آیا اور میں نے ان کی قمیص اور اوڑھنے والی چادر کے دونوں کناروں سے پکڑا اور نہایت سخت چہرے کے ساتھ اور تیز نظروں کے ساتھ ان کی طرف دیکھا۔اور میں نے کہا اے محمد کیا میرا حق ادا نہیں کریں گے۔اللہ کی قسم میں ایسا نہیں جانتا تھا کہ تم لوگ بنو عبدالمطلب اس قدر ادائیگی میں لاپرواہ ہو بلکہ مجھے تمہاری اس چیز کی عادت کا علم تھا۔

کہتے ہیں کہ یہ کہنے کے بعد میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا تو ان کی آنکھیں ان کے چہرے پر گھوم رہی تھیں جیسے کشتی گول گھومتی ہے۔ پھر انہوں نے مجھے تیز نظروں سے دیکھا اور کہنے لگے اے اللہ کے دشمن کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے ایسی بات کہی ہے جو میں سن رہا ہوں اور تم نے یہ حرکت کی ہے جو میں نے دیکھی ہے۔حسن نے اپنی روایت میں یہ الفاظ بھی اضافہ کئے ہیں کہ انہوں نے کہا تھا اپنا ہاتھ ہٹایئے رسول اللہ ﷺ سے، مگر خشنام نے یہ الفاظ ذکر نہیں کئے۔دونوں نے کہا اللہ کی قسم جس نے ان کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر ہمیں تیرے مر جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اپنی تلوار تیرے سر میں مارتا۔مگر رسول اللہ ﷺ سکون کے ساتھ حضرت عمر کی طرف دیکھ رہے تھے اور وقار کے ساتھ اور مسکراہٹ کے ساتھ۔اس کے بعد انہوں نے فرمایا اے عمر میں بھی اور وہ بھی زیادہ ضرورت مند تھے اس کے علاوہ کسی اور بات کی طرف۔ وہ یہ تھی کہ آپ مجھے حسن اداء کے لئے کہتے اور اس کو حسن تقاضا کی تلقین کرتے۔عمر اس کو لے جایئے اور اس کو اس کا حق ادا کر دیجئے اور اس کو بیس صاع کھجور زیادہ بھی دیجئے گا، اُس کے بدلے میں جو آپ نے اس کو ڈرایا دھمکایا ہے۔

زید کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھے لے گئے اور انہوں نے میرا حق ادا کر دیا اور مجھے بیس صاع کھجور زیادہ بھی دی۔ میں نے پوچھا اے عمر یہ زیادہ کیوں دی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں بیس صاع زیادہ دوں اس کے بدلے جو میں نے تجھے ڈرایا تھا۔ میں نے پوچھا کہ اے عمر آپ مجھے پہچانتے ہو؟ کہا کہ نہیں، تم کون ہو؟ میں نے حضرت عمر کو بتایا کہ میں زید بن سعنہ ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ حبر ہو؟ (یہودی عالم) میں نے کہا کہ ہاں حبر ہوں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسی حرکت پھر کیوں کی تھی؟ اور تم نے ایسی ایسی بات کی تھی۔

میں نے کہا اے عمر بے شک علامات نبوت میں سے کوئی شئی ایسی باقی نہیں رہ گئی تھی مگر میں ہر علامت کو رسول اللہ ﷺ کے چہرے پر پہچانتا تھا جس وقت میں ان کی طرف دیکھتا تھا مگر دو چیزیں ایسی تھیں جن کے بارے میں ان سے آگاہ نہیں تھا۔ ایک تو یہ تھی کہ اس کا حلم اس کی نادانی پر غالب ہوگا۔ دوسرا یہ کہ لوگوں کی شدت جہالت اس کے حلم کو حوصلہ اور زیادہ کرے گی۔ (اس واقعہ کے بعد) میں ان دونوں باتوں سے آگاہ ہوگیا ہوں۔ میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ اے عمر! بے شک میں راضی ہوں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر۔ اور میں آپ کو گواہ کرتا ہوں کہ میرا نصف مال اللہ کی راہ میں صدقہ ہے، (جبکہ میرا مال کثیر ہے) یہ صدقہ اُمت محمد ﷺ پر ہے۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ یا ان میں سے بعض پر ہے۔ لہٰذا حضرت عمر ؓ اور زید دونوں واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور زید نے کہا :

اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبدهٗ و رسو لهٗ

اور وہ حضور ﷺ کے ساتھ ایمان لے آیا اور حضور ﷺ کی تصدیق کی اور ان کی تابعداری کی۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ بہت ساری جنگوں میں شریک ہوئے اور غزوۂ تبوک میں وفات پائی اس حال میں کہ وہ آگے بڑھ رہے تھے پیچھے نہیں ہٹے تھے۔

اللہ رحم کرے زید پر۔ حضرت زید کے اسلام کا قصہ طبرانی، ابن حسان اور حاکم نے نقل کیا ہے۔ (مستدرک حاکم ۳/۶۰۴-۶۰۵)

یہ الفاظ ہیں ختنام کے اور وہ ان میں سے زیادہ مکمل روایت ہے جبکہ مفہوم ایک ہے۔ (مصنف کہتے ہیں کہ) اور اسی مفہوم میں ہے۔ (اگلی روایت)

(۲) جو ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر محمد بن داود بن سلیمان زاہد نے، ان کو خبر دی ابوعلی محمد بن محمد بن اشعث کوفی نے مصر میں، ان کو حدیث بیان کی ابوالحسن موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد اسماعیل نے اپنے دادا موسیٰ بن جعفر سے، اس نے اپنے والد جعفر بن محمد سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے اپنے دادا علی بن حسین سے، اس نے اپنے والد حسین بن علی سے، اس نے اپنے والد علی بن ابوطالب ؓ سے یہ کہ ایک یہودی تھا، اس کو کہا جاتا کہ فلاں حبر ہے (بڑا عالم ہے)۔ اس کے رسول اللہ ﷺ پر کچھ دینار قرض تھے اس نے اپنے قرضے کا تقاضا کیا نبی کریم سے۔ حضور نے فرمایا اے یہودی میرے پاس ابھی کچھ دینے کے لئے نہیں ہے۔ اس نے کہا کہ میں تجھے چھوڑ کر نہیں جاؤں گا اے محمد! یہاں تک کہ آپ مجھے ادا کر دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر میں بھی تیرے ساتھ بیٹھا ہوں لہٰذا وہ بیٹھے، ان کے ساتھ ظہر پڑھی، عصر پڑھی، مغرب، عشاء پڑھی پھر صبح پڑھی۔ اصحاب رسول اس کو دھمکاتے ڈراتے رہے۔ حضور سمجھ گئے صحابہ جو کچھ اس کے ساتھ کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہودی نے آپ کو روک رکھا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے رب نے مجھے منع کر دیا ہے اس سے کہ کسی معاہد اور ذمی یا غیر معاہد کے ساتھ ظلم کروں۔

جب دن چڑھ آیا تو یہودی نے کہا اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً عبدهٗ و رسوله اور میرا آدھا مال بھی اللہ کی راہ میں وقف ہے۔ خبردار! میں نے جو کچھ کیا ہے آپ کے ساتھ وہ اس لئے کیا ہے تاکہ میں تورات میں موجود آپ کی صفت کو جانچ سکوں کہ محمد ﷺ عبداللہ کے بیٹے ہوں گے، جائے پیدائش مکہ ہوگی، مقام ہجرت طیبہ ہوگی، حکومت اس کی شام کی ملک تک ہوگی، نہ وہ شور مچانے والا ہوگا نہ سخت اور تُرش رو ہوگا، نہ بازاروں میں ہلّہ گلہ مچانے والا ہوگا، نہ فحش گوئی کو شیوہ بنانے والا ہوگا نہ بُری بات کرنے والا ہوگا۔

اشهد ان لا اله الا الله و انك رسوله الله

یہ ہے میرا مال، اس میں آپ جو چاہیں حکم کریں اور تصرف کریں جبکہ وہ یہودی کثیر المال تھا مسلمان ہوگیا۔

☆☆☆

باب ۱۱۸

جس شخص نے کوچ کرنے میں حضور ﷺ کے امر کی خلاف ورزی کی تھی اس کو مصیبت پہنچنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی احمد بن محمد غنوی نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے، ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس طرائفی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو ربیع بن نافع نے ابوتوبہ اور ابوالجماہیر محمد بن عثمان تنوخی نے۔ وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہیثم بن حمید نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی راشد بن داود صنعانی نے، ان کو ابواسماء رحبی نے ثوبان مولی رسول اللہ ﷺ سے کہ انہوں نے اپنے ایک سفر کے بارے میں فرمایا تھا:

بے شک آج رات ہم لوگ انشاء اللہ منہ اندھیرے جلدی سفر کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ ہمارے ساتھ کمزور پریشانی میں مبتلا شخص کوچ نہ کرے۔ مگر ایک آدمی نے اُونٹنی پر کوچ کیا اس کے ساتھ پریشانی تھی وہ گر گیا۔ لہٰذا اس کی لات ٹوٹ گئی جس کی وجہ سے وہ مر گیا۔ حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اس نے اعلان کیا بے شک جنت حلال نہیں ہے کسی عاصی اور نافرمان کے لئے، تین بار اعلان کیا۔
(مسند احمد ۵/۲۷۵)

باب ۱۱۹

حضور ﷺ کا خبر دینا اس مشرک کے بارے میں جس کو عذاب آن پہنچا تھا۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی کیفیت کے بارے میں پوچھا تھا

ہمیں خبر دی ابوالحسن نے علی بن محمد بن علی مقرئ نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو محمد بن ابوبکر نے۔ ان کو دیلم بن غزوان نے، ان کو ثابت بن انس نے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب میں سے ایک آدمی کو مشرکین کے سرداروں میں سے ایک سردار کے پاس بھیجا۔ اس کو اللہ کی طرف دعوت دینے کے لئے۔ اس مشرک نے کہا یہ اللہ جس کی طرف تم دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا تانبے کا ہے؟ اس کی بات رسول اللہ ﷺ کے دل میں بہت بُری لگی۔

وہ نمائندہ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس آیا، اس نے آ کر آپ کو خبر دی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس کے پاس واپس جاؤ۔ پھر اس نے دعوت دی مگر مشرک نے پھر وہی جواب دیا۔ وہ واپس آیا، اس نے حضور ﷺ کو بتلایا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا اس کے پاس واپس جاؤ۔ اس نے جا کر پھر دعوت دی۔ مگر مشرک نے تیسری بار وہی جواب دیا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک خطرناک کڑک اور گرج بھیجی جبکہ حضور ﷺ کا نمائندہ ابھی راستے میں تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا ہوا۔ وہ حضور ﷺ کے پاس پہنچا تو نبی کریم ﷺ نے اس کو بتایا کہ اللہ عزوجل نے تیرے ساتھی کو ہلاک کر دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ پر یہ وحی نازل ہوئی :

ویرسل الصواعق فیصیب بھا من یشاء (الأیة) (سورۃ رعد : آیت ۱۳)

وہ عذاب بھیجتا ہے جس کو چاہتا ہے اس کے ذریعے ہلاک کر دیتا ہے۔ (قرطبی ۹/۲۹۶)

باب ۱۲۰

جس شخص نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا تھا اس پر جو عذاب آیا اور حضور ﷺ نے اس کی طرف دو آدمیوں کو بھیجا اور فرمایا تھا کہ تم اس کو زندہ نہیں پاؤ گے۔ واقعی انہوں نے اس کو زندہ نہیں پایا وہ مر چکا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن بن بشران نے، ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور رمادی نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی معمر نے، ایک آدمی سے، اس نے سعید بن جبیر ﷺ سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی انصاری ایک بستی میں گیا، اس نے بستی والوں سے جا کر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا ہے تمہاری طرف، فرمایا ہے کہ تم لوگ میری شادی کر دو فلاں لڑکی کے ساتھ۔ ایک آدمی نے کہا اس کے گھر والوں میں سے کہ یہ شخص پیغام لے کر آیا ہے رسول اللہ کا تم لوگوں کے پاس، ہمیں نہیں معلوم کہ صحیح ہے یا نہیں؟ لہٰذا تم لوگ اس کو مہمان رکھو اور اس کا اکرام کرو، میں جا کر پتہ کر کے آتا ہوں۔

وہ شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا ان کو جا کر بتایا حضور ﷺ نے اس بات کا انکار کیا۔ اور حضور نے حضرت علی ﷺ اور زبیر ﷺ کو بھیجا اور فرمایا کہ تم جاؤ اگر اس کو پالو تو جا کر اس کو قتل کر دو، نہیں میں نہیں دیکھتا کہ تم اس کو پا سکو گے۔

وہ دونوں گئے انہوں نے اس کو اس طرح پایا کہ اس کو سانپ نے ڈسا تھا جس سے وہ مر گیا تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے، انہوں نے حضور کو خبر دی تو حضور ﷺ نے فرمایا :

من کذب علی فلیتبوأ مقعدہٗ من النار

جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لینا چاہیے۔

(یہ روایت مرسل ہے)

اور ایک اور طریق سے روایت کیا گیا ہے عطاء بن سائب سے، اس نے عبداللہ بن حارث سے اور اس نے اس (جھوٹ بولنے والے شخص) کا نام بھی ذکر کیا ہے جُد جُد جندعی۔

(۲) ہمیں حدیث بیان کی حسن بن احمد سمرقندی نے، اور میرے لئے انہوں نے اپنے ہاتھ سے لکھا، ان کو حدیث بیان کی ابوالحسن علی بن احمد استراباذی الحاکم نے، سمرقند میں، وہ کہتے ہیں ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن رازی نے، ان کو خبر دی ابوعلی حسین بن اسماعیل فارسی نے بخاری میں، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی محمد بن عبداللہ بن حمید نے، ان کو عیسیٰ بن جنید الکسی نحوی نے جو کہ ثقہ ہے، ان کو یحییٰ بن بسطام نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی عمر بن فرقد بزار نے، ان کو عطاء بن سائب نے عبداللہ بن حارث سے یہ کہ جُد جُد جندعی کو نبی کریم ﷺ قریب رکھتے تھے۔ (فیض القدیر ۶/۲۱۴)

وہ یمن میں گیا تو وہ ان میں سے ایک عورت پر عاشق ہوگیا۔ اس نے ان لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تم میری طرف اپنی جوان عورتوں کو بھیجا کرو۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عہد کیا تھا تو وہ تو زنا کو حرام کرتے تھے۔ اس کے بعد انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا، اس نے رسول اللہ کو جا کر بتایا حضور ﷺ نے انکار کیا۔

اور انہوں نے حضرت علی ﷺ کو بھیجا اور اس کو حکم دیا کہ اگر وہ شخص تمہیں زندہ مل جائے تو اس کو قتل کر دینا۔ اور مُردہ ملے تو اس کو آگ میں جلا دینا۔ وہ وہاں گئے تو پتہ چلا وہ شخص (جُد جُد) رات کو پانی پینے کے لئے اُٹھا تو اس کو سانپ نے ڈس لیا (مادہ سانپ نے) جس نے اس کو مار دیا یعنی اس کے زہر سے وہ مر گیا۔

حضرت علی ﷺ پہنچے تو اسے مرا ہوا پایا۔ لہٰذا اس نے اسے آگ سے جلا دیا۔

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من كذب علي متعمد افليتبوا مقعده من النار

جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے اس کو چاہئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

باب ۱۲۱

نبی کریم ﷺ کا منافقین کے ناموں کی خبر دینا
اور حضور ﷺ کا اس میں سچا ہونا

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن عبداللہ صفار نے، ان کو احمد بن محمد برتی نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو سفیان نے سلمہ بن کہیل سے، اس نے ایک آدمی سے، اس نے اپنے والد سے سُنا، وہ کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ وہ عیاض ہیں اس نے ابومسعود سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے فرمایا: بے شک بعض تم میں سے منافقین ہیں، پس میں جس جس کا نام لوں وہ اُٹھ جائیں۔ چنانچہ چھتیس (۳۶) آدمی اُٹھے۔ پھر فرمایا: بے شک تمہارے اندر یا فرمایا کہ تم میں سے منافقین ہیں۔ لہٰذا اللہ سے عافیت مانگو۔

حضرت عمر ﷺ گزرے ایک آدمی کے پاس سے، اس نے گھونگھٹ نکال رکھا تھا جوان کو پہچانتا تھا۔ انہوں نے پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے خبر دی اس کی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دُوری رہے تیرے لئے ہمیشہ کے لئے۔ (مسند احمد ۵/۲۷۳)

(۲) اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ہے محمد بن عبداللہ نے، ان کو احمد نے، ان کو ابوحذیفہ نے، ان کو سفیان نے، ان کو سلمہ نے عیاض بن عیاض سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا، اس کے بعد ابن مسعود نے اسی مذکورہ بات کو ذکر کیا ہے۔

باب ۱۲۲

حضور ﷺ کا خبر دینا اس آدمی کے بارے میں جس کی تعریف کی گئی تھی کہ وہ عبادت کرنے میں بہت کوشش اور محنت کرتا ہے بوجہ اس کے کہ اس کے دل نے اس کو کہا ہے اور اس کے علاوہ اس کے دیگر احوال

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے، ان دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ربیع بن سلیمان نے، ان کو بشر بن بکر نے اوزاعی سے، وہ کہتے ہیں ان کو حدیث بیان کی رقاشی نے، ان کو انس بن مالک نے، وہ کہتے ہیں انہوں نے ایک آدمی کا ذکر کیا رسول اللہ ﷺ کے نزدیک۔ انہوں نے اس کی جہاد میں قوت اور مضبوطی کا ذکر کیا اور عبادت میں اس کی سخت اور انتہائی کوشش کا۔ اچانک انہوں نے دیکھا تو وہ آدمی آرہا تھا۔ لوگوں نے کہا یہ ہے وہ آدمی جس کا ذکر کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ بے شک میں البتہ دیکھ رہا ہوں اس کے چہرے پر شیطانی اثر و نشان۔ اس کے بعد وہ شخص آیا اس نے سلام کیا ان سب پر۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا کیا تیرے دل نے (نفس سے) تجھ سے کوئی بات کہی ہے۔ اور ابوسعید کی ایک روایت میں ہے، کیا تیرے نفس نے تجھے یہ بات کہی نہ کہ لوگوں میں تم سے کوئی بہتر نہیں ہے۔ اس نے بتایا کہ جی ہاں، پھر وہ چلا گیا۔ مسجد میں داخل ہوا اور جا کر عبادت میں مشغول ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کون اُٹھ کر جائے گا اس کی طرف، جا کر اس کو قتل کر دے؟ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں جاتا ہوں، وہ اس کی طرف گئے تو اس کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ لہٰذا وہ اس کو قتل کرنے سے گھبرا گئے ایسی حالت میں، وہ لوٹ گئے۔ واپس آ کر حضور ﷺ کو بتایا کہ یا رسول اللہ! میں نے اس کو حالت نماز میں پایا تھا لہٰذا میں اس کو قتل کرنے سے ڈر گیا۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگوں میں سے کون جا کر اس کو قتل کر دے گا؟ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جاتا ہوں۔ وہ گئے تو انہوں نے بھی اس کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور وہ ڈر گئے، واپس آ کر عرض کی کہ میں نے اس کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ لہٰذا میں ڈر گیا اس کو قتل کرنے سے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا کون جا کر اس کو قتل کرے گا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں جاتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تو اس کو پا لے گا تو قتل کر لے گا۔ وہ گئے تو وہ وہاں سے جا چکا تھا۔ وہ واپس آئے اور حضور ﷺ کو بتا دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ پہلا قرن ہے فتنہ ہے میری اُمت میں۔ اگر تم اس کو قتل کر دیتے تو میری اُمت میں دو آدمی بھی اختلاف نہ کرتے۔ اس کے بعد فرمایا کہ بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری اُمت بہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی سارے جہنمی ہوں گے سوائے ایک فریق کے۔ (مسند احمد ۳/۱۲۰)

یزید رقاشی نے کہا یہ ایک جماعت ہوگی۔

☆☆☆

باب ۱۲۳

حضور ﷺ کا روزہ رکھنے کا دعویٰ کرنے والی عورت کی حالت کے بارے میں خبر دینا اس کی زبان کی حفاظت کے بارے میں

(۱) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق نے ، ان کو خبر دی ابوعبداللہ بن یعقوب نے ، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے ، ان کو خبر دی جعفر بن عون نے ، ان کو خبر دی مسعر نے عمرو بن مرّہ سے ، اس نے ابوالبختری سے ۔ وہ کہتے ہیں ایک عورت تھی اس کی زبان میں تیزی تھی۔

وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئی ، جب شام ہوئی حضور ﷺ نے اس کو کھانے پر بلایا ، اس عورت نے حضور ﷺ سے کہا کہ میں تو روزے سے تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں تم نے روزہ نہیں رکھا تھا۔

جب دوسرا دن ہوا تو اس نے کچھ پرہیز کیا۔ جب اس نے شام کی تو حضور ﷺ نے پھر اس کو کھانے کے لئے بلایا ، وہ بولی کہ آج کے دن تو میں روزے سے تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم جھوٹ بکتی ہو۔ جب اگلا دن آیا تو اس عورت کی طرف سے کوئی شئی نہ تھی۔ جب شام کی تو آپ نے پھر اس کو کھانے کے لئے بلایا۔ وہ کہنے لگی میں روزے سے تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ آج تم نے روزہ واقعی رکھا تھا۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۰۴)

یہ حدیث مرسل ہے۔

باب ۱۲۴

حضور ﷺ کا وعدہ دینا اس شخص کو جو سوال کرنے سے بچنے کی کوشش کرے۔ نیک بنانے اور سوال سے بچنے کا اور جو شخص بندوں سے مستغنی رہے اس کو غنی کرنے کا اور حضور ﷺ کی تصدیق کا پورا ہو جانا۔ حضرت ابوسعید خدری وغیرہ کے بارے میں

(۱) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ، ان کو ابوالعباس محمد بن اسحاق بن ایوب ضبعی نے ، ان کو حسن بن علی بن زیاد تستری نے ، ان کو اسماعیل بن ابواویس نے ، وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ان کے بھائی نے سلیمان بن بلال سے ، اس نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے ، اس نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے ، اس نے ابوسعید خدری ﷺ سے کہ اس نے کہا ہم لوگوں کو شدید بھوک لگی اس قدر کہ اس جیسی بھوک ہمیں نہ اسلام سے قبل پہنچی تھی نہ اسلام میں۔

میری بہن فریعہ نے کہا تم جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ، ان سے جا کر ہمارے لئے کچھ مانگ کر لے آؤ۔ اللہ کی قسم وہ کسی کو مایوس نہیں کرتے، کیونکہ تمہاری حالت جانے کے بعد ایسی ہوگی یا تو ان کے پاس کچھ موجود ہوگا اور وہ کچھ آپ کو دے دیں گے یا ان کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہوگا تو وہ لوگوں سے کہہ دیں گے کہ اپنے بھائی کی مدد کرو۔ میں نے بھی اس مشورے کو پسند کیا اور چلا گیا۔

جیسے ہی میں مسجد کے قریب ہوا (ان دنوں باہر دیواریں نہیں ہوتی تھیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سُن لی، میں نے دل میں کہا یہ تو نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے ہیں۔ چنانچہ پہلی بات جو میری سمجھ میں آئی وہ یہ تھی کہ وہ یہ فرما رہے تھے :

من يسعف يعفه الله و من يستعن يغنه الله

جو شخص سوال کرنے اور مانگنے سے بچے گا اللہ اس کو مانگنے سے بچائے گا اور جو شخص لوگوں سے مستغنی رہے گا اللہ اس کو غنی کر دے گا۔

میں نے دل میں سوچا تیری ماں تجھے گُم پائے اے سعد بن مالک اللہ کی قسم یہ تو ایسی بات ہے جیسے کہ حضور ﷺ تیرے بارے میں فرما رہے ہیں لامحالہ۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کوئی کام باقی نہیں ہے یا کوئی خواہش باقی نہیں ہے کہنے کے لئے۔

اس کے بعد جب میں نے آپ سے سُن لیا جو کچھ سُن لیا ہے میں جا کر مجلس میں بیٹھ گیا جب آپ فارغ ہوئے تو میں واپس لوٹ آیا بنا کچھ کہے۔ اور بھوک سے نڈھال ہونے والی بہن فریعہ دروازے کے بار بار چکر لگا رہی تھی۔ جیسے بھوکی شیرنی کچھار سے۔ اس کو بھوک نے نڈھال کر دیا تھا۔

کہتے ہیں کہ جب بقیع زبیر کے پاس پہنچا تو بہن نے دیکھ لیا کہ میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے خالی ہاتھ ہوں۔ میں جب آ گیا تو اس نے پوچھا کیا بات ہے؟ اللہ کی قسم حضور ﷺ تو کسی بھی اپنے سائل کو مایوس نہیں کرتے۔ لہٰذا میں نے اس کو وہ بات سُنائی جو میں نے حضور ﷺ سے سُنی تھی۔ بہن نے پوچھا کہ کیا تم نے اس کے بعد حضور ﷺ سے کچھ مانگا تھا؟ میں نے بتایا کہ نہیں مانگا۔ بہن نے کہا احسنت تم نے اچھا کیا۔ مگر جب اگلی صبح ہوئی تو اللہ کی قسم میں اپنے نفس کو مشقت اور تھکان میں ڈالے بیٹھا تھا جھاڑ کے نیچے۔ اچانک میں نے یہود کے دراہم پا لئے۔ ہم نے اس کے ساتھ خریداری کی کھایا۔ اس کے بعد تو اللہ کی قسم ہمیشہ نبی کریم ﷺ احسان کرتے رہے۔

(بخاری۔ کتاب الرقاق۔ فتح الباری ۱۱/۳۰۳۔ مسلم۔ کتاب الزکاۃ ۲/۷۲۹۔ مسند احمد ۳/۳)

روایت کیا ہے اس کو ہلال بن حفص نے ابوسعید سے مگر انہوں نے کہا میں واپس لوٹ آیا تھا، پس میں نے اس کے بعد کسی سے کچھ بھی نہیں مانگا مگر دنیا آ گئی ہمارے پاس۔ پھر ایسا وقت بھی آیا کہ انصار میں سے کوئی گھرانہ ہم سے زیادہ مالدار نہیں تھا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی ابوجعفر رزاز نے، ان کو احمد بن ولید فحام نے، ان کو عبدالوہاب بن عطاء نے، ان کو محمد بن عمرو نے سلمہ سے، اس نے ابوسعید خدری سے، وہ کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں جانتا تھا کہ میں حضور ﷺ سے سوال کروں گا (کچھ مانگوں گا) مگر میں نے ان کو منبر پر بیٹھے ہوئے پایا۔ آپ خطبہ دے رہے تھے۔ لوگو !

من يستعف يعفه الله و من يستعن يغنه الله

جو شخص مانگنے سے رکے گا اللہ اس کو سوال سے بچائے گا اور جو شخص لوگوں سے مستغنی بنے گا اللہ اس کو خود غنی کر دے گا۔

لہٰذا یہ سُن کر میں واپس لوٹ آیا اور میں نے کہا میں حضور ﷺ سے بھی نہیں مانگوں گا۔ اب البتہ ہم اپنی قوم میں سب سے زیادہ مالدار ہیں۔

☆☆☆

باب ۱۲۵

نبی کریم ﷺ کا سائل کو خبر دینا جو وہ سوال کرنے
اور مانگنے کا ارادہ کر کے آیا تھا۔ سوال کرنے سے قبل اس کو بتا دیا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبدالرحمٰن سُلمی نے ،ان کو خبر دی ابوبکر نے ،ان کو حسن بن سفیان نے ،ان کو حرملہ نے ،ان کو خبر دی ابن وہب نے ،ان کو معاویہ نے ،ان کو ابوعبداللہ محمد اسدی نے کہ اس نے سُنا وابصہ اسدی سے ،وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا تا کہ میں ان سے نیکی اور گناہ کے بارے میں سوال کروں مگر انہوں نے میرے سوال کرنے سے قبل فرمایا ،اے وابصہ تم مجھ سے نیکی اور بدی کا پوچھنے آئے ہو؟ میں نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ ،بے شک یہی بات پوچھنے کے لئے آپ کے پاس آیا تھا۔

آپ نے فرمایا :

البر ما انشرح له صدرك والا ثم ما حاك في نفسك وان افتاك عنه الناس

نیکی وہ ہے جس کے لئے تجھے اطمینان ہو شرح صدر ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے نفس میں کھٹن پیدا کرے اگر چہ لوگ اس کے بارے میں تجھے فتویٰ دیں۔

(مسند احمد ۴/ ۲۲۷)

(۲) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے ،ان کو احمد بن عبید صفار نے ،ان کو حارث بن ابواسامہ نے ،ان کو یزید بن ہارون نے ،ان کو حماد بن سلمہ نے زبیر ابوعبدالسلام سے ،اس نے ایوب بن عبداللہ سے یعنی ابن بکر سے ،اس نے وابصہ سے ،وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا کہ آج میں نیکی اور گناہ میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑوں گا مگر میں حضور ﷺ سے ان کے بارے میں پوچھوں گا۔

میں لوگوں کی گردنوں کو پھلانگ کر آگے بڑھنے لگا۔ لوگوں نے کہا رُک جاؤ رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے سے۔ میں نے کہا کہ مجھے چھوڑ یئے میں ان کے قریب جانا چاہتا ہوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا قریب آجایئے اے وابصہ! قریب آجایئے اے وابصہ۔ میں قریب ہوا اس قدر کہ میرے گھٹنے ان کے گھٹنوں کو چھونے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا ،اے وابصہ میں تجھے خبر دوں اس کی جس بات کو تم مجھ سے پوچھنے کے لئے آئے ہو۔ میں نے کہا مجھے خبر دیجئے یارسول اللہ!

آپ نے فرمایا ،تم اس لئے آئے ہو کہ تم مجھ سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھ سکو۔ پھر میں نے کہا جی ہاں! کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنی اُنگلیوں کو جمع کیا اور ان کے ساتھ میرے سینے میں ٹھوکر ماری اور فرمایا ،اے وابصہ اپنے دل سے فتویٰ پوچھ ،اپنے نفس سے فتویٰ پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس کی طرف دل مطمئن ہو جائے اور نفس مطمئن ہو جائے۔ اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکا پیدا کرے اور سینے میں شک اور تر دد پیدا کرے اگر چہ تو لوگوں سے فتویٰ پوچھے اور لوگ تجھے فتویٰ دے دیں۔ (مسند احمد ۴/ ۲۲۸۔ تاریخ ابن کثیر ۶/ ۱۸۱۔۱۸۲)

(۳) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے ،ان کو خبر دی ابو محمد احمد بن اسحاق بن شیبان بن بغدادی ہروی نے ،ان کو خبر دی معاذ بن نجدہ نے ،ان کو خلاد بن یحییٰ نے ،ان کو عبدالوہاب نے مجاہد سے ،اس نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ،وہ کہتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ،ان کے پاس دو آدمی آئے ایک انصاری تھا دوسرا ثقفی تھا۔ انصاری نے جلدی سے سوال کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ثقفی! بے شک انصاری نے تم سے سبقت کر لی ہے سوال کرنے میں۔ انصاری نے کہا یارسول اللہ! میں اس کی ابتداء کرتا ہوں۔ فرمایا کہ اپنی حاجت کے بارے میں سوال کیجئے اور تم چاہو تو ہم بتا دیں جس کے لئے

تم آئے ہو۔ اس نے کہا کہ یہ بات میری طرف زیادہ حیرت کی ہوگی یارسول اللہ! فرمایا تم اس لئے آئے ہو تا کہ تم اپنی نماز کے بارے میں پوچھ سکو رات کو اور اس کے رکوع، سجود کے بارے میں۔ اور اپنے روزے کے بارے میں اور اپنے غسل جنابت کے بارے میں۔ اس نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ، بے شک یہی بات ہے جس کے بارے میں پوچھنے کے لئے میں آیا تھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا بہرحال تیرا نماز پڑھنا رات میں، تو تم نماز پڑھا کرو اول اور آخر رات کے اندر اور درمیان میں نیند کرلیا کرو۔ اس نے کہا آپ کیا کہتے ہیں کہ یارسول اللہ! اگر میں رات کے درمیان میں نماز پڑھوں؟ آپ نے فرمایا تو اس وقت بھی پڑھ سکتے ہو۔ بہرحال رہا تیرا رکوع کرنا تو سنو تم رکوع کرنا چاہو تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر رکھو اور انگلیاں کھلی کرلو، اس کے بعد اپنا سر اٹھایئے اور سیدھے کھڑے ہو جایئے۔ یہاں تک کہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ پر آجائے اور تم سجدہ کرنے لگو تو پیشانی کو اچھی طرح زمین پر ٹکا دو ٹھونگے نہ مارو۔ باقی رہا تیرا روزہ رکھنا تو سفید اور روشن راتوں کے دنوں کے روزے رکھو یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں کا روزہ۔

اس کے بعد آپ انصار کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، اے انصار کے بھائی آپ اپنی حاجت کے بارے میں پوچھیں اور اگر تم چاہو تو میں بتادوں کہ تم کیا پوچھنے آئے ہو۔ اس نے کہا یہ بات میرے لئے زیادہ دلچسپی کا باعث ہوگی یارسول اللہ! حضور نے فرمایا تم اس لئے آئے ہو کہ تم پوچھنا چاہتے ہو اپنے گھر سے تمہارے خروج کے بارے میں کہ آپ ارادہ کررہے ہیں بیت العتیق جانے کا (کعبے میں جانے کا) اور کہتے ہو میرے لئے اس میں کیا ہے؟ اور تم اپنے عرفات میں قیام کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو اور تم کہتے ہو تمہارے لئے اس میں کیا ہے؟ اور تم جمرات کی رمی کرنے کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو اور تم پوچھتے ہو تمہارے لئے اس میں کیا ہے؟ انصاری نے کہا جی ہاں! قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو بھیجا ہے حق کے ساتھ، بے شک یہی چیز ہے جس کو میں آپ سے پوچھنے آیا تھا۔

حضور ﷺ نے فرمایا: بہرحال تیرا گھر سے بیت الحرام کے ارادے سے نکلنا، تو سن لیجئے کہ تیرے لئے اس میں سے ہر قدم کے بدلے خواہ تم چلو یا تمہاری سواری چلے۔ تیرے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک برائی مٹا دی جائے گی اور تم جب عرفات کا وقوف کرو اس وقت اللہ تعالیٰ آسمان دنیا کی طرف اترتے ہیں اور وہ فرشتوں سے کہتے ہیں یہ میرے بندے میرے پاس آئے ہیں بال بکھرے ہوئے غبار آلود ہیں پر تنگ گلی سے دور دراز سے آئے ہیں میری رحمت کے امیدوار ہیں اور میرے عذاب سے ڈر رہے ہیں حالانکہ انہوں نے مجھے دیکھا بھی نہیں ہے۔ کیا حال ہوتا اگر وہ مجھے دیکھ لیتے۔ اگر تیرے اور تہہ در تہہ ریت کی مثل گناہوں ہوں بارش کے قطروں کی طرح یا ایام دنیا کی تعداد کے مطابق تو اللہ تعالیٰ ان سب کو دھوئے گا۔

بہرحال باقی رہا تیرا جمرات کو رمی کرنا اس کا اجر تیرے رب کے پاس محفوظ ہے جب تم سر منڈواؤ تو تیرے لئے ہر بال کے بدلے میں جو گرے گا تیرے سر کے اوپر سے ایک نیکی لکھی جائے گی اور تیری ایک غلطی مٹا دی جائے گی اور پھر تم جب بیت اللہ کے گرد طواف کروگے تو تم گناہوں سے نکل جاؤ گے۔ ان میں کچھ بھی تیرے اوپر باقی نہیں رہے گا۔ (خصائص کبریٰ ۱۰۱/۲)

اس حدیث کا شاہد موجود ہے اچھی عمدہ اسناد کے ساتھ۔

(۴) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو خبر دی ابوعمرو بن مطر نے، ان کو ابوالحسین عبداللہ بن محمد بن یونس سمنانی نے، ان کو ابوکریب نے، ان کو یحییٰ بن عبدالرحمن ارحبی نے، ان کو عبیدہ بن اسود نے، ان کو قاسم بن ولید جُندعی نے سنان بن حارث بن مصرف سے، اس نے طلحہ بن مصرف سے، اس نے مجاہد سے، اس نے عبداللہ بن عمر سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا انصار میں سے، اور میں نے گمان کیا ایک رومی ثقیف میں سے، رسول اللہ ﷺ کے پاس۔

اس نے کہا اے اللہ کے نبی! کچھ کلمات ہیں آپ سے ان کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں، آپ وہ مجھے سکھادیں۔ اس کے بعد اس نے حدیث ذکر کی مذکورہ روایت کے مفہوم میں۔ علاوہ ازیں اس نے کہا کہ جس وقت جمرات کی رمی ہوگی اس کے بارے میں کوئی نہیں جانتا کہ

اس کے لئے کیا ہوگا جس کا اس کو قیامت کے دن بدلہ دیا جائے گا؟ اور طواصلت کے بارے میں فرمایا کہ وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو آج جنم دیا ہے۔ اور یہ روایت مروی ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے۔

(۵)　ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو محمد بن حماد دباغ نے، ان کو مسدد نے، ان کو عطاف بن خالد مخزومی نے، ان کو اسماعیل بن رافع نے، اس نے انس بن مالک صحابی رسول سے۔ حضور ﷺ مسجد خیف میں تھے کہ ان کے پاس دو آدمی آئے ایک انصار میں سے اور دوسرا ثقیف میں سے، دونوں نے حضور کو سلام کیا اور حضور کے لئے جمیع دعائیہ الفاظ کہے۔ پھر کہنے لگے کہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں یارسول اللہ! آپ سے کچھ پوچھنے کے لئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتادوں کہ تم کیا پوچھنا چاہتے ہو تو ایسا کرلیتا ہوں؟ اور اگر تم چاہو تو میں خاموش رہتا ہوں اور تم خود مجھ سے پوچھو تو میں ایسے بھی کرلیتا ہوں۔ ان دونوں نے کہا آپ ہمیں خبر دیجئے یارسول اللہ! ہمارے ایمان میں اضافہ ہوگا اور یقین بڑھ جائے گا۔

اسماعیل نے شک کیا ہے۔ پھر راوی نے حدیث بیان ذکر کی حضور ﷺ کے خبر دینے کے بارے میں اس چیز کی جس چیز کے سوال کرنے کا ان دونوں نے ارادہ کیا ہوا تھا۔ بالکل ایسے جیسے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ میں ہے۔ سوائے اس کے کہ اس طواف کا ذکر اول میں کیا ہے کہ آپ نے فرمایا بہرحال تیرا طواف کرنا بیت اللہ میں بے شک تم جو جو قدم رکھتے ہو یا اُٹھاتے ہو اللہ اس کے بدلے میں تیرے لئے ایک نیکی لکھتے ہیں اور ایک گناہ تیرا مٹادیتے ہیں اور تیرا ایک درجہ بلند کرتے ہیں۔ باقی رہا طواف کے بعد تیرا دو رکعت پڑھنا، بے شک وہ اس طرح ہے جیسے آپ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے کسی کی گردن غلامی سے آزاد کرادی۔ باقی رہا تیرا صفا مروہ کے درمیان دوڑنا وہ ستر گردنیں آزاد کرانے کی مثل ہے۔

اس کے بعد وقوف عرفات کا ذکر کیا۔ پھر فرمایا بہرحال تیرا جمرات کی رمی کرنا، پس تیرے لئے ہر کنکر کے بدلے میں جسے تم پھینکو گے ایک کبیرہ گناہ جھڑ جائے گا ان کبائر میں سے جو ہلاک کرنے والے جہنم کو لازم کرنے والے ہیں۔ اس کے بعد حرکت کرنا (طواف میں) وہ تیرے لئے ذخیرہ ہے آخرت کے لئے تیرے ربّ کے پاس۔

اس کے بعد راوی نے اس کا مابعد ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ پھر ثقفی آدمی نے کہا یارسول اللہ! مجھے خبر دیجئے۔

حضور ﷺ نے فرمایا تم اس لئے آئے ہو کہ تم مجھ سے نماز کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہو۔ تو سُنو! جب تم اپنا منہ دھوتے ہو تو تیرے گناہ جھڑ جاتے ہیں تیرے ہاتھوں کے ناخن سے، اور جب تم اپنے سر کا مسح کرتے ہو تو تمہارے سارے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب تم پیر دھوتے ہو تو گناہ تیرے قدموں کے ناخنوں سے نکل جاتے ہیں اور پھر جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہو تو اس وقت اسی قدر قرآن پڑھو جو تمہارے لئے آسان ہو۔ پھر جب تم رکوع کرو تو مضبوطی کے ساتھ اپنے گھٹنوں کو پکڑو اور اُنگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھو اس طرح کہ رکوع میں مطمئن ہو جاؤ۔ پھر سجدہ کرو تو اپنے چہرے کو اطمینان کے ساتھ ٹکادو حتیٰ کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ اور رات کے اول اور آخر حصے میں نماز پڑھو۔ اس نے کہا یارسول اللہ آپ بتلائیں اگر میں ساری رات نماز پڑھتا رہوں؟ آپ نے فرمایا کہ بے شک تم اس وقت تم ہی ہو گے۔ (خصائص کبریٰ ۲/۳۹)

یہودیوں کے ذوالقرنین کے بارے میں ممکنہ سوالات خود بتا کر حضور ﷺ کا جواب دینا

(۶)　ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو محمد بن یونس نے، ان کو عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے، اس کو عبداللہ بن عمر بن حفص عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم نے ان کو سعد بن مسعود سے دو آدمیوں سے بنو کندہ میں سے، ان دونوں نے کہا ایک دن ہم سائے میں بیٹھنا چاہ رہے تھے ہم عقبہ بن عامر کی طرف جا نکلے، ہم نے ان کو پایا وہ اپنے گھر کے سائے میں بیٹھے تھے۔ ہم نے کہا کہ ہم سائے میں بیٹھنا چاہ رہے تھے آپ کے پاس آگئے، ہم آپ کے ساتھ باتیں کریں گے۔ انہوں نے فرمایا میں بھی سائے کے لئے اس جگہ نکل آیا ہوں۔ کہتے ہیں کہ پھر وہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا۔

ایک دن میں نکلا تو دروازے پر اہل کتاب میں سے کچھ آدمی موجود تھے۔ ان کے ساتھ مصاحف تھے۔ انہوں نے کہا کون ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ سے اجازت دلوائے گا۔ چنانچہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس داخل ہوا۔ میں نے ان کو خبر دی حضور ﷺ نے فرمایا مجھ میں اور ان میں کیا نسبت ہے؟ وہ مجھ سے پوچھیں گے ان چیزوں کے بارے میں جو میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ میں ایک بندہ ہوں، میں نہیں جانتا مگر صرف وہی کچھ جو کچھ میرا رب سکھاتا ہے۔

اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا کہ وضو کے پانی کا برتن لاؤ، میں لے آیا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اس کے بعد مسجد میں چلے گئے۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد ہٹے اور مجھے فرمایا جبکہ میں آپ کے چہرے پر خوشی کے آثار محسوس کر رہا تھا اور بشاشت کے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو اندر بلالو میرے پاس۔ اور اس کو بھی جو میرے اصحاب میں سے ہو اندر بلالو۔

کہتے ہیں کہ میں نے ان کو اجازت دی وہ داخل ہوئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں خبر دے دوں جس چیز کے بارے میں تم مجھ سے سوال کرنے آئے ہو، اس سے قبل کہ تم مجھ سے بات چیت کرو۔ اور اگر تم چاہو تو تم خود کلام کرو میرے کچھ کہنے سے قبل۔ ان لوگوں نے کہا کہ آپ خود ہی فرمایئے۔

لہٰذا حضور ﷺ نے ہمیں خبر دی فرمایا کہ تم مجھ سے پوچھنے آئے ہو ذوالقرنین کے بارے میں، بے شک اس کا ابتدائی معاملہ تو یہ ہے کہ وہ مملکت روم کے ایک نوجوان تھے۔ انہیں حکومت واقتدار عطا کیا گیا، وہ وہاں سے چلا حتیٰ کہ ارض مصر کے ساحل پر پہنچا، اس نے وہاں ایک شہر آباد کیا، اس کو سکندریہ کہا گیا۔ جب اس کی تعمیر سے فارغ ہوا تو اللہ نے ایک فرشتہ بھیجا اس نے اس کو اُوپر اُٹھایا اور اُونچا کیا آسمان کے درمیان۔ پھر اس سے کہا کہ آپ اپنے نیچے دیکھیں کیا نظر آتا ہے؟ اس نے کہا کہ مجھے دو شہر نظر آرہے ہیں۔ پھر اس نے اور اونچا کیا اس کو دوسری مرتبہ۔ پھر پوچھا کہ دیکھئے کیا نظر آتا ہے؟ اس نے دیکھا اور کہا کہ مجھے کچھ بھی نظر نہیں آرہا۔ فرشتے نے بتایا کہ وہ دو شہر بحر المحیط (سمندر رہے) اللہ نے تیرے لئے راستہ بنا دیا ہے جس سے تم چل کر جاؤ گے۔ لہٰذا عامل (جاننے والے) کو سکھا دیا اور عالم کو محفوظ کرا دیا۔ (یا نادان) نے جان لیا اور عالم نے۔ اس کے بعد فرمایا کہ اس کو روانہ کیا۔ اس نے دو چکنے پہاڑوں کی دیوار اور بند بنایا جن پہاڑوں پر کوئی چیز نہیں ٹھہر سکتی تھی۔ جب وہ اس بند یا دیوار کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو وہ زمین پر سفر کرتے رہے لہٰذا وہ ایک ایسی امت پر اور ایسی قوم پر پہنچا جن کے چہرے کتوں کے منہ جیسے تھے۔ جب اس نے ان کو طے کر لیا تو وہ چھوٹے اور بونے لوگوں پر گذرے تو وہ سانپوں کی ایک قوم پر گذرے (وہ اس قدر بڑے تھے) ان میں ایک سانپ ایک بڑے پتھر کو یا بڑی چٹان کو نگل جاتا تھا۔ اس کے بعد وہ غرانیق پر پہنچے۔

حضور ﷺ نے اُس وقت یہ آیت پڑھی :

وَاٰتَیْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ سَبَبًا فَاَتْبَعَ سَبَبًا ۔ (سورۃ کہف : آیت ۸۵)

ہم نے اس کو ہر طرح کے اسباب ووسائل دیئے تھے وہ ان اسباب کے پیچھے چلتا رہا۔

(حضور ﷺ نے جب ذوالقرنین کے بارے میں بتایا تو) وہ بولے یہی کچھ ہم اپنی کتاب (توراۃ) میں بھی پاتے ہیں۔

(خصائص کبریٰ ۲/۱۰۱)

☆☆☆

باب ۱۲۶

حضور ﷺ کا ابو رِغال کی قبر کے بارے میں خبر دینا

اور اس میں جو سونا ہے اس کی خبر دینا

(۱)　ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو ابوالحسین محمد بن احمد بن حامد عطار نے، ان کو خبر دی احمد بن حسن بن عبدالجبار صوفی نے، ان کو یحییٰ بن معین نے، ان کو وہب بن جریر نے، ان کو خبر دی میرے والد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا عبداللہ بن عمرو سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جب ہم ان کے ساتھ طائف کی طرف گئے تو ہم لوگ ایک قبر کے پاس سے گذرے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ قبر ہے ابو رغال کی، وہ قبیلہ ثقیف کا باپ تھا (یعنی مورث اعلیٰ تھا)۔ اور وہ در حقیقت پیچھے قوم ثمود میں سے تھا اور یہ حرم اس کا دفاع کرتا تھا۔ جب اس نے خروج کیا تو اس کو عذاب اور سزا آن پہنچی جو اس کی قوم کو پہنچا تھا اسی جگہ پر۔ لہٰذا وہ اسی جگہ پر دفن کیا گیا تھا اس کی نشانی یہ ہے کہ اس کے ساتھ سونے کی شاخ اور ٹہنی دفن کی گئی تھی۔ اگر تم لوگ اس کی قبر کو دوبارہ کھولو گے تو اس کو پالو گے۔ کہتے ہیں کہ لوگوں نے ایک دوسرے سے پہل کی اور جلدی کی۔ لہٰذا انہوں نے اس کے ساتھ مدفون ٹہنی اور شاخ کو نکال لیا۔ (خصائص کبریٰ ۱/۲/۲۷)

(۲)　ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید نے، ان کو اسحاق بن حسن حربی نے اور تمتام نے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ریاحی نے، وہ عمر بن عبدالوہاب تھے ان کو یزید بن زریع نے، ان کو روح بن قاسم نے اسماعیل بن امیہ سے، اس نے بجیر بن ابوبجیر سے، اس نے عبداللہ بن عمرو سے کہ وہ لوگ سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور وہ ایک قبر کے پاس سے گزرے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ ابو رغال کی قبر ہے۔ یہ قوم ثمود میں سے تھا اللہ نے جب اس کی قوم کو ہلاک کیا۔ جس عذاب کے ساتھ اللہ نے ان کو ہلاک کیا تھا اللہ نے اس کو اس مقام پر روک لیا تھا۔ حرم سے وہ نکل کر یہاں اس مقام تک یا اس جگہ تک پہنچا تھا کہ مر گیا۔ چنانچہ اس کے ساتھ سونے کی ایک ڈنڈی یا چھڑی بھی دفن کی گئی تھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے دیر نہ کی فوراً (قبر کو کھود کر) وہ نکال لی۔

باب ۱۲۷

حضور ﷺ کا سفینہ اور اصحابِ سفینہ کے بارے میں خبر دینا

(۱)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن صنعانی نے، ان کو اسحٰق بن ابراہیم نے، ان کو خبر دی عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک دعا کرنے لگے اللہ تعالیٰ کشتی والوں کو نجات عطا فرما۔ پھر تھوڑی سی دیر ٹھہرے پھر فرمایا تحقیق چل پڑی ہے۔ جب وہ لوگ مدینے کے قریب پہنچے تو فرمایا کہ آ گئے ہیں، نیک آدمی ان کی قیادت کر رہا ہے۔

کہتے ہیں کہ جولوگ کشتی میں تھے وہ اشعری تھے اور جوان کی قیادت کر کے لا رہا تھا وہ عمرو بن حمق خزاعی تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تم کہاں (یعنی کس طرف سے) آ رہے ہو؟ انہوں نے بتایا کہ زبید کے مقام سے۔ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اللہ تعالیٰ زبید میں برکت عطا فرمائے۔ صحابی نے کہا اور رمع میں بھی (یعنی اس کو بھی شاملِ دعا کریں)۔ مگر پھر حضور ﷺ نے فرمایا اللہ زبید میں برکت دے۔ لوگوں نے کہا کہ مقام رمع میں بھی۔ تیسری بار آپ ﷺ نے اس کو شامل کرتے ہوئے فرمایا اور مقام رمع میں بھی۔ (خصائص کبریٰ ۲/۲۲)

اس حدیث میں کئی کئی خبریں ہیں حضور ﷺ کی طرف سے۔

۱۔ کشتی کے رُکنے اور بند ہونے کی خبر۔
۲۔ غرق کے قریب ہونے کی خبر۔
۳۔ حضور ﷺ کا اس کی نجاۃ کی دعا کرنا۔
۴۔ پھر اس کے چل پڑنے کی اور اس کی نجات کی خبر۔
۵۔ اس کے بعد اس کی آمد کی خبر۔
۶۔ پھر اس کے بارے میں خبر دینا جوان کو چلا رہے تھے یا قیادت کر رہے تھے۔

یہ ساری خبریں بالکل اسی طرح سچ ثابت ہوئیں جیسے آپ ﷺ نے خبر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کی آل پر غیر منقطع رحمتیں نازل فرمائے۔

باب ۱۲۸

گوشت جو پتھر بن گیا تھا اور نبی کریم ﷺ کا اس کے سبب کی خبر دینا

چنانچہ ایسے ہی ہوا جیسے آپ ﷺ نے فرمایا تھا

(۱)　ابوبکر محمد بن علی قطان شاشی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے ہیثم بن کلیب سے، ان کو عیسیٰ بن احمد نے، ان کو مصعب بن مقدام نے، ان کو خارجہ بن مصعب نے، خارجہ بن مصعب ضعیف ہیں ان کو سعید بن ایاس جریری نے مولیٰ عثمان سے، اس نے اُم سلمہ زوجہٴ رسول ﷺ سے۔ وہ فرماتی ہیں کہ میرے پاس گوشت کا ٹکڑا ہدیہ پہنچا۔ میں نے خادمہ سے کہا اس کو اُٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے لئے رکھ لیجئے حتی کہ آپ آ جائیں۔ جب آپ ﷺ تشریف لے آئے تو میں نے خادمہ سے کہا گوشت رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیئے۔ کہتی ہیں کہ وہ اس کو لے آئی۔ اس نے وہ اُم سلمہ کو دکھایا وہ ایک چکنا پتھر بن چکا تھا۔ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو پوچھا کیا ہوا تجھے اے اُم سلمہ؟ انہوں نے پورا قصہ بتا دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا شاید تمہارے دروازے سے کوئی سائل خالی لوٹ گیا ہے تم نے اس کی توہین کی ہے۔ وہ بولیں جی ہاں رسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ اسی کی وجہ سے ہوا ہے۔

اور اس کو راوی نے ہثیم سے بھی روایت کیا ہے اس نے عیسیٰ بن احمد بن علی بن عاصم سے، اس نے جریری سے، اس نے مولیٰ عثمان سے۔ وہ کہتے ہیں کہ اُم سلمہ کے لئے گوشت کا ٹکڑا ہدیہ کیا گیا تھا۔ پھر اس نے قصہ ذکر کیا ہے پہلی روایت سے زیادہ مکمل کہ ہمیں اس کی حدیث بیان کی ہے ابو محمد حسن بن احمد حافظ نے اور انہوں نے میرے لئے اپنے ہاتھ سے اس کو لکھا تھا۔

وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعاصم محمد بن علی بلخی قاضی سمرقند نے ،ان کو ابوبکر اسماعیل بن محمد بن احمد المعروف فرّاء نے بلخ میں ۔وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواحمد فارس بن محمد نے ،ان کو محمد بن فضیل نے ،ان کو علی ابن عاصم نے جریری سے ،اس نے مولیٰ عثمان سے ،وہ کہتے ہیں کہ اُم سلمہ کے ہاں گوشت کا ٹکڑا ہدیہ کیا گیا تھا۔حضور ﷺ کو جو پسند تھا۔انہوں نے خادمہ سے کہا اس کو گھر میں رکھ لیجئے شاید حضور ﷺ تشریف لے آئیں اور اس کو کھالیں ۔اس نے اٹھا کر اس کو گھر کے آلے میں رکھ دیا۔اتنے میں کوئی سائل آ گیا وہ گھر کے دروازے پر کھڑا ہو گیا۔اس نے کہا تم لوگ صدقہ کرو ،اللہ تم لوگوں میں برکت دے مگر انہوں نے سائل سے کہا اللہ تمہارے اندر برکت دے۔

لہٰذا سائل خالی ہاتھ واپس چلا گیا۔اتنے میں نبی کریم ﷺ گھر میں تشریف لائے ۔آپ ﷺ نے پوچھا ام سلمہ کھانے کو کوئی چیز ہو گی ؟ وہ بولیں جی ہاں ہے ۔انہوں نے خادمہ سے کہا جایئے رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ لے آیئے ۔وہ گئی دیکھا تو آلے میں چکنے پتھر کے ٹکڑے کے سوا کچھ نہیں ہے ۔نبی کریم ﷺ نے پوچھا کہ کیا آج تمہارے پاس کوئی سائل آیا تھا۔وہ بولیں کہ جی ہاں ہم نے اس سے کہا تھا بارك الله فيك ۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک یہ گوشت پتھر بن گیا ہے جب تم نے وہ گوشت سائل کو نہیں کھلایا۔

باب ۱۲۹

حضور ﷺ کا ابودرداء کے مسلمان ہونے کی خبر دینا

اور فی الواقع ایسا ہی ہوا تھا

ابوبکر قفال شاشی نے ذکر کیا ہے ابوبکر بن ابوداؤد سے ،اس نے احمد بن صالح سے ،اس نے عبداللہ بن وہب سے ،اس نے معاویہ بن صالح سے ،اس نے ابوالزاہریہ سے ،اس نے جبیر بن نفیر سے ۔وہ کہتے ہیں کہ ابودرداء جاہلیت کے دور میں ایک صنم کی عبادت کرتے تھے اور عبداللہ بن رواحہ اور محمد بن سلمہ اس کے گھر میں گئے ۔انہوں نے اس کے صنم کو چھپا لیا ابودرداء واپس آئے اس صنم کو تلاش کرنے لگے ۔اور وہ کہہ رہے تھے افسوس ہے تجھ پر کیا تم یہ بھی نہ کر سکے کہ تم اپنا دفاع اور بچاؤ کر لیتے ؟

اُم درداء نے کہا اگر وہ کسی کو نفع دے سکتا ہوتا یا کسی سے نقصان ہٹا سکتا ہوتا تو اپنے آپ کا دفاع نہ کر لیتا اور اپنے آپ کو نفع دے دیتا۔ ابودرداء نے کہا اچھا میرے لئے غسل خانے میں پانی رکھیں ۔اس نے اس کے لئے پانی رکھ دیا۔اس نے غسل کیا اور اپنی پوشاک پہن لی۔ اس کے بعد وہ نبی کریم ﷺ کی طرف روانہ ہو گیا ابن رواحہ نے ان کو آتے دیکھا تو بولے کہ یہ دیکھیں ابودرداء آئے ہیں ۔میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہماری تلاش میں نکلا ہے مگر نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں ،سوائے اس کے نہیں کہ وہ مسلمان ہو جائے ۔بے شک میرے رب نے مجھے وعدہ دیا ہے۔ ابودرداء کے بارے میں کہ وہ مسلمان ہو جائے گا۔(مستدرک ۳/۳۳۶-۳۳۷)

☆☆☆

باب ۱۳۰

ایک شخص کی خودکشی کرنے کے متعلق خبر دینا

ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحق نے، ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے، ان کو محمد بن کثیر نے، ان کو اسرائیل نے، ان کو سماک بن حرب نے جابر بن سمرہ السوائی سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور بتانے لگا کہ فلاں شخص مرگیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں مرا۔ اس نے دوبارہ کہا کہ فلاں آدمی مرگیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ نہیں مرا۔ اس نے تیسری بار یہی کہا۔ پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ فلاں شخص مرگیا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو تیز آلے یا چھری سے ذبح کردیا ہے جو اس کے پاس تھی۔ لہٰذا حضور ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھی۔ (ترمذی۔ کتاب الجنائز ۳/۳۷۱۔ حدیث ۱۰۶۸۔ نسائی۔ کتاب الجنائز۔ باب ترک الصلوٰۃ علی من قتل نفسہ)

زہیر بن معاویہ نے اس کی متابع روایت بیان کی ہے سماک سے۔ اور اسی طریق سے اس کو مسلم نے نقل کیا ہے مختصر طور پر کتاب الجنائز میں۔ (مسلم۔ کتاب الجنائز۔ حدیث ۱۰۷)

بہر حال حضور ﷺ کا خبر دینا اس شخص کے قتل کے بارے میں جو شخص شدید طریقے سے قتال کر رہا تھا جنگِ خیبر یا حنین والے دن کہ یہ شخص جہنمی ہے۔ (لہٰذا فی الواقع ایسا ہی ہوا تھا کہ اس نے زخموں سے تنگ آ کر خودکشی کر لی تھی اور یوں وہ جہنمی ہو گیا تھا)۔

اس کا ذکر گذر چکا ہے غزوۂ خیبر میں۔

باب ۱۳۱

آپ ﷺ کا اشارہ دینا اس کی طرف جس کی طرف ماعز بن مالک کا معاملہ لوٹتا ہے

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوجعفر الرزاز نے، ان کو احمد بن اسحاق بن صالح نے، ان کو ابوسلمہ تبوذکی نے، ان کو فید بن قاسم نے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا جعد بن عبدالرحمٰن سے یہ کہ عبدالرحمٰن بن ماعز نے ان کو حدیث بیان کی ہے کہ ماعز نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ حضور ﷺ نے اس کے لئے تحریر لکھ دی کہ ماعز مسلمان ہو گیا ہے اپنی قوم سے سب سے آخر میں۔ اور اس کے خلاف کوئی خباثت اور کوئی کاروائی نہ کی جائے مگر اس کے عمل سے۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اسی پر اس کی بیعت قبول کر لی تھی۔ (اصابہ ۳/۳۳۷۔ تاریخ کبیر ۴/۲/۳۷)

☆☆☆

باب ۱۳۲

حضور ﷺ کا خبر دینا اس شخص کے بارے میں جس شخص نے اپنے دل میں شعر کہے تھے اپنے بیٹے کی شکایت میں

بشرطیکہ یہ روایت صحیح ہو

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالحسن محمد بن اسماعیل علوی نے، ان کو ابوالحسن علی بن محمد بن عامر نہاوندی نے، ان کو ابودجانہ احمد بن حکم معافری نے، ان کو عبید بن خلصہ نے، ان کو عبداللہ بن عمر مدنی نے منکدر بن محمد بن منکدر سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے جابر بن عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور کہنے لگا یارسول اللہ! میرے والد چاہتے ہیں کہ وہ میرا مال لے لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو بلا لائیں میرے پاس۔ وہ آیا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ تیرا بیٹا یہ دعویٰ کرتا ہے کہ آپ اس کا مال لے رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ اس سے پوچھیں نہیں ہے مگر وہ اور اس کی پھوپھیاں یا قرابت دار یا وہ جو میں خرچ کرتا ہوں اپنے نفس اور اپنے عیال پر۔

کہتے ہیں جبرائیل علیہ السلام زمین پر اُترے اور کہا کہ یارسول اللہ! بے شک اس پر بوڑھے نے اپنے دل میں کچھ کہا ہے جس کو ان کے کانوں نے نہیں سُنا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کہتا ہوں کہ کیا تیرے دل میں کوئی شئی ہے جس کو تیرے کانوں نے بھی نہیں سُنا؟ اس نے جواب دیا کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعہ ہماری بصیرت میں اور یقین میں اضافہ کرتے رہے ہیں، جی ہاں بات یہی ہے میں نے دل میں کہا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ بات بتا۔ اس نے یہ اشعار کہنا شروع کئے:

غدوتك مولودًا وعلتك يا فعا	تعل بما اجنى عليك وتنهل
اذا ليلة ضاقتك بالسقم لم ابت	لسقمك الا ساهرًا اتململ
تخاف الردى نفسي عليك وانها	لتعلم ان الموت حتم موكل
كانّي انا المطروق دونك بالذى	طرقت به دوني فعيناى تهمل
فلما بلغت السن والغاية التى	اليك مدى ما كنت فيك اؤمل
جعلت جزائى غلظة وفظاطة	كانك انت المنعم المتفضل
فليتك اذا لم ترع حق ابوّتى	كما يفعل الجار المجاور تفعل

کہتے ہیں کہ یہ سُن کر حضور ﷺ رو پڑے اور اس کے بیٹے کو ہاتھ سے پکڑا اور فرمایا کہ اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَ بِيْكَ تم بھی اور تمہارا مال بھی والد کے ہو۔ (اسی کی ملکیت میں ہو) (خصائص کبریٰ ۲/۱۰۲)

☆☆☆

باب ۱۳۳

۱۔ حضور ﷺ کا صاحب الجبذہ کو اس کے عمل کے بارے میں خبر دینا۔

۲۔ اور وہ بات ثابت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ کلام کرنے سے اور زیادہ خوش ہونے سے اجتناب کرتے تھے اس خوف سے کہ کہیں ان کے خلاف قرآن نازل نہ ہو جائے، ان کے کسی قول یا کسی عمل کے بارے میں۔

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد نے، ان کو شاذان نے، ان کو ہریم بن سفیان نے، اس نے قیس سے، اس نے ابو شہم سے، وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس سے ایک عورت گزری مدینے میں۔ میں نے اس کی کمر یا کوکھ سے پکڑا۔

کہتے ہیں صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ لوگوں کی بیعت لے رہے تھے کہ میں آیا تو حضور ﷺ نے میری بیعت نہ لی اور فرمایا صاحب الجبذہ ہو تم کل شام سے (عورت کو اپنی طرف کھینچنے والے) یعنی کہا کہ کل شام کو آپ نے کیا کیا تھا؟ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اللہ کی قسم میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ لہٰذا انہوں نے میری بیعت لی۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۰۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابو حامد احمد بن خلف صوفی اسفرائنی نے وہاں پر۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی محمد بن داود بن مسعود جوسقانی نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے، ان کو محمد بن ابان واسطی نے، ان کو یزید بن عطاف نے بیان کی ابن بشر سے، اس نے قیس بن حازم سے، اس نے ابو شہم سے، وہ کہتے ہیں میں نے مدینے میں بعض راستوں پر ایک لڑکی دیکھی۔ میں نے جھکایا اپنے ہاتھ کو اس کی طرف۔

جب صبح ہوئی تو لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے ان سے بیعت ہونے کے لئے۔ میں نے ہاتھ بڑھایا اور میں نے کہا مجھے بھی بیعت کرلیں یا رسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا تم صاحب جبذہ ہو کل شام سے، خبردار! تم صاحب کل شام سے۔

کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے بیعت کریں اللہ کی قسم میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ آپ نے فرمایا جی ہاں، اب کرتا ہوں بیعت جب تم نے وعدہ کیا ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ابوبکر قطان نے، ان کو احمد بن یوسف سُلمی نے، ان کو محمد بن یوسف فریابی نے، وہ کہتے ہیں کہ سفیان نے ذکر کیا۔ اور ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے، ان کو علی بن عبدالعزیز نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو سفیان نے، ان کو عبداللہ بن دینار نے، ان کو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ کلام کرنے اور اپنی عورتوں کے ساتھ شب باشی اور خوشی کرنے سے اجتناب کرتے رہتے تھے عہد رسول میں اس خوف سے کہ اس بارے میں بھی کوئی شئ نازل نہ ہو جائے۔ حضور ﷺ جب وفات پا گئے تو ہم لوگوں نے کھل کر کلام کرنا شروع کیا اور ہم نے خوش بھی کی۔

یہ الفاظ حدیث ابونعیم اور فریابی کی ایک روایت میں ہیں کہ ہم لوگ کلام کرنے اور اپنی عورتوں کے ساتھ خوشی منانے سے بچتے رہتے تھے۔ اس خوف سے کہ کہیں ہمارے خلاف قرآن نہ اُتر پڑے۔ جب نبی کریم ﷺ وصال کر گئے تو ہم نے کلام کرنا شروع کیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے۔

(بخاری۔کتاب النکاح حدیث ۵۱۸۷۔فتح الباری ۲۵۳/۹۔ابن ماجہ۔کتاب الجنائز۔حدیث ۱۶۳۲ ص ۵۲۳۔مسند احمد ۶۲/۲)

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری نے، ان کو حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عیسیٰ نے، ان کو خبر دی ابن وہب نے، ان کو خبر دی عمرو بن حارث نے سعید بن ابو ہلال سے، اس نے ابوحازم سے، اس نے سہل بن سعد ساعدی سے، کہ انہوں نے کہا اللہ کی قسم البتہ ہوتا تھا ایک شخص ہم میں کچھ رکتا رہتا تھا اپنی بیوی سے بھی، وہ بھی اور اس کی عورت بھی ایک کپڑے میں ہوتے ہوئے دل میں یہ خوف رکھتے ہوئے کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن میں کوئی بات نہ نازل ہو جائے یعنی نبی کریم اور قرآن مجید اور وحی کا اس قدر اکرام اور لحاظ داری دل میں ہمہ وقت رہتی تھی بے باک نہیں رہتے تھے بلکہ محتاط رہتے تھے۔(مترجم)

باب ۱۳۴

حضور ﷺ کا عوف بن مالک کو خبر دینا اس چیز کے بارے میں جو ان سے ہوا تھا اُونٹوں کو ذبح کرنے میں

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر بن حارث فقیہ نے، ان کو خبر دی ابومحمد بن حیان نے، ان کو خبر دی ابن عاصم نے، ان کو ابوموسیٰ نے، ان کو وہب بن جریر نے، ان کو ان کے والد نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا یحییٰ بن ایوب سے، وہ حدیث بیان کرتے ہیں یزید بن ابوحبیب سے، اس نے ربیعہ بن لقیط سے، اس نے مالک سے، اس نے ہدم سے، اس نے عوف بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے جہاد کیا تھا عمرو بن العاص کے ساتھ اور ہمارے ساتھ عمر بن خطاب بھی تھے اور ابوعبیدہ بن جراح بھی، مجھے سخت بھوک لگی میں نے کچھ لوگوں کو پایا کہ وہ اپنے اُونٹوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کر چکے تھے۔ میں نے کہا میں تمہیں یہ کام کر دیتا ہوں (تم نہ کرو) یعنی ان کو ذبح کر کے گوشت تیار کرنا اس شرط پر کہ تم لوگ مجھے بھی اس میں سے کھلاؤ گے۔ ان لوگوں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ میں نے یہ بات حضرت عمر سے ذکر کی تو انہوں نے فرمایا آپ نے اپنی اجرت طے کرنے میں جلدی کی، میں اس کو کھانے والا نہیں ہوں۔ ابوعبید نے بھی ان دونوں کی مثل کیا۔ پھر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا، انہوں نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا صاحب الجزور ہو (اُونٹوں کے ذبح کرنے والے)۔(خصائص کبریٰ ۲۶۱/۱)

(۲) ہمیں خبر دی ابوایوب نے عاصم سے، ان کو حدیث بیان کی حسین بن حسن نے، ان کو ابن المبارک نے ہمیں خبر دی سعید بن ابوایوب نے، ان کو یزید بن ابوحبیب نے ربیعہ بن لقیط سے، اس نے مالک بن ہدم سے، اس نے عوف بن مالک سے، انہوں نے ذکر کی حدیث مذکور کی مثل۔ اس کے بعد میں نے کہا جی ہاں، یارسول اللہ! اس سے زیادہ مجھے انہوں نے کچھ نہیں کہا۔

مصنف کہتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ یہ روایت گزر چکی ہے غزوۂ ذات السلاسل میں اس سے زیادہ مکمل تحقیق گزر چکی ہے، رسول اللہ ﷺ کے مغازی میں اور ان کے اسفار میں۔ وہ روایت کہ روایت کی گئی ہے ان سے ان کا خبریں دینا اپنے اصحاب اور دیگر لوگوں کے مخفی امور کے بارے میں۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے معلوم کرانے اور اطلاع کرنے سے ہوتا تھا خاص طور پر حضور ﷺ کو ان روایات کو یہاں پر دوبارہ نقل کرنے میں طوالت کتاب کا باعث ہے۔ اس بارے میں ہم نے جو کچھ ذکر کیا ہے اسی میں کفالت ہے۔ وباللہ التوفیق

باب ۱۳۵

حضور ﷺ کا اس بکری کا گوشت کھانے سے رُک جانا

جو اس کے مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی تھی اور اس میں جو اللہ تعالیٰ کا حفاظت کرنا ظاہر ہوا اپنے رسول کے مال حرام کھانے سے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد بن محمد روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداؤد نے، ان کو محمد بن علاء نے، ان کو ابن ادریس نے، ان کو عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے، اس نے ایک انصاری آدمی سے، اس نے کہا ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں گئے ہوئے تھے۔ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے کھودنے والے کو ہدایت دے رہے ہیں، پیروں کی طرف کشادہ کیجئے، سر کی جانب کشادہ کیجئے۔ جب فارغ ہو کر واپس لوٹے تو ایک عورت کا نمائندہ ملا اس نے دعوت دی۔ حضور تشریف لے گئے کھانا لایا گیا، حضور کے آگے رکھ دیا گیا۔ حضور نے کھانے پر ہاتھ رکھا لوگوں نے بھی ہاتھ بڑھایا، انہوں نے کھانا شروع کر دیا۔ ہمارے آباء نے دیکھا کہ حضور ﷺ لقمے کو منہ میں ادھر اُدھر پھرا رہے ہیں، پھر فرمانے لگے میں نے اس گوشت کو ایسا پایا ہے کہ یہ بکری مالک کی اجازت کے بغیر لی گئی ہے۔

صاحب دعوت عورت نے بتایا کہ یارسول اللہ! میں نے بندہ بھیجا تھا بقیع کی طرف کہ میرے لئے بکری خرید کر لائے مگر وہاں بکری نہیں ملی۔ لہٰذا میں نے اپنے ایک پڑوسی کے پاس بندہ بھیجا اس سے بکری خریدنی ہے وہ قیمتاً مجھے دے دے مگر مالک پڑوسی نہیں ملا، پھر میں نے بندہ بھیجا اس کی بیوی کے پاس اس نے یہ بکری میرے پاس بھیج دی تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت قیدیوں کو کھلا دیجئے۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۰۴)

باب ۱۳۶

حضور ﷺ کا اُس بادل کے بارے میں خبر دینا

جس نے یمن کی ایک وادی میں بارش برسائی تھی

(۱) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے، ان کو اسماعیل بن فضل نے، ان کو حفص بن عمر نے، ان کو عامر بن ابراہیم نے یعقوب قمی سے، اس نے جعفر سے، اس نے سعید بن جبیر سے، اس نے ابن عباس سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کے اُوپر ایک بادل پہنچا ہم اس کے بارے میں کچھ آگاہ نہیں تھے۔ اتنے میں ہمارے سامنے حضور ﷺ تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے شک بادلوں پر متعین فرشتہ ابھی ابھی میرے پاس آیا ہے اس نے مجھ پر سلام کیا ہے۔ اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ بادلوں کو یمن کی ایک وادی کی طرف ہانک رہا ہے، اس کا نام ضریح ہے۔ صحابہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہمارے پاس ایک سوار یمن سے آیا۔ ہم نے اس سے بادل کے بارے میں پوچھا۔ اس نے خبر دی کہ اسی دن یمن میں بارش ہوئی تھی۔

عامر بن ابراہیم اور حفص بن عمر یہ دو شخص ایسے ہیں جن کو میں نہیں پہچانتا۔

تحقیق ہم نے روایت کیا ہے بکر بن عبداللہ سے اس نے نبی کریم ﷺ سے بطور مرسل روایت حضور ﷺ کے خبر دینے کی، بادلوں کے فرشتے کی کہ وہ فلاں فلاں شہر سے آئے اور وہ لوگ فلاں فلاں دن بارش برسانے لگے۔ اور آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ ہمارے شہر میں کب بارش ہوگی۔ اس نے بتایا کہ فلاں فلاں دن ہوگی۔ اور آپ کے پاس بعض منافق لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے وہ دن یاد رکھ لئے پھر انہوں نے ان دنوں کے بارے میں معلومات کی اور نبی کریم ﷺ کی تصدیق پالی اور پھر ایمان لے آئے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ بات ذکر کی۔ حضور ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا اللہ تمہارے ایمان کو اور زیادہ کرے۔ (خصائص کبریٰ ۲/۱۰۳)

یہ مرسل روایت اس موصول کی تائید کرتی ہے۔

مجموعۂ ابواب ۱۳۷

اخبار کوائن

نبی کریم ﷺ کا اپنے بعد آنے والے حوادث اور نو پید ابڑے بڑے واقعات کی خبریں دینا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کی تصدیق کرنا اُن تمام اُمور میں جن کا ان کو وعدہ دیا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد بن محمد روذباری نے، ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن عمر بن شوذب مقری نے، ان کو احمد بن سنان ﷺ نے، ان کو وہب بن جریر نے، ان کو شعبہ نے، ان کو عدی بن ثابت نے عبداللہ بن یزید سے، اس نے حذیفہ سے، انہوں نے کہا البتہ تحقیق مجھے رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی تھی بہت سے امور و واقعات کے بارے میں حتیٰ کہ قیامت قائم ہو جائے گی سوائے اس کے کہ میں نے ان سے نہیں پوچھا تھا اس چیز کے بارے میں جو اہلِ مدینہ کو مدینے سے نکالے گی۔

اور اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوموسیٰ سے، اس نے وہب بن جریر سے۔

(مسلم۔ کتاب الفتن واشراط الساعۃ۔ حدیث ۲۴ ص ۴/۲۲۱۷)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحق فقیہ نے، ان کو خبر دی علی بن عبدالعزیز نے اور محمد بن عبدالغالب نے، ان دونوں نے کہا کہ ان کو حدیث بیان کی ابوحذیفہ نے، ان کو سفیان نے اعمش سے، اس نے ابووائل سے، اس نے حذیفہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اندر کھڑے ہوئے۔ اس قیام کے دوران آپ نے قیامت میں ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی مگر سب کو ذکر کیا۔ جس نے ان باتوں کو جاننا تھا وہ جان گیا جس کو بے علم رہنا تھا وہ بے علم رہا۔

تحقیق میں (بسا اوقات) کوئی چیز دیکھتا ہوں (جو واقع میں ہو چکی ہوتی ہے) میں اس کو بھول چکا ہوتا ہوں۔ (جب) اس کو دیکھتا ہوں تو میں اس کو پہچان لیتا ہوں جیسے ایک آدمی دوسرے آدمی کو پہچان لیتا ہے جو اس سے غائب رہتا ہے جب دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوحذیفہ سے۔ (بخاری۔ کتاب القدر۔ مسلم۔ کتاب الفتن والساعۃ۔ حدیث ۲۳ ص ۴/۲۲۱۷)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو عثمان بن ابوشیبہ نے، ان کو جریر نے اعمش سے، اس نے ابووائل سے، اس نے حذیفہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں میں خطبہ ارشاد فرمانے کے لئے کھڑے ہوئے اور آپ نے کوئی قابلِ ذکر چیز نہ چھوڑی قیامت قائم ہونے تک مگر اس کو ضرور بیان کیا۔ اس کو یاد رکھا جس نے یاد رکھنا تھا اور بھلا دیا جس نے بھلانا تھا۔ اس بات کو میرے ساتھی جانتے ہیں ان (بیان شدہ امور میں سے) کوئی چیز وجود میں آتی ہے تو میں اس کو یاد کر لیتا ہوں جیسے کوئی آدمی کسی آدمی کے چہرے کو یاد کر لیتا ہے اس کے غائب رہنے کے بعد۔ جب اس کو دیکھتا ہے تو پہچان لیتا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عثمان بن ابوشیبہ سے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر بن رجاء ادیب نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ محمد بن یعقوب شیبانی نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ سعدی نے، ان کو ابوعاصم نے، ان کو عزرہ بن ثابت نے، ان کو علباء بن احمد یشکری نے، ان کو ابوزید نے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی فجر کی نماز۔ اس کے بعد حضور ﷺ منبر پر تشریف لے آئے اور ہمیں خطبہ دیا۔ حتی کہ ظہر کا وقت ہو گیا اس کے بعد وہ اُترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے پھر خطبہ دیا۔ حتی کہ میں گمان کرتا ہوں کہ یوں کہا کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر اُترے اور نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے پھر ہمیں خطبہ دیا۔ حتی کہ سورج غروب ہو گیا۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں خبر دی ہر اس بات کی جو ہو چکی ہے یا ہونے والی ہے۔ آپ ہم میں سے احفظ تھے اور اعلم تھے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یعقوب بن ابراہیم سے، اس نے ابوعاصم سے۔ (مسلم۔ کتاب الفتن۔ حدیث ۲۵ ص ۴/۲۲۱۷)

(۵) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی ابوجعفر رزاز نے، ان کو یحییٰ بن جعفر نے، ان کو خبر دی ضحاک یعنی ابوعامر نے، اس نے اس روایت کو ذکر کیا ہے اسی کی اسناد کے ساتھ اور اسی مفہوم کے ساتھ۔ مگر اس نے کہا کہ آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا حتی کہ عصر ہو گئی۔ اس میں شک نہیں اور اس کے آخر میں کہا ہے کہ انہوں نے ہمیں خبر دی ان امور کی جو ہونے والے ہیں قیامت تک۔ جس نے ان کو یاد رکھنا تھا اس نے یاد رکھا اور جس نے ان کو جاننا تھا اس نے جانا۔

باب ۱۳۸

نبی کریم ﷺ کا اپنے اصحاب کو خبر دینا

کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس امر کو پورا کریں گے اور اپنے دین کو غالب کریں گے

ارشادِ باری ہے:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره
علی الدین کله ولو کره المشرکون

ترجمہ: اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا ہے اس لئے تاکہ وہ اس کو تمام ادیان پر غالب کر دے اگرچہ مشرکین اس کو ناپسند کریں۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی نے، ان کو خبر دی ابومحمد عبداللہ بن اسحاق بن خراسانی نے، ان کو ابوسعید عبدالرحمٰن بن محمد بن منصور نے، ان کو یحییٰ بن سعید قطان نے، ان کو اسماعیل بن ابوخالد نے۔ (ح) اور ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبدالوہاب نے، ان کو خبر دی جعفر بن عون نے، ان کو خبر دی اسماعیل بن ابوخالد نے قیس بن ابوحازم سے، اس نے خباب سے۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے شکایت کی وہ اپنی چادر کا تکیہ بنائے سہارا لئے ہوئے تھے سائے تلے۔ ہم لوگوں نے کہا کیا آپ ہمارے لئے اللہ سے دعا نہیں کرتے؟ کیا آپ ہمارے لئے اللہ سے مدد نہیں مانگتے؟ کہتے ہیں کہ (یہ سنتے ہی آپ ﷺ کو غصہ آگیا) اور وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ چہرۂ مبارک ان کا انتہائی سرخ ہوگیا۔

پھر فرمانے لگے اللہ کی قسم بے شک وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے (ان کی تکلیفوں کا یہ حال تھا کہ) ایک آدمی کو پکڑ کر کھڈہ کھود کر اس کے اندر کھڑے کر کے بند کر دیا جاتا تھا پھر اس کے سر پر آرا رکھ کر اس کو چیر دیا جاتا تھا جس سے وہ دو ٹکڑے ہو جاتا مگر یہ اذیت اس کو دین سے نہیں ہٹا سکتی تھی۔ یا لوہے کی کنگھی کے ساتھ اس کا گوشت پوست ہڈیوں سے نوچ لیا جاتا تھا مگر یہ اذیت اس کو دین سے نہیں ہٹا سکتی تھی۔ (صبر کرو) اللہ تعالیٰ ضرور (دین اسلام والے) اس امر کو پورا کرے گا یہاں تک کہ تم میں سے ایک سوار مقام صنعاء سے مقام حضرموت تک سیر وسفر کرے گا اس کو اللہ کے سوا کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ یا بھیڑیئے کا ڈر اس کی بکریوں پر، مگر تم لوگ جلدی کر رہے ہو۔

یہ الفاظ ہیں حدیث جعفر کے۔ اس کو بخاری اور مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث یحییٰ قطان سے۔

(بخاری۔ کتاب مناقب انصار۔ حدیث ۳۸۵۲۔ فتح الباری ۷/۱۶۴۔۱۶۵۔ مسند احمد ۴/۲۵۷)

(۲) ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی ربیع بن سلیمان نے، ان کو خبر دی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے۔

وہ کہتے ہیں تحقیق اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کر دیا ہے جس دین کے ساتھ اس نے اپنے رسول کو بھیجا تھا تمام ادیان پر غالب کر دیا ہے بایں صورت کہ اس کو واضح کر دیا ہے ہر اس شخص کے لئے جو بھی اس کے بارے میں سنتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے کہ دین یہی سچا ہے اور برحق ہے۔ اور اس کے مخالف جتنے ادیان ہیں وہ سب باطل ہیں اور اللہ کی طرف دین کو غالب کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ شرک کو مجموعہ دو دین تھے ایک دین اہلِ کتاب اور دین امّیین۔

اُمیوں کو رسول اللہ ﷺ نے مجبور کر دیا حتی کہ انہوں نے اسلام کو دین بنالیا چاہتے ہوئے یا نا چاہتے ہوئے، خوشی سے ہو یا مجبوری سے۔ باقی رہے اہلِ کتاب تو وہ بعض قتل ہوئے کچھ قید ہوئے حتی کہ ان میں سے بعض نے اسلام کو اپنا دین مان لیا باقی جو رہ گئے تھے انہوں نے جزیہ دیا اور وہ ذلیل ہو کر پناہ گزین بن کر رہے۔ اور ان پر حضور ﷺ کا حکم جاری اور نافذ ہو گیا یہ ہے غلبہ دین۔ تمامہ وکلہ۔

☆☆☆

باب ۱۳۹

وعدۂ الٰہی وفرمان الٰہی برائے

استخلاف فی الارض : وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ۔

تمکن فی الارض : ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ۔

حالت خوف کو امن سے بدل دینا : ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئًا ومن کفر بعد ذلک فاُولئک ھم الفاسقون ۔(سورۂ نور: آیت ۵۵)

اللہ تعالیٰ کے تین وعدے :

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان لوگوں کے ساتھ تم میں سے جو سچے مؤمن ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں کہ ان کو ضرور بالضرور دھرتی پر خلافت عطا کرے گا۔ (یعنی مسلمانوں کو مستحکم نظام حکومت عطا کرے گا، وہ مستحکم نظام جس کے کسی زاویے میں اضطراب وبحران نہ ہو)

جیسے ان لوگوں کو خلافت عطا کی تھی جو ان سے پہلے تھے۔ اور (دوسرا وعدہ) ضرور ضرور ان کے لئے دین کو تمکنت عطا کرے گا (یعنی دین کے نظام کو قدرت اور غلبہ حاصل ہوجائے گا)۔ وہی دین جو اس نے خود ان کے لئے پسند فرمایا ہے۔ (تیسرا وعدہ) اور ضرور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ اس طرح کہ وہ محض میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو شخص اس کے بعد کفر وانکار کرے وہی لوگ فاسق ہیں۔

وعدۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کو وعدہ دیا، فتوحات کا وعدہ جو وعدہ الٰہی کی تکمیل کے بعد ہوں گی اور پھر رسول اللہ کے وعدہ کی تصدیق کرنا

(۱) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد بن منصور سنی بیہقیؒ نے، ان کو استاذ ابوسہل محمد بن سلمان نے، ان کو خبر دی محمد بن اسحاق ابوبکر نے، ان کو بندار محمد بن بشار نے، ان کو محمد بن جعفر نے، ان کو شعبہ نے، ان کو ابومسلمہ نے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا ابونضرہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوسعید خدری ﷺ سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا، بے شک یہ دنیا میٹھی ہے ہری بھری ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہمیں خلافت عطا کرے گا تاکہ دیکھے تم کیسے عمل کرتے ہو۔ پس اللہ سے ڈرتے رہنا اور عورتوں سے بچتے رہنا بے شک بنی اسرائیل کا پہلا (فتنہ وابتلاء) عورتیں تھیں۔

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں بندار سے۔ (مسلم۔ کتاب الذکر والدعا والتوبہ والاستغفار۔ حدیث ۹۹ ص ۲۰۹۸/۴۔ مسند احمد ۲۲/۳)

(۲) ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو خبر دی سعید بن اعرابی نے، ان کو حسن بن عفان نے (ح) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابوطاہر دقاق نے بغداد میں، ان کو خبر دی علی بن محمد قریشی نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے زید بن حباب نے، ان کو سفیان نے مغیرہ خراسانی سے، اس نے ربیع بن انس سے اس نے ابوالعالیہ سے، اس نے ابی بن کعب سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بشارت دی تھی اس اُمت کو عظمت کی اور رفعت کی اور نصرت کی اور دھرتی پر تمکنت اور اقتدار ملنے کی جو شخص ان میں سے عمل کرے گا آخرت والا عمل دنیا کے لئے اس کے لئے آخرت میں حصہ نہیں ہوگا۔ (مسند احمد ۱۳۴/۵)

(۳) اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے، ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو محمد بن اسماعیل صائغ نے، ان کو ابراہیم بن یعقوب نے ان کو عبداللہ بن ربیع نے، ان کو اسحاق بن سلیمان رازی نے، ان کو مغیرہ بن مسلم سراج نے ربیع سے، اس نے ابوالعالیہ سے، اس نے اُبی بن کعب سے، وہ کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام آئے تھے۔ انہوں نے فرمایا تھا بشارت دیجئے اس اُمت کو .... الخ

(۴) ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف نے، ان کو ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو محمد بن اسماعیل نے، ان کو عفان نے، ان کو عبدالعزیز بن مسلم نے، ان کو ربیع بن انس نے ابوالعالیہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اس اُمت کو بشارت دی گئی ہے عظمت کی اور نصرت کی اور تمکنَ اور اقتدار کی جو شخص ان میں سے عمل کرے گا آخرت والا کام دنیا کے لئے آخرت میں اس کے لئے کوئی حصہ نہیں ہوگا۔

صائغ نے کہا ہے کہ ان دو آدمیوں نے روایت کیا ہے عبدالعزیز بن مسلم اور مغیرہ بن مسلم سے۔

(۵) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن محمد بن غالب خوارزمی حافظ نے بغداد میں، وہ کہتے ہیں کہ ہیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن احمد بن نیشاپوری نے، ان کو حسن بن علی بن زیاد نے، ان کو حدیث بیان کی ابن ابواویس نے، ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے موسیٰ بن عقبہ سے، وہ کہتے ہیں ابن شہاب نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عروہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ سے، ان کو خبر دی ہے کہ عمرو بن عوف جو کہ حلیف تھے بنو عامر بن لوی کے، وہ بدر میں حاضر ہوئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، اس نے ان کو خبر دی ہے کہ اہل بحرین کے ساتھ جزیہ کی شرط پر صلح کر لی تھی اور اہل بحرین پر علاء حضرمی کو امیر مقرر کیا تھا، ابوعبیدہ بحرین سے جزیہ کا مال لے آئے تو انصار نے ان کی مال لے کر آنے کی خبر سُنی۔ لہٰذا صبح کی نماز میں سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوگئے۔

جب آپ نماز سے فارغ ہوگئے تو یہ لوگ سامنے آئے، حضور ﷺ نے جب ان لوگوں کو دیکھا تو دیکھ کر مسکرا دیئے۔ اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم لوگوں نے ابوعبیدہ کی خبر سُن لی ہے کہ وہ کوئی چیز لے کر آگئے ہیں۔ لوگوں نے بتایا کہ جی ہاں یارسول اللہ! حضور ﷺ نے فرمایا خوش ہو جایئے اور امید رکھو جو چیز تمہیں خوش کرے پس اللہ کی قسم میں نہیں خوف کرتا تمہارے اُوپر فقر ومحتاجی کا لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تمہارے اُوپر دنیا کشادہ اور فراخ کر دی جائے گی۔ جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ کر دی گئی تھی۔ پھر تم اس سے راغب ہو جاؤ گے اور وہ تمہیں آخرت سے غافل کر دے گی جیسے اس نے ان پہلوں کو غافل کر دیا تھا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں اسماعیل بن ابواویس سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے زہری سے۔

(بخاری۔ کتاب الجزیہ۔ مسلم، کتاب الزہد، حدیث ۶ ص ۲۲۷۳۔۲۲۷۴۔ ترمذی۔ کتاب القیامہ۔ مسند احمد ۱۳۷/۴)

(۶) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبید نے، ان کو ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی نے، ان کو محمد بن حسن بن کیسان نے، ان کو ابوحذیفہ نے، ان کو سفیان نے محمد بن منکدر سے، اس نے جابر سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا، کیا تیرے پاس پردے میں قالین ہیں؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کہاں سے ہوں گے؟ فرمایا کہ عنقریب تمہارے لئے قالین پردے وغیرہ ہوں گے۔ اب اپنی بیوی سے کہتا ہوں کہ اب تو تمہارے پاس پردے وغیرہ ہیں تو تم کہو گی کیا نہیں تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے پس ان کو ترک کر دیجئے۔

کہتے ہیں ہمیں خبر دی ہے سلیمان نے، ان کو ابن حنبل نے یعنی عبداللہ بن احمد نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے میرے والد نے، ان کو ابن میران نے، ان کو سفیان نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ اور اس نے مفہوم کے ساتھ، مگر حال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے، کہاں سے ہوں گے پردے میرے پاس؟

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث عبدالرحمن بن مہدی سے۔ (بخاری۔ کتاب الم...ب۔ مسلم۔ کتاب اللباس والزینۃ۔ حدیث ۳۹)

یمن و شام اور عراق کی فتح کی پیشن گوئی

(۷) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ، ابو عبداللہ حافظ، ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے۔ انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے، ان کو انس بن عیاض نے، ان کو ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے، اس نے عبداللہ بن زبیر سے، اس نے سفیان بن ابوزہیر نمیری سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے وہ فرمار ہے تھے یمن فتح کیا جائے گا، ایک قوم آئے گی اپنے مویشیوں کو بھی ساتھ چلا کر، وہ اپنے گھر والوں کو اور جوان کی بات مانے گا لے کر واپس چلے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے حق میں بہتر تھا کاش کہ وہ اس بات کو جان لیتے۔

اس کے بعد ان کے لئے شام فتح ہوگا، وہ مویشیوں تک کو لے کر آئیں گے۔ اس کے بعد وہ اپنے گھر والوں کو اُٹھا کر واپس لے جائیں گے اور ان کو جوان کی بات مانیں گے حالانکہ ان کے حق میں بہتر ہوگا کاش کہ وہ جان لیتے۔ اس کے بعد عراق فتح ہوگا، وہ لوگ بمعہ مال مویشی آئیں گے پھر وہ اپنے اہل خانہ کو اور جوان کی بات مانے گا لے کر واپس جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے حق میں بہتر ہوتا کاش وہ جانتے۔

اس کو بخاری و مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے ہشام سے۔ (بخاری۔ کتاب فضائل المدینۃ۔ مسلم۔ کتاب الحج۔ حدیث ۴۹۶)

قیامت سے پہلے چھ امور کا پیدا ہونا

(۸) ہمیں خبر دی ابوعمرو بن محمد بن عبداللہ ادیب نے، ان کو خبر دی ابوبکر اسماعیل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن محمد بن ناجیہ نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو عبداللہ بن علاء بن زبیر نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا بسر بن عبیداللہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ اس نے سُنا ابوادریس خولانی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے عوف بن مالک اشجعی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا وہ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے مجھے فرمایا، اے عوف! چھ چیزیں شمار کیجئے قیامت سے پہلے :

۱۔ میری موت۔

۲۔ اس کے بعد بیت المقدس کی فتح۔

۳۔ اس کے بعد دو موتیں (یعنی طاعون اور وبائی موت) جو تمہیں ایسے پکڑے گی جیسے بکریوں کو وبائی موت۔

۴۔ اس کے بعد تمہارے اندر مال کی کثرت ہونا، حتیٰ کہ اگر آدمی کو سو دینار بھی دیئے جائیں گے تو وہ ناراض ہو جائے گا۔

۵۔ اس کے بعد بڑا فتنہ جس سے کوئی عرب کا گھر خالی نہیں ہوگا مگر وہ اس میں داخل ہو جائے گا۔

۶۔ اس کے بعد صلح جو تمہارے اور بنواصفر یعنی رومیوں کے درمیان ہوگی پھر وہ تمہارے ساتھ غدر اور دھوکہ کریں گے۔ اور تمہارے پاس آئیں گے اسی جھنڈوں کے ساتھ اور ہر ایک جھنڈے تلے بارہ ہزار افراد ہوں گے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں حمیدی سے، اس نے ولید بن مسلم سے۔ (بخاری۔ کتاب الجزیۃ۔ فتح الباری ۶/۲۷۷)

فتوحات کا بڑھنا اور ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑا ہونا

(۹) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ، ابوزکریا بن ابواسحاق مزکی اور ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے، ان کو خبر دی ابن وہب نے، ان کو خبر دی حرملہ بن عمران تجیبی نے عبدالرحمن بن شماسہ مہری سے، وہ کہتے ہیں کہ اُس نے سُنا ابوذر سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ عنقریب ایک سرزمین فتح کرو گے۔ ذکر کیا جائے گا اس میں قیراط (مختصر پیمانہ کا نام) تم لوگ اس کے رہنے والے باسیوں کے بارے میں اچھا سلوک کرنے کی وصیت قبول کرلو۔ ذمہ وعہد ہے اور رشتہ قربت۔

محشی لکھتے ہیں کہ عبارت مضطرب ہے۔ جب تم دیکھو کہ دو آدمی باہم لڑ رہے ہیں ایک اینٹ کی جگہ پر تو تم ان میں سے نکل جانا۔

کہتے ہیں کہ وہ ربیعہ اور عبدالرحمن بن شرحبیل بن حسنہ کے پاس سے گزرے وہ باہم جھگڑ رہے تھے ایک اینٹ کی جگہ۔ لہٰذا وہ ان میں سے نکل گئے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوطاہر وغیرہ سے، اس نے ابن وہب سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ ص ۱۹۷)

اور ربیعہ سے وہ بھائی تھے عبدالرحمن کے۔

اہل مصر کے قبط کے ساتھ خیر کی وصیت

(۱۰) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحاق اور ابوبکر قاضی نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم نے، ان کو خبر دی ابن وہب نے، ان کو خبر دی مالک بن انس نے اور لیث بن سعد نے، ان کو ابن شہاب نے، ان کو ان کے والد نے، انہیں ابی بن کعب بن مالک سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم مصر فتح کرو گے تو وصیت قبول کرو خیر کی یعنی بہتر سلوک کرنے کی اہل قبط کے ساتھ (مصر کا ایک گروہ)۔ بے شک ان کے لئے بھی ایک ذمہ دار اور عہد ہے اور قرابت ہے۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ماں حضرت حاجرہ مصر کے قبطیوں سے تھی اس رشتے کی وجہ سے حضور ﷺ نے ان کے ساتھ خیر کی وصیت فرمائی

(۱۱) ہمیں خبر دی علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو خبر دی احمد بن عبید نے، ان کو اسماعیل بن فضل اور خلف بن عمرو عکبری نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی معافی بن سلیمان سے، اس نے موسیٰ بن ایمن سے، اس نے اسحاق بن اسد سے، اس نے زہری سے، اس نے عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے، اس نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے فرما رہے تھے، جب تم مصر کو فتح کرو گے تو قبط کے ساتھ خیر کی وصیت قبول کرلو۔ بے شک ان کے لئے ایک ذمہ وعہد ہے اور ایک رحم و قربت ہے میری۔ (مسند احمد ۱۷۴/۵)

(یعنی اُم اسماعیل علیہ السلام بی بی ہاجرہ) انہیں میں سے تھی۔

یہ الفاظ حدیث اسماعیل کے ہیں اور یہ روایت نبی کریم ﷺ سے مذکور کئی طریق سے بھی مروی ہے۔

امام زہری کہتے ہیں کہ اُم اسماعیل ہاجرہ و ماریہ قبطیہ اُم ابراہیم مصر کے قبط میں سے تھیں

(۱۲) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوبکر محمد بن مؤمل نے، ان کو فضل بن محمد شعرانی نے، ان کو احمد بن حنبل نے، ان کو سفیان نے، اور سوال کیا گیا حدیث زہری کے بارے میں کہ اس میں ہے (ان لهم ذمة و رحمًا) زہری نے بتایا لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہاجرہ قبطیہ تھی اور یہی اُم اسماعیل علیہ السلام تھی۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ اُم المؤمنین زوجۂ رسول ماریہ قبطیہ اُم ابراہیم بن محمد رسول اللہ ان میں سے تھیں۔

اسلام میں امن کی انتہا ہونا۔ کسریٰ کے خزانے فتح ہونا۔ سونا چاندی کو کسی کا قبول نہ کرنا جہنم سے بچو! اگرچہ نصف کھجور کے ساتھ

(۱۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو ضحاک بن مخلد نے، ان کو سعدان بن بشر نے، ان کو ابوالمجاہد طائی نے، اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور محمد بن موسیٰ بن فضل نے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن عیسیٰ نے، ان کو عثمان بن عمر نے، ان کو سعد طائی نے، ان کو محل بن خلیفہ نے، ان کو عدی بن حاتم نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے بھوک اور فاقہ کی شکایت کی۔ اس کے بعد ایک اور شخص آیا اس نے راستہ کٹ جانے اور ڈاکہ پڑ جانے کی شکایت کی یعنی لُٹ جانے کی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عدی بن حاتم! کیا تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں، ہاں اس کے بارے میں مجھے خبر دی گئی ہے۔ فرمایا کہ اگر زندگی لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک بی سنوری عورت مقام حیرہ سے سفر شروع کرے گی حتی کہ کعبے میں پہنچ کر طواف کرے گی بالکل امن کی حالت میں۔ وہ نہیں ڈرے گی اللہ کے سوا۔ اگر تیری زندگی لمبی ہوئی تو ہمارے اوپر کسریٰ کے خزانے فتح ہوں گے۔ (عدی) کہتے ہیں کہ میں نے کہا کسریٰ بن ہرمز؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! کسریٰ بن ہرمز۔ اور اگر تیری زندگی لمبی ہوگئی تو البتہ تم دیکھو گے کہ ایک آدمی سونے چاندی کی دونوں مٹھیاں بھر کر نکلے گا اور وہ تلاش کرے گا کہ کوئی ان کو قبول کرلے مگر وہ کسی ایسے شخص کو نہیں پائے گا جو اس کو قبول کرلے۔ اور البتہ ضرور تم میں سے ایک آدمی اللہ کو ملے گا قیامت کے دن حالانکہ اس کے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کے لئے ترجمہ کرے (بلکہ براہ راست بات ہوگی)۔ اللہ پاک فرمائے گا کیا میں نے تیرے پاس اپنے رسول کو نہ بھیجا تھا کہ وہ میرا پیغام پہنچائے۔ آدمی کہے گا کہ جی ہاں۔ پس وہ کہے گا کیا میں نے تجھے مال نہ دیا تھا۔ پس میں نے تجھے غنی کر دیا تھا۔ وہ کہے گا کہ جی ہاں! لہٰذا وہ انسان اپنے دائیں جانب دیکھے گا پس نہ دیکھے گا سوائے جہنم کے اور بائیں جانب دیکھے گا نہیں دیکھے گا سوائے جہنم کے۔

کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو آگ سے اگرچہ کھجور کے نصف دانہ کے ساتھ ہی۔ اور اگر تم اس کو نہ پاسکو تو پاکیزہ کلمہ کے ساتھ (یعنی سائل کو اچھا جملہ کہہ کر۔ دوسرا مطلب کلمہ طیبہ سے مراد، کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ جہنم سے بچو)۔

عدی بن حاتم کہتے ہیں کہ وہ وقت میری زندگی میں آگیا کہ میں نے دیکھا کہ بنی سنوری عورت حیرہ سے چل کر کعبے کا طواف کرنے آئی امن کی حالت میں۔ اللہ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہیں تھا۔ اور تحقیق کسریٰ کے خزانے فتح ہو چکے ہیں ان کو فتح کرنے میں میں خود شامل تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا اگر تیری زندگی لمبی ہوگئی تو تم تیسری چیز بھی ضرور دیکھو گے کہ ایک آدمی سونے چاندی سے دونوں ہاتھ بھر کر نکلے گا مگر وہ کسی ایک کو بھی نہیں پائے گا جو اس کو قبول کرلے۔

بے شک یہ حدیث رسول ہے ابوالقاسم نے خود مجھے حدیث بیان کی ہے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے عبداللہ بن عاصم سے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ حدیث ۳۵۹۵۔ فتح الباری ۶/۶۱۰)

اور تحقیق اس نے نقل کیا ہے اس کو لفظ ابوعاصم پر دوسری کتاب میں۔ مصنف کہتے ہیں کہ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے قول کو سچا کر دیا تھا اس تیسری چیز میں بھی۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں ان شاء اللہ اس کا ذکر آئے گا۔

بارہ خلفاء قریش تک دین کا قائم و مستحکم کرنا قیصر و کسریٰ کے خزانے کا فتح ہونا

(۱۴) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ ابو عبد اللہ حافظ اور ابو زکریا بن ابو اسحٰق اور ابو سعید بن ابو عمرو نے ۔ انہوں نے ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم نے، ان کو خبر دی ابو فدیک نے، ان کو ابن ابو ذئب نے، ان کو مہاجر بن مسمار نے عامر بن سعد سے کہ انہوں نے نمائندہ بھیجا ابن سمرہ عدوی کی طرف یعنی جابر بن سمرہ کی طرف کہ ہمیں حدیث بیان کیجئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی ۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، وہ فرما رہے تھے کہ دین ہمیشہ سیدھا اور محکم رہے گا یعنی کہ بارہ آدمی خلیفہ ہوں گے قریش میں سے ۔ اس کے بعد قیامت سے پہلے کئی کذاب آئیں گے، اس کے بعد نکلے گا ۔ یا فرمایا تھا نکلے گا ایک عصابہ (گروہ، جماعت) مسلمانوں میں سے وہ نکالیں گے خزانہ قصر ابیض کا (وائٹ ہاؤس) یعنی قیصر کسریٰ والی کسریٰ ۔ جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی ایک کو کچھ مال دے تو وہ خرچ کرنے میں پہلے اپنے نفس پر خرچ کرے اور اپنے گھر والوں پر میں تمہارے لئے پیش رو ہوں گے انتظار کرنے والا ہوں تمہارا حوضِ کوثر پر ۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے، اس نے ابن ابو فدیک سے ۔ (مسلم ۔ کتاب الامارہ ۳/۱۴۵۴)

اس حدیث کے مسلم شریف میں یہ الفاظ ہیں :

لایزال الدین قیّما حتی تقوم الساعة او یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلهم من قریش

قیصر و کسریٰ ہلاک ہونے کے بعد پھر دوبارہ قیصر و کسریٰ نہیں آئے گا

(۱۵) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے، ان کو خبر دی ابو بکر محمد بن حسین قطان نے، ان کو احمد بن یوسف نے، ان کو عبد الرزاق نے، ان کو محمد نے، ان کو ہمام بن منبہ نے ۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ہے وہ جس کی ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو ہریرہ ؓ نے ۔ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسریٰ ہلاک ہو گیا ہے اس کے بعد اب کوئی کسریٰ نہیں ہوگا اور قیصر البتہ ضرور ہلاک ہوگا پھر اس کے بعد کوئی قیصر نہیں ہوگا ۔ اور البتہ ضرور تم خرچ کرو گے ان دونوں کے خزانے کو اللہ کی راہ میں ۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن رافع سے، اس نے عبد الرزاق سے ۔

(مسلم ۔ کتاب الفتن ۔ حدیث ۷۶ ص ۴/۲۲۳۷ ۔ بخاری نے حضرت جابر سے روایت کی ہے ۔ کتاب الایمان ۔ حدیث ۶۶۲۹ ۔ فتح الباری ۱۱/۵۲۳، ۶۶۳۰ ۔ مسند احمد ۲/۳۱۲، ۴۶۷، ۵۰۱)

مذکورہ احادیث پر امام بیہقیؒ کا تبصرہ

سوائے اس کے نہیں کہ قیصر کی ہلاکت سے مراد وہ قیصر ہے جو شام کا بادشاہ تھا اور قیصروں کی بادشاہت شام سے ختم ہوگئی ۔ اللہ نے اپنے رسول کے قول کو سچا کر دکھایا اور شام سے قیصروں کی بادشاہت کا خاتمہ ہو گیا اور کسراؤں کی حکومت کا دنیا میں ہی خاتمہ ہو گیا مگر قیصروں کی بادشاہت مملکت روم میں برقرار رہی تھی حضور ﷺ کی اس برکت سے کہ ثَبَّتَ مُلْكَهُ کہ اللہ اس کو قائم رکھے ۔ اس وقت فرمایا تھا جب اس نے نبی کریم ﷺ کے خط کا اکرام کیا تھا ۔ اس کی حکومت قائم رہی یہاں تک کہ اللہ نے فیصلہ فرما دیا قسطنطنیہ کی فتح کا ۔

لیکن کسراؤں کی بادشاہت باقی نہ رہی کیونکہ حضور ﷺ نے بددعا فرمائی تھی تَمَزَّقَ مُلْكَهُ' اس کی حکومت پارہ پارہ کردے ۔ جب اس نے حضور ﷺ کے خط کو ٹکڑے ٹکڑے کیا تھا ۔

تحقیق امام شافعی کا کلام اس بارے میں گزر چکا ہے اور اس قول رسول کے بارے میں کہ لتنفقن کنوز هما فی سبیل الله کہ تم ضرور قیصر وکسریٰ کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔ یہ اشارہ صحت خلافت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی طرف ہے اس لئے ان کے خزانے مدینہ منتقل کئے گئے تھے۔ کچھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور کچھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور ان دونوں خلیفوں نے ہی ان خزانوں کو مسلمانوں پر خرچ کیا تھا جس سے ہم نے یہ جان لیا کہ جس نے ان کو خرچ کیا وہ اولی الامر تھا اور اس عمل میں مصیب تھا اور درست کار تھا اس کام میں جو کچھ اس نے کیا تھا اس بارے میں۔ و بالله التوفیق

سراقہ بن مالک کے ہاتھوں میں کسریٰ کے کنگن حضور کی نبوت کی سچائی کی دلیل بن گئی

(۱۶)　ہمیں خبر دی عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی کتاب میں پایا ہے میری اپنی تحریر میں ابوداود سے، ان کو محمد بن عبید نے، ان کو حماد نے، ان کو یونس نے، ان کو حسن نے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس کسریٰ کی جیکٹ لائی گئی، ان کے سامنے لا کر رکھ دی گئی اور ان حاضرین مجلس میں سراقہ بن مالک بن جعشم بھی موجود تھے۔ انہوں نے اس کی طرف کسریٰ بن ہرمز کے سونے کے کنگن اُچھال دیئے۔ سراقہ نے کہا اللہ کا شکر ہے کہ کسریٰ بن ہرمز کے کنگن سراقہ بن مالک کے ہاتھ میں ہیں۔ انہوں نے ان کو اپنے ہاتھوں میں ڈال لیا اور وہ ان کے کندھے تک جا پہنچے تھے۔

جب انہوں نے ان کو سراقہ کے ہاتھ میں دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا الحمد للہ کسریٰ بن ہرمز کے کنگن سراقہ بن مالک بن جعشم کے ہاتھوں میں ہیں۔ وہ ایک دیہاتی آدمی تھے بنومدلج میں سے۔ راوی نے آگے بھی حدیث ذکر کی ہے۔

امام شافعیؒ کا فرمان

امام شافعیؒ نے فرمایا کہ سوائے اس کے نہیں کہ سراقہ نے ان دونوں کو اس لئے پہنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے سراقہ سے فرمایا تھا اور ان کی کلائیوں کی طرف دیکھا تھا گویا کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں۔ تحقیق تم کسریٰ کے کنگن پہنے ہوئے ہو۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا جس وقت سراقہ کو کسریٰ کے کنگن دیئے تھے ان کو پہن لیجئے، اس نے پہن لئے۔ فرمایا کہ کہو الله اکبر اس نے کہا الله اکبر فرمایا: کہو

الحمد لله الذی سلبهما کسریٰ بن هرمز و البسهما سراقه بن مالك اعرابیا من بنی مدلج

اللہ کا شکر ہے جس نے یہ دونوں کنگن کسریٰ بن ہرمز سے چھین لئے اور سراقہ بن مالک بن جعشم دیہاتی آدمی کو پہنا دیئے جو کہ مدلج میں سے ہے۔

مقام حیرہ کو فتح کرنے کی پیشن گوئی

(۱۷)　ہمیں خبر دی ابومنصور احمد بن علی بن محمد دامغانی نے جو کہ بیہق کے رہنے والوں میں سے تھے۔ اپنے اصل سماع سے بیان کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن ابراہیم اسماعیلی نے اپنے شیوخ کی معجم میں، ان کو ابواحمد ہارون بن یوسف بن ہارون بن زیاد قطیعی نے، ان کو ابن ابوعمر نے، ان کو سفیان نے ابن ابوخالد سے، اس نے قیس سے، اس نے عدی بن حاتم سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا

میرے سامنے مقام حیرہ کی تمثیل پیش کی گئی ہے جیسے کلام کرتے ہوئے انیاب داڑھیں ظاہر ہوتی ہیں۔ بے شک تم لوگ اس کو عنقریب فتح کرو گے۔ ایک آدمی اُٹھ کھڑا ہوا، کہنے لگا یارسول اللہ! (اگر ہم اس کو فتح کریں گے تو وہاں) بقیلہ کی بیٹی ہے، فرمایا وہ تیرے لئے ہے وہ اسی کو دے دینا خاص طور پر۔

جب وہ وقت آ گیا تو اس آدمی نے کہا کیا تم اس کو بیچو گے اس نے کہا جی ہاں! اس نے پوچھا کہ کتنے ہیں؟ اس نے کہا جو آپ فیصلہ کر دیں، اس نے کہا ایک ہزار درہم دوں گا۔ باپ بولا میں لے لوں گا۔ لوگوں نے اس سے کہا اگر تو تیس ہزار بھی کہتا تو وہ دے دیتا۔ اس نے کہا کیا ایک ہزار سے اُوپر بھی کوئی عدد ہے۔

نوٹ : اس معاشرے میں یہی رواج تھا جب ہی تو انہوں نے ایسے کرلیا۔ دوسری بات یہ ہے کہ عرب گنتی کا سب سے بڑا عدد الف یعنی ہزار ہی ہے۔ اس کو مکرر کر کے جہاں تک چلیں عدد بنا کر گنتی کر سکتے ہیں۔ (مترجم)

شام عراق یمن کی طرف لشکر کشی کرنا

(۱۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن ولید البیروتی نے۔ ان کو عقبہ بن علقمہ نے، ان کو سعید بن عبدالعزیز نے، ان کو مکحول نے ابوادریس سے، اس نے حوالی سے یعنی عبداللہ بن حوالہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم لوگ کئی کئی لشکر روانہ کرو گے ایک لشکر شام میں، ایک لشکر عراق میں، ایک لشکر یمن میں۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یارسول اللہ! میرے لئے آپ پسند بتائیں فرمایا تم شام کو لازم پکڑنا۔ جو شخص آئے اس کو چاہئے کہ یمن کے ساتھ لاحق ہو جائے، وہاں کے تالابوں سے پیئے کہ بے شک اللہ نے میرے لئے شام اور اہل شام کے ساتھ تکفل فرمایا ہے کفالت کی ہے۔ (مسند احمد ۳۴/۵)

اللہ نے میرے لئے شام اور اہل شام کے ساتھ تکفل فرمادیا ہے

(۱۹) ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوسعد عبدالملک بن عثمان زاہد نے، ان کو خبر دی ابوالحسن علی بن شداد بن حسین صوفی نے، ان کو جعفر بن محمد فریابی نے، ان کو عثمان بن عبدالرحمٰن دمشقی نے، ان کو ولید بن مسلم نے، ان کو سعید بن عبدالعزیز نے مکحول اور ربیعہ بن جریر سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے، اس نے عبداللہ بن حوالہ ازدی سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم لوگ عنقریب لشکر روانہ کرو گے کئی کئی لشکر، ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر عراق میں اور ایک لشکر یمن میں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اب میرے لئے پسند بتائیں اپنی۔ فرمایا تم شام کے ملک جانا، جو شخص شام جانے سے انکار کرے وہ یمن چلا جائے وہ وہاں کے دودھ پیئے، بے شک اللہ نے میرے لئے شام اور اہل شام میں تکفل فرمادیا ہے یعنی میرے صحابہ کے لئے۔

میں نے سُنا ابوادریس سے، وہ کہتے ہیں اللہ جس کی کفالت فرمائے اس پر کوئی ضیاع نہیں ہے۔

ارض روم، ارض حمیر، شام، عراق، یمن کی فتح اور شام وروم میں قیام خلافت کی پیشن گوئی

(۲۰) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبداللہ بن یوسف نے، ان کو یحییٰ بن حمزہ نے، ان کو ابوعلقمہ نصر بن علقمہ نے، وہ حدیث کو پہنچاتے تھے جبیر بن نفیر تک، انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن حوالہ نے کہا ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے ہم نے آپ کے سامنے بھوکے ننگے ہونے کی اور ہر شئی کی قلت کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اللہ کی قسم بے شک مجھے تمہارے اُوپر قلت کا خوف نہیں جتنا زیادہ مجھے کثرت شئی کا ہے۔ تمہارے بارے میں خوف ہے۔ اللہ کی قسم

یہ دین اور اسلام والا امر معاملہ ہمیشہ تمہارے لئے امر رہے گا حتیٰ کہ ایک مرتبہ ارض فارس فتح کر دے گا، ارض روم فتح کر دے گا، ارض حمیر فتح کر دے گا، تم لوگ تین لشکر بن جاؤ گے۔ ایک لشکر شام میں جائے گا، ایک لشکر عراق میں جائے گا، ایک لشکر یمن میں جائے گا۔ اور مال کی کثرت اس قدر رہو گی کہ ایک آدمی کو سو دینار دیا جائے گا تو وہ ناراض ہو جائے گا۔

ابن حوالہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کون استطاعت رکھے گا شام میں جانے کی وہاں پر رومی ہیں وہ ذات القرون ہیں (سینگوں والے)؟ حضور ﷺ نے فرمایا، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ضرور اس کو فتح کر دے گا تمہارے اُوپر۔ اور البتہ ضرور تمہیں اس میں خلافت عطا کرے گا، یہاں تک کہ ہو جائے سفید فام ایک جماعت قمیص تنگ ہوں گی (یا یہ مطلب ہے کہ ان میں سے ایک جماعت بھی زرہ پوش مجاہد بن جائیں گے)۔ ان کے پس ماندہ پیچھے رہنے والے تمہارے سیاہ فام لوگوں کے نگران اور محافظ بن جائیں گے (یعنی اسلامی لشکر میں شامل ہو کر) جو ان کو حکم ملے گا مسلمانوں کی طرف سے وہی کچھ کریں گے، آگے حدیث ذکر کی ہے راوی نے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الجہاد۔ حدیث ۲۴۸۳۔ ۴/۳۔ مسند احمد ۴/۱۱۰۔ ۳۳/۵)

ابو علقمہ نے کہا کہ میں نے سُنا تھا عبدالرحمن بن جبیر سے، وہ کہتے ہیں ہم پہچانتے ہیں اصحاب رسول کو کہ ان کی صفت یہ حدیث ہے جزء بن سہیل سلمی میں عجمیوں پر وہ زمانہ بڑا حیران کن تھا جب یہ مسلمان اپنی مساجد کی طرف جاتے تو وہ لوگ ان کے گرد جمع ہو کر ان کو دیکھتے تھے اور وہ لوگ ان کو دیکھتے تھے اور حیران ہوتے تھے رسول اللہ کی بتلائی ہوئی ان میں صفت کی وجہ سے۔

صحابہ کی غربت دیکھ کر حضور ﷺ کا ان کے حق میں دعا کرنا کشادگی رزق کے لئے

(۲۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوصالح نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی معاویہ بن صالح نے یہ کہ حمزہ بن حبیب نے اس کو حدیث بیان کی ہے ان زغب الایادی سے، وہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حوالہ صاحب رسول پہنچے تحقیق ہمیں خبر پہنچی ہے کہ ان کا ماہانہ مشاہرہ دو سو مقرر ہوا ہے مگر انہوں نے دو سو لینے سے انکار کر دیا ہے صرف ایک سو لینے پر راضی ہوئے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ان سے عرض کی آپ تو دو سو سے زیادہ حق دار تھے مگر آپ نے کیوں انکار کر دیا حالانکہ وہ میرے پاس مہمان تھے۔ مگر پھر بھی انہوں نے مجھ سے اس طرح بات کی، تیری ماں نہ ہو کیا ابن حوالہ کو پورے سال بھر کے لئے ایک دینار کافی نہ ہو جاتا تھا۔

اس کے بعد وہ لگے ہمیں حدیث رسول بتانے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینے سے باہر بھیجا تھا تاکہ ہم مال غنیمت لائیں۔ ہم لوگ خالی واپس آئے غنیمت نہ لا سکے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب ہمارے چہروں پر مایوسی اور ناکامی کی مشقت دیکھی تو دعا فرمائی:

اللهم لا تكلهم اليّ فاضعف عنهم و لا تكلهم الى الناس فيهو نوا عليهم و لا تكلهم الىٰ انفسهم فيعجزوا عنها و لكن توحد بارز اقهم

اے اللہ! ان لوگوں کو میرے حوالے نہ کر میں ان سے بھی زیادہ کمزور ہوں۔ اور ان کو لوگوں کے حوالے نہ کر کہ وہ ان کو حقیر و کمزور سمجھیں گے اور ان کو ان کے اپنے نفسوں کے حوالے بھی نہ کر کہ وہ اس سے بھی عاجز ہیں بلکہ تو خود ہی ان کو خصوصی اور انفرادی رزق عطا فرما۔

مال کی فراوانی فارس اور روم کے خزانے تقسیم کرنے کی بشارت خلافت اسلامی کے بیت المقدس تک وسعت کی بشارت زلزلوں اور مصائب امور عظام اور قیامت وغیرہ کا ڈراوا

اس کے بعد حضور ﷺ نے فرمایا، البتہ ضرور تمہارے لئے ملک شام فتح ہوگا، پھر تم لوگ ضرور تقسیم کرو گے خزانے فارس روم کے۔ اور تمہارے پاس اتنا اتنا مال ہوگا، یہاں تک کہ اگر تم میں سے کسی کو ایک سو دینار دیا جائے گا تو وہ ناراض ہو جائے گا۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ اے ابن حوالہ جب تم دیکھو کہ خلافت ارض مقدس میں (بیت المقدس میں) پہنچ چکی ہے تو تحقیق اس کے بعد زلزلے

آنا شروع ہو جائیں گے اور مصائب اور بڑے بڑے امور اس وقت قیامت لوگوں کے قریب تر ہوگی اس سے جو میرا ہاتھ تیرے سر کے قریب ہے۔ قرب ساعت سے مراد اس جگہ وہی قرن ہے۔ روم و فارس کے خزانوں سے مراد جو ملک شام میں تھے۔ (مسند احمد ۵/۲۸۸)

(مصنف کی وضاحت) امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ قیامت سے حضور ﷺ کی مراد اس قرن (زمانہ یا صدی) کا اختتام مراد لیا ہے۔ واللہ اعلم

اور روم و فارس کے خزانوں کے مراد وہ خزانے مراد ہیں جو اس وقت ملک شام میں تھے، جس وقت شام فتح کیا جائے گا تو ان کے خزانے لے لئے جائیں گے۔ وہاں پر تحقیق یہ بات وجود میں آ کر وقوع پذیر ہو چکی ہے۔

عراق، شام اور مصر کے پیمانوں کے بارے میں حضور ﷺ کی پیشن گوئی

(۲۲) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے آخرین میں، انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن علی بن عفان نے، ان کو یحییٰ بن آدم نے، ان کو زہیر بن معاویہ نے، ان کو سہیل بن ابو صالح نے ان کے والد سے، اس نے ابو ہریرہ ؓ سے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اہل عراق نے منع کر دیا یا روک دیا اس کے درہم اور اس کے قفیز کو اور منع کر دیا یا روک دیا اہل شام نے اس کے مُد کو اور اس کے دینار کو اور منع کر دیا اہل مصر نے اس کے اردب کو اور اس کے دینار کو، اور تم لوگ وہی اعادہ کرو گے یا گنو گے جس جگہ تم نے ابتداء کی تھی۔ اس پر شہادت دیتا ہے ابو ہریرہ ؓ کا گوشت اور خون ہے۔

وضاحت از مترجم : درہم مشہور عام کرنسی ہے اور قفیز اہل عراق کا معروف ماپنے کا پیمانہ تھا جس میں آٹھ مکاکیک سما سکتے تھے اور ایک مکوک نصف اور ایک صاع کا ہوتا تھا۔ اور مُد اہل شام کا معروف پیمانہ تھا جو پندرہ مکوک کی گنجائش رکھتا تھا اور اردب اہل مصر کا معروف پیمانہ تھا جو چوبیس صاع کی گنجائش رکھتا تھا۔ نیز اس حدیث کا مفہوم خاصا مشکل ہے اس لئے اہل علم نے متعدد توجیہات پیش کی ہیں اور امام بیہقیؒ نے وہ اقوال نقل کئے ہیں۔

محدث یحییٰؒ کا قول : یحییٰ فرماتے ہیں اس حدیث سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قفیز اور درہم کا ذکر کیا تھا جب حضرت عمر ؓ نے اس کو یعنی اس پیمانے کو ابھی دھرتی پر وضع نہیں کیا تھا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبید بن یعیش سے، اس نے یحییٰ بن آدم سے۔

(مسلم۔ کتاب الفتن واشراط الساعۃ۔ حدیث ۳۳ ص ۴/۲۲۲۰)

ابو عبید ہرویؒ کا قول : ابو عبید ہرویؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے ایک ایسے امر کی خبر دی ہے جو موجود ہی نہیں تھا اور وہ اللہ کے علم میں موجود ہونے والا تھا (یعنی وقوع پذیر ہونے والا اور موجود ہونے والا تھا)۔ مگر نبی کریم ﷺ نے اس کو بتانے کے لئے ماضی کا لفظ استعمال کیا۔ اس لئے کہ اللہ کے علم میں ماضی تھا اور قبل از وقوع اس کے بارے میں اعلام و اطلاع فرمانا ہے میں وہ دلائل ہیں جو آپ کی نبوت کے اثبات پر دلالت کرتے ہیں، نیز اس پر بھی دلالت کرتے ہیں کہ آپ حضرت عمر ؓ سے بھی راضی تھے اس عمل پر کہ انہوں نے شہروں میں کفار پر جزیہ وغیرہ مقرر فرمایا تھا۔

حدیث مذکورہ میں منع کے لفظ کی تشریح میں دو توجیہات

توجیہات اوّل : یہ کہ نبی کریم ﷺ جانتے تھے کہ وہ لوگ (اہل عراق، اہل شام، اہل مصر) عنقریب مسلمان ہو جائیں گے اور عنقریب ان سے ساقط کر دیا جائے گا جو ان پر مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس توجیہ کی دلیل اسی حدیث میں موجود حضور ﷺ کا قول ہے :

عدتم من حيث بدأتم

اس لئے کہ وہی ان کی ابتداء تھی اللہ کے علم میں اور اس میں جو مقدر کیا اور اس میں فیصلہ فرمایا کہ وہ عنقریب مسلمان ہو جائیں گے، لہٰذا وہ لوگ لوٹ جائیں گے جہاں سے انہوں نے ابتداء کی تھی۔

توجیہ ثانی : اور کہا گیا ہے کہ اس قول کے اندر ''مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَا'' اشارہ ہے کہ وہ لوگ اطاعت سے رجوع کرلیں گے اور پھر جائیں گے، یہ بھی ایک توجیہ ہے مگر پہلی توجیہ احسن ہے۔

قول شیخ بیہقی : امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ شیخؒ فرماتے ہیں (مراد ہے شیخ حلیمی رحمہ اللہ) حدیث مذکور کی تفسیر اس روایت میں جس کی ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابو محمد بن زیاد عدل نے، ان کو محمد بن اسحاق بن خزیمہ نے، ان کو محمد بن بشار اور ابو موسیٰ نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے عبدالوہاب نے، ان کو خبر دی ہے سعید نے، وہ کہتے ہیں کہ کہا بندار بن ابوایاس نے جریری نے ان دونوں نے کہا کہ مروی ہے ابو نضرہ سے، اس نے جابر بن عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں قریب ہے کہ اہل عراق جو ہیں کہ ان کی طرف نہ درہم جانے پائیں نہ ہی قفیز۔ لوگوں نے پوچھا یہ کہاں ہے اے ابوعبداللہ، انہوں نے فرمایا کہ عجم سے۔

قول بندار : بندار نے کہا کہ عجم کی جانب سے۔ اور دونوں نے کہا (نہ پہنچنے کا مطلب ہے) کہ وہ اس کو منع کردیں۔ اس کے بعد تھوڑی سی دیر خاموشی کرلی کہ وہاں پر اور دونوں نے کہا کہ پھر کہا قریب کہ اہل شام کی نہ جانے پائے نہ دینار نہ ہی حد۔ پوچھا گیا کہ یہ کہاں سے، کہا کہ روم کی جانب سے کہ وہ وہیں روک لیں۔

حدیث مذکور کا بقیہ حصہ۔ ایسا خلیفہ آئے گا جو دونوں سے مال لُٹائے گا

(درمیان میں بعض اقوال اور توجیہات وغیرہ تھیں اب سلسلہ کلام حدیث دوبارہ شروع ہوتا ہے)

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اُمت میں ایک خلفیہ ایسا ہوگا جو مال گن گن کر نہیں دے گا۔ (مسلم۔ کتاب الفتن ۴/۲۲۳۴)

بلکہ مال کی کثرت کی وجہ سے دونوں ہاتھوں سے چلّو بھر کر دے گا یا دونوں ہاتھوں سے اُچھالے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ ضرور معاملہ غور کرے گا اور لوٹے گا جیسے اس نے ابتداء کی تھی۔ البتہ ہر ایماندار مدینے کی طرف لوٹے گا جیسے وہاں سے شروع ہوا تھا، یہاں تک کہ ہر ایمان دار مدینے میں ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں نکلے گا کوئی آدمی مدینے سے پھر فرمایا نہیں نکلے گا کوئی آدمی مدینے سے۔ اس سے اعراض و نفرت کرنے کی وجہ سے مگر اللہ تبدیل کرے گا اس کے لئے بہتر اس سے اور البتہ ضرور سُنیں گے لوگ نرخ میں ستائی (ارزانی) اور زرق کی فراوانی، لہٰذا اسی کے پیچھے چلیں گے (یعنی لوگ روزی روزگار کی وجہ سے مدینے سے باہر جائیں گے) حالانکہ مدینہ ان کے لئے بہتر تھا اگر وہ جان لیتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے ابو موسیٰ سے۔

جہاد میں صحابی پھر تابعی پھر تبع تابعی کے موجود ہونے کی برکت سے فتح نصیب ہونا

(۲۳) ہمیں حدیث بیان کی ابو عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو ابوسعید احمد بن محمد بن زیاد بصری نے مکہ مکرمہ میں، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو سفیان بن عیینہ نے کہا عمرو نے، اس نے سُنا جابر بن عبداللہ سے، وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابو سعید خدری ﷺ سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا البتہ ضرور لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اس زمانے میں لوگوں کی جماعتیں جہاد کریں گی۔

پس کہا جائے گا کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل کی ہو؟ پس کہا جائے گا جی ہاں! پس اللہ تعالیٰ ان کے لئے فتح دے دے گا۔

اس کے بعد ایسا وقت آئے گا کہ اس زمانے میں لوگوں کی جماعتیں لڑیں گی پھر کہا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جس نے اصحاب رسول کے ساتھ صحبت اختیار کی ہو؟ کہا جائے گا کہ جی ہاں! لہٰذا اللہ تعالیٰ ان پر فتح عطا کرے گا۔

اس کے بعد ایک ایسا وقت آئے گا کہ اس میں لوگوں کی جماعتیں لڑیں گی، پس کہا جائے گا کیا تم میں وہ ہے جس نے صحبت اختیار کی ہو کسی ایسے شخص کی جس نے صحابہ سے صحبت اختیار کرنے والے سے صحبت کی ہو؟ (یعنی تابعی ہو) کہا جائے گا کہ جی ہاں۔ پس اللہ تعالیٰ ان کے لئے فتح دے گا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں علی وغیرہ سے، اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے اور یہ ساری روایات سفیان بن عیینہ سے ہیں۔ (بخاری۔ کتاب الجہاد والسیر۔ مسلم کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۲۰۸ ص ۱۹۲۲۔ مسند احمد ۳/ ۷)

خراسانی جہادی لشکر میں شامل ہونا، شہر مَرُو میں سکونت اختیار کرنا اس کو ذوالقرنین نے آباد کیا تھا اور اس کے لئے دعا کی تھی

(۲۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب نے بن سفیان نے، ان کو محمد بن مقاتل مروزی نے، ان کو اوس بن عبداللہ ابن بریدہ سے، اس نے اپنے بھائی سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے اپنے دادا سے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب لشکر روانہ کئے جائیں گے۔ تم ایسے لشکر میں ہو جانا جو خراسان میں جائے گا۔ اس کے بعد تم مَرو شہر میں سکونت اختیار کر لینا۔ بے شک حال یہ ہے کہ بے شک اس کو ذوالقرنین (بادشاہ) نے تعمیر کروایا تھا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی تھی اور کہا تھا کہ مرو کے شہریوں کو بُرائی و خرابی نہیں پہنچے گی۔ (مجمع الزوائد ۱۰/ ۶۴)

(۲۵) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعمر بن مطر نے، ان کو آدم بن موسیٰ حوارزی نے، ان کو حسین بن حریث نے، ان کو اوس بن عبداللہ نے اپنے بھائی سہل بن عبداللہ سے، اس نے اپنے والد عبداللہ بن بریدہ سے یہ کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا تھا بے شک حال یہ ہے کہ عنقریب میرے بعد لشکر بھیجے جائیں گے۔ تم لوگ اس لشکر میں ہونا جو اس شہر کی طرف جائے جس کو خراسان کہا جاتا ہے۔ اس کے ایک کورۃ میں اُترنا جس کو مرو کہا جاتا ہے۔ اسی میں سکونت کر لینا یعنی اسی شہر میں۔ اس شہر کو ذوالقرنین نے آباد کیا تھا اور اس کے لئے برکت کی دعا کی تھی کہ اس کو کوئی بُرائی نہ پہنچے۔ (مجمع الزوائد ۱۰/ ۶۴)

(۲۶) ہمیں خبر دی ابوسعید احمد بن محمد مالینی نے، ان کو خبر دی ابواحمد بن عدی نے، ان کو محمد بن عبدہ بن حریث عبدانی نے، ان کو حسین بن حریث نے، اس نے ان کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل۔ ابواحمد نے کہا ہے ہمیں اس کی حدیث بیان کی ہے احمد بن محمد بن بسطام نے، ان کو محمد بن سہل بن اوس بن عبداللہ بن بریدہ نے، وہ کہتے ہیں کہ اس نے اپنے والد سے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! بے شک حال یہ ہے کہ عنقریب میرے بعد لشکر روانہ کئے جائیں گے تو تم اہل مشرق کے لشکر میں شامل ہونا۔ اس کے بعد ان کے درمیان اور لشکر بھیجے جائیں گے تو تم اس لشکر میں شامل ہونا جو اس زمین پر جائے گا جس کو خراسان کہتے ہیں۔ اس کے بعد اسی اثنا میں اور لشکر بھیجے جائیں گے تو تم لوگ اس شہر میں اُترنا جس کو مَرو کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے مذکور کی مثل حدیث ذکر کی ہے۔ یہ ایسی حدیث ہے جس کے ساتھ اوس بن عبداللہ متفرد ہے، اس کو اس کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔ واللہ اعلم

بعض اہل علم کا خیال ہے کہ اشارہ تمام فارسی بولنے والوں کی طرف انتہاء خراسان تک

تحقیق روایت کی گئی ہے فتح فارس کے بارے میں ۔کئی احادیث صحیحہ اور بعض اہل علم نے گمان کیا ہے کہ وہ اشارہ ہے تمام ان لوگوں کی طرف جو فارسی میں بات کرتے ہیں خراسان کے آخر تک اور ان ہی میں سے بعض میں غنیمت کا ذکر ہے حدیث اوس بن عبداللہ سے۔ وباللہ التوفیق

اگر ایمان ثریا (ستاروں کے جھرمٹ) پر ہوتا تو لوگ اس کو پالیتے

(۲۷) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ، ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن عمرو رزاز نے ، ان کو اسماعیل بن اسحاق نے اور ان کو خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے ، ان کو خبر دی احمد بن عبید صفار نے ، ان کو اسفاطی نے ، وہ عباس بن فضل ہیں ، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی اسماعیل بن ابواویس نے ان کے بھائی سلیمان سے ، اس نے ثور سے ، اس نے ابوالغیث سے ، اس نے ابوہریرہ ﷜ سے ، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ان پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی ۔خصوصاً یہ آیت واخرین منھم لما یلحقوا بھم ۔

ایک آدمی نے کہا کہ وہ کون لوگ مراد ہیں جو ابھی تک ان کے ساتھ لاحق نہیں ہوئے ۔وہ بار بار مراجعت کرتا حتیٰ کہ تین بار آپ سے سوال کیا ، حضور ﷺ نے فرمایا اگر ایمان ثریا ستاروں کے پاس ہوتا تو ان لوگوں میں سے کچھ مرد اس کو بھی پالیتے ۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبدالعزیز بن عبداللہ سے ، اس نے سلیمان بن بلال سے ۔

اور بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے حدیث عبدالعزیز بن محمد بن ثور سے اور مسلم نے بھی اس کو نقل کیا ہے حدیث یزید اصم سے ، اس نے ابوہریرہ ﷜ سے مختصر طور پر ۔ (بخاری ۔کتاب تفسیر ۔تفسیر سورۃ الجمعۃ ۔ مسلم ۔کتاب فضائل الصحابہ ۔حدیث ۱۹۷۲)

(۲۸) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن مقری نے ، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے ، ان کو یوسف بن یعقوب نے ، ان کو ابوالربیع نے ، ان کو اسماعیل بن جعفر نے ، ان کو علاء نے اپنے والد سے ، اس نے ابوہریرہ ﷜ سے ، حضرت سلمان فارسی رسول اللہ ﷺ کے پہلو میں بیٹھے تھے اصحاب رسول میں سے ۔کچھ لوگوں نے کہا کون لوگ ہیں جن کا اللہ نے قرآن میں ذکر کیا ہے :

وان تتولو یستبدل قوماً غیر کم ثم لا یکونوا امثالکم ۔ (سورۃ محمد : آیت ۳۸)

اگر تم لوگ پھر جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے بجائے دوسرے لوگوں کو لے آئے گا پھر وہ تم جیسے نہیں ہوں گے ۔

اصحاب رسول نے کہا کہ وہ کون لوگ ہیں کہ ہم جس وقت پھر جائیں گے تو ہماری جگہ ان کو لے آیا جائے گا پھر وہ ہمارے جیسے نہیں ہوں گے ۔کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سلیمان کی ران پر ہاتھ مار کر فرمایا ، وہ یہ شخص ہے اور اس کی قوم ۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا ستاروں کے ساتھ معلق ہوتا تو البتہ پالیتے اس کو فارس کے کچھ مرد ۔(ترمذی ۔حدیث ۳۲۶۰ ص ۳۸۴/۵)

اللہ تعالیٰ نے مجھے عبد کریم بنایا سرکش عنید نہیں بنایا تمہارے لئے فارس اور روم ضرور فتح ہوں گے

(۲۹) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے ، ان کو خبر دی ابوعمرو عثمان بن احمد بن عبداللہ المعروف ابن السماک ، ان کو عبید بن عبدالواحد رزاز نے ، ان کو عمرو بن عثمان ابن کثیر بن دینار نے ، ان کو ان کے والد نے ، ان کو محمد بن عبداللہ بن عرق نے عبداللہ بن بسر سے ، وہ کہتے ہیں

کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بکری ہدیہ کی گئی۔ حضور ﷺ نے اپنے گھر والوں سے کہا اس بکری کو تیار کرو اور اس روٹی کی طرف بھی دیکھو اس کا ثرید بنالو اور اس پر چیچ بھر کر شوربا ڈال دو۔

نبی کریم ﷺ کا ایک قصعہ (بڑا پیالہ) تھا۔ اس کو غرّاء کہتے تھے جس کو چار آدمی اُٹھاتے تھے، جب چاشت کی نماز پڑھ چکے تو اس کے بعد وہ قصعہ لایا گیا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اس کے گرد جمع ہو گئے۔ یہ لوگ زیادہ ہو گئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے گھٹنے ڈال دیئے دوزانوں بیٹھ گئے۔ کسی دیہاتی نے کہا کہ کونسی بیٹھک ہے (یعنی بیٹھنے کا یہ کونسا طریقہ ہے)۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے اور مجھے سرکش عناد نہیں بنایا۔ قصعے کے کناروں سے کھاؤ اور بیچ کی چوٹی اس کی چھوڑ دو، اس میں بڑی برکت ہے۔

اس کے بعد فرمایا کھاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ ضرور تمہارے اُوپر فتح کئے جائیں گے فارس اور روم حتیٰ کہ کھانے کا سامان غلہ وغیرہ کثیر مقدار میں ہو جائے گا مگر اس پر اللہ کا نام ذکر نہیں کیا جائے گا۔ (یعنی لوگ بسم اللہ نہیں پڑھیں گے برکت کے لئے) (ابن ماجہ۔ کتاب الاطعمۃ۔ حدیث ۳۲۶۳ ص ۲/ ۱۰۸۶)

تمہارے بعد سب سے زیادہ سخت رومی ہوں گے اور ان کی ہلاکت قیامت کے ساتھ ہوگی

(۳۰) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوسعید بن ابوعمر نے، ان کو ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عباس بن محمد نے، ان کو زکریا سالحینی نے، ان کو خبر دی ابن لہیعہ نے حارث بن یزید سے، اس نے عبدالرحمن سے، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی مستور صحابی رسول نے، وہ عمرو بن العاص کے پاس تھے وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے وہ فرما رہے تھے بے شک تمہارے خلاف سب لوگوں سے زیادہ سخت رومی ہیں۔ ان کی ہلاکت قیامت کے ساتھ ہوگی۔ عمرو بن العاص نے اس سے کہا میں نے تجھے اس حدیث کو بیان کرنے سے ڈانٹا نہیں تھا۔ (مسلم ۴/ ۲۲۲۲)

مصنف فرماتے ہیں: جب یہ روایت صحیح ہو تو اس کو روایت کرنے سے ڈانٹنے کی وجہ یہ ہوگی تا کہ مسلمان ان کے ساتھ قتال کرنے سے گریز نہ کریں۔ بے شک وہ چیز جس پر احادیث دلالت کرتی ہیں وہ یہ ہے کہ انہوں نے ارادہ کیا تھا قسطنطنیہ کا۔ واللہ اعلم

حضرت انسؓ و دیگر صحابہ کا قول

(۳۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن حمشاذ نے، ان کو ہشام بن علی نے، ان کو عمرو بن مرزوق نے، ان کو خبر دی شعبہ نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ کہا جاتا تھا فتح قسطنطنیہ قیامت کے ساتھ ہوگی۔

خوز و کرمان سُرخ رنگ عجمی اور چپٹی ناک چھوٹی آنکھ والے سے جہاد

(۳۲) ہمیں خبر دی ابو طاہر فقیہ نے، ان کو ابو قطان نے، ان کو احمد بن یوسف نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو خبر دی معمر نے ان کو ہمام بن منبہ نے، وہ کہتے ہیں کہ وہ حدیث جو ہمیں ابو ہریرہؓ نے بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم ہوگی حتیٰ کہ تم لوگ قتال کرو گے خوز میں اور کرمان میں عجمی اقوام سے سُرخ چہروں والے چپٹی ناک والے، چھوٹی آنکھوں والے گویا کہ ان کے چہرے پچکی ہوئی ڈھال ہیں۔ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم لوگ ایسی قوم کے ساتھ لڑائی کرو گے جن کے بالوں جوتے ہوں گے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ سے، اس نے عبدالرزاق سے۔ (بخاری۔ کتاب المناقب۔ باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ حدیث ۳۵۹۔ فتح الباری ۶/ ۶۰۴)

اہل بابل کے ساتھ اور خوارج کے ساتھ جہاد

(۳۳) ہمیں خبر دی ابوعمرو ادیب نے، ان کو خبر دی اسماعیل نے۔ ان کو منیعی نے، وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ یعنی محمد بن عباد نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر ملی ہے کہ اصحاب اہل بابل کے جوتے بالوں کے تھے۔

مصنف کہتے ہیں : میں کہتا ہوں کہ وہ لوگ قوم خوارج تھے جو کہ نکل گئے تھے علاقہ ریؔ کی طرف، انہوں نے اس میں فساد برپا کیا تھا مسلمانوں میں اور قتل عام کیا تھا حتیٰ کہ وہ قتل کر دیئے گئے تھے۔ اور اللہ نے ان کو ہلاک کر دیا تھا۔

غزوۂ ہند کی بشارت وفضیلت

(۳۴) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن ابوعلی سقاء نے، ان کو خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو یوسف بن یعقوب قاضی نے، ان کو مسدد نے، ان کو ہشیم نے، ان کو سیار بن ابوالحکم نے جبر بن عبیدہ سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں وعدہ دیا تھا غزوۂ ہند کا کہ اگر میں اس کو پالوں تو میں اس میں اپنا مال اور اپنی جان کھپادوں۔ اور اگر میں اس میں شہید کر دیا جاؤں تو میں افضل شہداء میں شمار ہوں گا اور واپس بچ گیا تو میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ محرر ہوں گا جہنم سے آزاد شدہ۔

حضور ﷺ کا خواب عرب وعجم کا آپ کی اتباع کرنا

(۳۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس قاسم بن قاسم سیاری نے مَرو میں، ان کو محمد بن موسیٰ باشانی نے، ان کو علی بن حسن بن شقیق نے، ان کو ابوحمزہ سکری نے اعمش سے، ان کو ابوعمارہ نے، عمرو بن شرحبیل سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج رات خواب دیکھا ہے گویا کہ سیاہ بکری میرے پیچھے چل رہی ہے اس کے پیچھے سفید بکری آگئی حتیٰ کہ اس کی سیاہی نظر نہیں آرہی حضور ﷺ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے بیان کیا، انہوں نے کہا یارسول اللہ! یہ عرب میں جو آپ کے پیچھے چل رہے ہیں پھر عجم میں اس کے پیچھے ہوں گے حتیٰ کہ وہ عرب ان میں نظر نہیں آرہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جی ہاں! ایسے ہی اس کی تعبیر دی ہے فرشتے نے سحر کے وقت۔

یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کیا ہے بعض نے عبدالرحمٰن بن ابویعلی سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے بطور املاء روایت اس کا بعض مفہوم۔

(۳۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابونضر فقیہ نے ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ثابت سے، اس نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ایک رات خواب دیکھا گویا میں عقبہ بن رافع کے گھر میں ہم لوگ موجود ہیں، ہمارے پاس تازہ کھجوریں لائی جاتی ہیں ابن طاب کی کھجوروں میں سے (مدینے میں ایک شخص اس کی کھجوریں مشہور تھیں) میں نے اُس کی تعبیر نکالی ہے کہ ہمارے لئے دنیا میں اُلفت اور بلندی ہوگی اور آخرت میں عافیت یعنی اچھا انجام ہوگا اور ہمارا دین تحقیق مکمل ہو چکا ہے اور مستحکم ہو چکا ہے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے قعنبی سے۔

(مسلم۔ کتاب الرؤیاء۔ باب رؤیا النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ حدیث ۱۸ ص ۱۷۷۹۔ ابوداود۔ حدیث ۵۰۲۵ ص ۳۰۶/۴)

(۳۷) ہمیں خبر دی محمد بن موسیٰ بن فضل نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس اصم نے، ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے، ہمیں خبر دی ابوداود طیالسی نے، ان کو ابوعامر نے، ان کو حسین نے سعد مولیٰ ابوبکر سے اور وہ خدمت کرتا تھا رسول اللہ ﷺ کی۔ حضور کو اس کی خدمت اچھی لگتی تھی۔ حضور ﷺ نے ایک دن فرمایا، ابوبکر تم سعد کو آزاد کر دو، انہوں نے کہا یارسول اللہ! ہمارے پاس اس کے سوا کوئی خدمت کرنے والا ہی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے پاس آدمی آجائیں گے یعنی قیدی آجائیں گے۔

☆☆☆

باب ۱۴۰

نبی کریم ﷺ کا خبر دینا ان خلفاء کے بارے میں

جو آپ ﷺ کے بعد ہوں گے۔ اور فی الواقع ہوئے

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبدالحافظ نے، ان کو خبر دی ابوالفضل بن ابراہیم نے، ان کو احمد بن سلمہ نے، ان کو محمد بن بشار نے، ان کو محمد بن جعفر نے، ان کو شعبہ نے فرات سے یعنی قزاز نے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا ابوحازم سے وہ حدیث بیان کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں پانچ سال تک حضرت ابوہریرہ ؓ کے پاس بیٹھا ہوں میں نے ان سے سنا وہ نبی کریم ﷺ سے حدیث بیان کرتے تھے کہ انہوں نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست انبیاء کرتے تھے جب ایک نبی فوت ہو جاتا اس کے پیچھے دوسرا نبی آجاتا۔ اور بے شک امر واقعہ یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے بس بہت ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا کہ آپ ہمیں (اُس وقت کے لئے) کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے والے کی بیعت کو پورا کرنا اس سے وفا کرنا۔ (اس کے بعد) پھر پہلا اور ان کا حق ادا کرنا۔ بے شک اللہ تعالیٰ ان سے خود پوچھے گا کہ انہوں نے کس طرح تمہارے حقوق ادا کئے کس طرح تمہاری حفاظت کی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں محمد بن بشار سے۔

(بخاری۔ کتاب الانبیاء۔ مسلم۔ کتاب الامارۃ۔ حدیث ۴۴ ص ۱۴۷۱/۳۔ ابن ماجہ۔ کتاب الجہاد۔ مسند احمد)

فائدہ: انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کی سیاست کرتے تھے، مراد ہے کہ وہ ان کے امور کے متولی ہوتے تھے جیسے امیر اور والی رعایا کے ساتھ کرتے ہیں۔ السیاسۃ کا مطلب ہے قیام علی الشئی بما یصلحہ، کسی چیز کی ذمہ داری لینا اس طریق پر جو اس کی اصلاح کرے۔ ہر پہلے سے وفا کرنے کا مطلب ہے کہ جب ایک خلیفہ کے بعد ایک کی بیعت کی جائے تو پہلے والی بیعت صحیح ہوگی اسی کے ساتھ وفا کرنا، اسے پورا کرنا واجب ہوگا اور دوسری بیعت باطل ہوگی اس کے ساتھ وفا کرنا حرام ہوگا۔

باب ۱۴۱

نبی کریم ﷺ کا بادشاہوں کے بارے میں خبر دینا جو خلفاء کے بعد ہوں گے

لہٰذا ویسے ہی ہوا جیسے حضور ﷺ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوصالح بن طاہر عنبری نے، ان کو خبر دی میرے دادا یحییٰ بن منصور قاضی نے، ان کو احمد بن سلمہ نے، ان کو محمد بن یحییٰ نے، ان کو ابن ابومریم نے، ان کو خبر دی ابن دراوردی نے، ان کو حارث بن فضیل خطمی بن جعفر بن عبداللہ بن حکم سے، اس نے عبدالرحمٰن بن،

مسور بن مخرمہ سے، اس نے ابورافع سے، مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے، اس نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کے حواری ہوا کرتے تھے جو ان کی سیرت کی پیروی کرتے تھے۔ اور ان کی صفت اور ان کے طریقے پر چلتے اور طریقے کو اپنا کر زندہ رکھتے تھے۔ اس کے بعد کچھ ناخلف پیدا ہو جاتے وہ بات کہتے جو کام خود نہیں کرتے تھے اور وہ عمل کرتے تھے جن کو تم نہ پسند کرتے ہو۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں صغانی نے، اس نے ابن ابومریم سے۔ (مسلم ۲۰۱۱ ۔ مسند احمد ۴۵۸،۴۶۱)

پہلے انبیاء کے بعد خلفاء ہوتے تھے اب خلفاء بادشاہ ہوں گے

(۲) ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوبکر قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے۔ انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو ابراہیم بن سلیمان برلسی نے، ان کو محمد بن عبیداللہ سلمی نے ابوثابت نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن حارث نے اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن کامل قاضی نے، ان کو ابواسماعیل سلمی نے، ان کو ابوثابت نے، ان کو عبداللہ بن حارث بن محمد بن حاطب جمحی نے، اس نے سہیل بن ابوصالح سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہوں گے انبیاء کے بعد خلفاء۔ عمل کریں گے کتاب اللہ پر اور انصاف کریں گے اللہ کے بندوں پر۔

پھر ہوں گے خلفاء کے بعد بادشاہ جو قصاص لیں گے اور لوگوں کو قتل کریں گے اور مالوں کو چن چن کر لیں گے۔ بس کچھ لوگ برائی کو ہاتھ سے بدل دینے والے ہوں گے اور کچھ زبان سے بدل دینے والے ہوں گے اور کچھ اپنے دل سے برا سمجھنے والے اور اس کے سوا ایمان میں سے کوئی شے نہیں ہے۔ (ابن کثیر ۱۹۷/۴)

(۳) ہمیں خبر دی ابوبکر بن فورک نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یونس بن حبیب نے، ان کو داؤد نے، ان کو جریر بن حازم نے، ان کو لیث نے عبدالرحمٰن بن سابط سے، اس نے ابوثعلبہ خشنی سے، اس نے ابوعبیدہ بن جراح سے اور معاذ بن جبل سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس وقت کا آغاز فرمایا تھا نبوت اور رحمت کے ساتھ (اب آخر) خلافت و رحمت ہونے والی ہے۔ اس کے بعد کاٹنے والی بادشاہت اور ملوکیت ہونے والی ہے۔ پھر (اس کے بعد) تسلط اور جبر و زبردستی ہونے والی ہے اور فساد فی الامت ہونے والا ہے۔ (اس بادشاہت والے اور دیگر لوگ) شرم گاہوں کو حلال سمجھ لیں گے اور شرابوں کو اور ریشم کو یعنی بے دریغ عزتیں پامال کریں گے اور شرابیں پئیں گے اور محرمات ریشم وغیرہ کو حلال جان کر استعمال کریں گے۔

اس سب کچھ کے باوجود بھی ان کی نصرت ہوتی رہے گی اور ہمیشہ رزق دیئے جاتے رہیں گے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ اپنی حکمتوں کے پیش نظر نہ ان کی مدد بند کرے گا نہ ہی ان کی بداعمالیوں کی وجہ سے ان کا رزق بند کرے گا۔ بلکہ یہ سب کچھ ان کے لئے آزمائش ہوگی۔ حتیٰ کہ اللہ کے آگے پیش ہو جائیں گے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۱۹۷/۶۔۱۹۸)

☆☆☆

باب ۱۴۲

حضور ﷺ کا اپنے بعد مدت خلافت کے بارے میں خبر دینا

پھر خلافت کے بعد بادشاہت ہوگی۔ پھر ویسے ہی ہوا جیسے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن حسین بن فضل قطان نے بغداد میں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نحوی نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی قیس بن حفص سے اور سوار بن عبداللہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالوارث بن سعید نے سعید بن جمہان سے اس نے سفینہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نبوت کی خلافت و نیابت تیس سال ہوگی (جس کو خلافت علی منہاج النبوت کہتے ہیں)۔ اس کے بعد بادشاہت دے گا (اللہ) جس کو چاہے گا، یا یوں کہا تھا اس کا ملک ہوگا جو چاہے گا۔

حدیث مذکورہ پر سعید بن جُمہان کا تبصرہ

سعید کہتے ہیں کہ مجھے حضرت سفینہ نے بتایا کہ حضرت ابوبکر صدیق ؓ مسند خلافت پر دو سال قائم رہے۔ اور حضرت عمر بن خطاب ؓ دس سال اور حضرت عثمان غنی ؓ بارہ سال اور حضرت علی مرتضیٰ ؓ چھ سال (یہ پورے تیس سال ہوئے)۔ سعید کہتے ہیں کہ میں نے سفینہ سے کہا بے شک یہ لوگ کہتے ہیں گمان کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ ؓ خلیفہ نہیں تھے۔ انہوں نے کہا جھوٹ کہتے ہیں بنی زرقاء۔ اور الفاظ سوار کے ہیں۔ (ابوداود۔ کتاب السنہ۔ حدیث ۴۶۴۶ ص ۴/۲۱۱۔ مسند احمد ۵/۴۴)

خلفاء اربعہ کی خلافت کی مدت کا صحیح تعین مندرجہ ذیل ہے

(۲) ہمیں خبر دی ابوعلی روذباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو سوار بن عبداللہ نے، اس نے اس کو اپنی اسناد کے ساتھ ذکر کیا ہے اسی کی مثل۔ سوار نے یہ اضافہ کیا ہے کہ حضرت علی ؓ بھی اسی طرح ہیں کیونکہ ان کی خلافت دو ماہ کم پانچ سال تھی زیادہ تو خلافتِ ابوبکر ؓ اور خلافتِ ؓ تھی۔ بے شک خلافتِ ابوبکر ؓ دو سال چار ماہ دس دن کم تھی اور خلافتِ عمر ؓ دس سال چھ ماہ چار دن تھی اور خلافتِ عثمان ۱۲ دن کم بارہ سال تھی۔

(۳) اس میں ہے جو ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے ابوبکر بن مؤمل سے، اس نے فضل بن محمد سے، اس نے احمد بن حنبل سے، اس نے اسحٰق بن عیسیٰ سے، اس نے ابومعشر سے۔ مگر اس نے کہا ہے کہ حضرت علی ؓ کے بارے میں پانچ سال تین ماہ کم۔

حضرت سفینہ کہتے ہیں چاروں خلفاء کی خلافت تیس سال ہے

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ، ان کو حشرج بن نباتہ نے، ان کو ابن جمہان نے سفینہ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خلافت میری امت میں تیس سال ہوگی اس کے بعد بادشاہت ہوگی۔ (مسند احمد ۵/۲۲۰۔ البدایۃ والنہایۃ ۶/۱۹۸)

مجھ سے کہا سفینہ نے خلافت قائم رہی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت اور حضرت علی رضی اللہ عنہ۔ ہم نے اس کو غور کیا تو ہم نے اس کو تیس سال پر پایا۔

خلافت نبوت تیس سال ہوگی اس کے بعد اللہ جس کو چاہے گا بادشاہت دے گا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو محمد بن فضیل نے، ان کو مؤمل نے، ان کو حماد بن مسلمہ نے علی بن زید سے۔ اس نے عبدالرحمن بن ابوبکرہ سے، اس نے اپنے والد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ وہ فرماتے تھے خلافت نبوت تیس سال ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ بادشاہت دے گا جو کو چاہے گا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تحقیق ہم راضی ہیں بادشاہت کے ساتھ۔ (ابوداود۔ کتاب السنۃ ۴/۲۱۱۔ ترمذی۔ کتاب الفتن ۴/۵۰۳۔ مسند احمد ۴/۲۷۳)

باب ۱۴۳

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُس بات کی خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ انکار کردے گا اور مؤمن بھی انکار کردیں گے

اس بات سے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی اور خلیفہ بنے اگرچہ سوائے نماز کے کسی اور چیز میں بطور تصریح ان کو خلیفہ نہیں بناتا تاہم ایسے ہی ہوا فی الواقع جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو حسن بن مکرم نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو ابراہیم بن سعد نے صالح بن کیسان سے، اس نے زہری سے، اس نے عروہ سے، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اس دن جس دن آپ کی بیماری کا آغاز ہوا تھا (میں نے ان کی تکلیف دیکھ کر کہا) افسوس آپ کا سر۔ (یعنی مجھے افسوس ہے آپ کے سر کی تکلیف پر)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تو یہ چاہتا تھا کہ یہ وقت موت کا تیرے اُوپر آتا تو میں تجھے تیار کرتا۔ یعنی میں خود تیری تجہیز و تکفین کرتا اور میں خود تجھے دفن کرتا۔ میں نے کہا (از راہِ خوش طبعی مجھے نہیں بلکہ میرے علاوہ کسی اور کو ماریں، دفن کریں)۔ آپ ایسے فرمارہے ہیں جیسے میں اس دن بھی آپ کی اپنی بعض عورتوں کے ساتھ خوشی منانے میں حائل ہوں گی؟ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنجیدہ ہو کر فرمایا بلکہ میں ہی دنیا سے جارہا ہوں۔ میرے پاس اپنے والد کو بلا لائیے اور اپنے بھائی کو۔ حتی کہ میں ابوبکر کے لئے ایک تحریر لکھ دوں۔ میں ڈرتا ہوں کہ اس بات سے کوئی کہنے والا کچھ کہے اور کوئی تمنا اور آرزو کرے۔ اور یہ کہے کہ میں زیادہ بہتر ہوں (یا زیادہ حق دار ہوں) اور اس بات سے کہ اللہ تعالیٰ بھی انکار کردے گا اور مؤمن بھی انکار کردیں گے۔ ہاں مگر ابوبکر کے لئے (انکار اللہ بھی نہیں کرے گا اور مؤمن بھی نہیں کریں گے)۔

(دار اساہ تک ابن ماجہ نے یہ روایت نقل کی ہے۔ حدیث ۱۴۶۵ ص ۱/۴۷۰۔ کتاب الجنائز محمد بن یحییٰ سے۔ مسند احمد ۶/۲۲۸)

اس کو مسلم نے روایت کیا ہے صحیح میں عبید اللہ بن سعید سے، اس نے یزید بن ہارون سے۔ انہوں نے حدیث میں کہا ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو کرے اور کوئی کہنے والا کہے کہ میں زیادہ بہتر ہوں اور اللہ بھی انکار کرے گا اور مؤمن بھی مگر ابوبکر کے لئے (سب راضی ہوں گے)۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ باب فضائل ابی بکر الصدیق۔ حدیث ۱۱ ص ۱۸۵۷)

باب ۱۴۴

حضور ﷺ کا اپنے خواب کی خبر دینا

اور انبیاء کے خواب سب وحی ہوتے ہیں۔ مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی زندگی کی بقیہ مدت اپنے بعد چھوٹی ہونا اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی مدت زیادہ ہونا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد یہ تمام خبریں بالکل اسی طرح ہوئیں جیسے آپ ﷺ نے خبر دی تھی

حضور ﷺ کا خواب اور خلافت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تمثیل ڈول کے ساتھ

(۱) ہمیں خبر دی ابوزکریا بن ابواسحٰق مزکی نے آخرین میں، انہوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن نصر نے، ان کو ابن وہب نے، ان کو خبر دی یونس نے ابن شہاب سے، یہ کہ سعید نے ان کو خبر دی کہ اس نے سنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے کہ میں سو رہا تھا میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں پر دیکھا اس پر ایک ڈول تھا۔ میں نے اس میں سے ڈول کھینچا اور کھینچتا چلا تھا جس قدر اللہ نے چاہا۔ اس کے بعد وہ ڈول محمد بن ابوقحافہ نے لے لیا (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) اس نے ایک دو ڈول کھینچے مگر ان کے کھینچنے میں ضعف اور کمزوری تھی اللہ ان کو معاف فرمائے۔ اس کے بعد وہ ڈول بدل گیا اور وہ بڑا ڈول ہو گیا اس کو ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے لے لیا ہے مگر میں لوگوں میں سے ان جیسے کوئی قوی اور مضبوط آدمی نہیں دیکھ رہا ہوں جو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جیسا ڈول کھینچے (اس قدر انہوں نے پانی کھینچا ہے) کہ لوگوں نے وہاں پر ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن ابونضر دابردی نے مَرو میں، ان کو ابوالموجہ محمد بن عمرو نے بطور املاء، ان کو عبدان بن عثمان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن یونس نے، ان کو زہری نے، ان کو سعید بن مسیّب نے، اس حدیث کو ذکر کیا ہے اپنی اسناد کے ساتھ مذکور کی مثل مگر اس نے یہ نہیں کہا میں نے ڈول کھینچا ہے بلکہ کہا ہے کہ اس کے ساتھ اس نے ایک یا دو ڈول کھینچے ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں عبدان سے اور مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حرملہ سے، اس نے ابن وہب سے۔ اور بخاری و مسلم دونوں نے بھی اس کو روایت کیا ہے حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے۔

(بخاری۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۳۶۷۶۔ فتح الباری ۲۲/۷۔ حدیث ۳۶۸۲۔ مسلم۔ فضائل الصحابہ۔ حدیث ۱۷ ص ۱۸۶۔ ترمذی حدیث ۲۲۸۹ ص ۵۴۱/۴۔ مسند احمد ۲۸/۲۔ ۳۹۔ ۴۵۵/۵)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل نے، ان کو ابوجعفر محمد بن عمر ورزاز نے، ان کو عبداللہ بن روح نے، ان کو شبابہ بن سواد نے، ان کو مغیرہ بن مسلم نے، ان کو مطر الوراق اور ہشام دونوں نے محمد بن سیرین سے، اس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب دیکھا گویا کہ میں کالی بکریوں کو پانی پلا رہا ہوں جس وقت ان میں سفید بکریاں شامل ہوگئی ہیں۔ اچانک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آگئے ہیں اس نے ایک دو ڈول کھینچے ہیں اور ان میں ضعف وکمزوری ہے اللہ ان کو معاف فرمائے۔ پھر اچانک عمر رضی اللہ عنہ آگئے ہیں۔ انہوں نے وہ ڈول لے لیا لہٰذا وہ بہت بڑا ڈول بن گیا ہے۔ انہوں نے کھینچا جس سے سارے لوگ سیراب ہوگئے ہیں اور بکریاں بھی سیراب ہوگئی ہیں۔ میں نے ایسا قوی انسان نہیں دیکھا جو عمر کی طرح سیراب کرتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تعبیر یہ نکالی ہے کہ کالی بکریوں سے مراد عرب ہیں اور سفید تمہارے یہ بھائی ہیں عجمی۔ (مسند احمد ۴۵۵/۵)

انبیاء کرام علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے تھے ڈول کھینچنے میں ضعف سے مراد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی مدت خلافت کم ہونا اور تزاید سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا طویل ہونا۔

امام شافعی کا فرمان

(۴) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ بن محمد حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی ربیع بن سلیمان نے، وہ کہتے ہیں کہ شافعی نے کہا تھا کہ انبیاء علیہم السلام کے خواب وحی ہوا کرتے تھے اور حضور ﷺ کا یہ قول کہ فی نزعہ ضعف، کہ ان کے ڈول کھینچنے میں ضعف تھا، اس سے مراد ان کی مدت خلافت کا چھوٹا ہونا ہے اور ان کی جلدی موت آنے کی طرف اشارہ ہے اور ان کی مشغولیت اہلِ ارتداد کے ساتھ حرب وجنگ آغاز میں رہی۔ اور اضافہ اور زیادتی جس کی حد تک عمر رضی اللہ عنہ پہنچ گئے ہیں اس سے مراد ان کی مدت خلافت کا لمبا ہونا ہے۔

باب ۱۴۵

۱۔ حضور ﷺ کا اپنے بعد آنے والے والوں (حکمرانوں) کے بارے میں خبر دینا۔
۲۔ عہد عثمان رضی اللہ عنہ کے آخر میں فتنہ واقع ہونے کی خبر دینا۔
۳۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور میں ان کے لئے امر ولایت وحکومت سیدھا اور مستحکم نہ ہوسکنا جیسے ان کے ساتھیوں کے لئے مستحکم ہوا تھا۔
۴۔ اس پر نبی کریم ﷺ کا مغموم ہونا۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو عبید بن شریک نے، ان کو یحییٰ بن بکیر نے، ان کو لیث نے یونس سے، اس نے ابن شہاب سے، اس نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے تھے۔ ایک آدمی آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس

اور اس نے عرض کی اے رسول اللہ! آج رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ دیکھتا ہوں کہ ایک سایہ دار بادل ہے وہ گھی اور شہد کی بارش کررہا ہے (یعنی اس سے گھی اور شہد ٹپک رہے ہیں) اور لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ اس میں سے اپنے ہاتھوں کے ساتھ لے رہے ہیں چلّو بھر بھر کر، کوئی زیادہ لے رہے ہیں اور کوئی کم لے رہے ہیں۔

اور دیکھتا ہوں کہ ایک رسّی ہے جو زمین سے آسمان تک پہنچی ہوئی ہے، میں آپ کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اس کو پکڑ کر اُوپر چڑھ گئے ہیں اس کے بعد ایک اور آدمی نے اس کو پکڑا ہے اور وہ بھی اُوپر کو چڑھ گیا ہے۔ اس کے بعد دوسرے آدمی نے اس کو پکڑا ہے، وہ بھی اُوپر کو چڑھ گیا ہے۔ اس کے بعد تیسرے آدمی نے اس کو پکڑا ہے تو وہ رسّی ٹوٹ گئی۔ اس کے بعد رسّی کو اس کے لئے جوڑا گیا ہے لہٰذا وہ بھی اُوپر کو چڑھ گیا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو بیٹھے ہوئے سُن رہے تھے، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ کے اُوپر قربان جائیں آپ مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس کی تعبیر بتاتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ٹھیک ہے آپ تعبیر دیجئے۔

ابوبکر نے تعبیر بتائی کہ سایہ دار بادل اسلام ہے اور وہ گھی جو شہد کے ساتھ گر رہا ہے وہ قرآن ہے اور حلاوت ومٹھاس اس کی نرمی ہے اور لوگوں کا شہد اور گھی اپنے ہاتھوں سے سمیٹنا قرآن کو زیادہ یا کم مراد ہے اور آسمان سے زمین تک پہنچنے والی رسّی وہ حق ہے کہ آپ جس پر ہیں آپ نے اس کو پکڑا ہے اللہ اس کو اور بلند کردے گا آپ کے بعد ایک آدمی اس کو پکڑے گا وہ بلند ہوجائے گا، یا غالب ہوجائے گا، اس کے بعد دوسرا آدمی اس کو لے گا وہ بھی بلند ہوجائے گا۔ اس کے بعد تیسرا اس کو لے گا تو وہ منقطع ہوجائے گی، اس کے بعد وہ رسّی اس کے لئے جوڑی جائے گی اور وہ بھی بلند ہوجائے گا۔

اب آپ بتلائیے مجھے یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ کے اُوپر قربان، کیا میں نے درست تعبیر دی ہے یا میں نے غلطی کی ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کچھ تو آپ نے درست بتائی ہے اور کچھ آپ نے غلط کی ہے۔ ابوبکر صدیق نے کہا، اللہ کی قسم یا رسول اللہ! آپ مجھے بتائیے جو میں نے غلطی کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ قسم نہ کھائیے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو بحر بن نصر نے، ان کو عبداللہ بن وہب نے، ان کو خبر دی یونس نے، اس نے اس کو ذکر کیا ہے اس کی اسناد کے ساتھ مذکورہ کی مثل مگر اس نے یہ کہا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں رسّی پہنچنے والی ہے آسمان سے زمین تک۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں یحییٰ بن بکیر سے اور مسلم نے حرملہ سے، اس نے ابن وہب سے۔

(بخاری۔ کتاب تعبیر الرؤیا۔ حدیث ۷۰۴۶۔ فتح الباری ۱۲/۴۳۱۔ مسلم۔ کتاب الرؤیا حدیث ۱۷ ص ۱۷۷۷۔ ترمذی۔ حدیث ۳۲۹۳ ص ۴/۵۴۲۔ ابن ماجہ۔ کتاب تعبیر الرؤیا۔ حدیث ۳۹۱۸ ص ۱۲۸۹۔ ۱۲۹۰۔ مسند احمد ۱/۲۳۵)

مذکورہ تعبیر پر ابوسلیمان خطابی کا تبصرہ

ابوسلیمان خطابی کہتے ہیں کہ لوگوں نے (اہل علم نے) اختلاف کیا ہے رسول اللہ ﷺ کے اس قول کے بارے میں جو انہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ تم نے کچھ درست تعبیر بیان کی ہے اور کچھ غلط ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ درست ہونا اس کا تو خواب کی تعبیر ہے اور اس کی غلطی حضور ﷺ کی موجودگی میں تعبیر کے فتوے دینا اور حکم جاری کرنا ہے۔ جبکہ بعض دیگر اہل علم کا کہنا ہے کہ محل خطاء یہ ہے کہ خواب میں مذکور دو چیزیں ہیں گھی اور شہد۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کو تعبیر میں ایک ہی چیز قرار دیا ہے وہ ہے قرآن۔ ان کا حق یہ تھا کہ وہ ہر ایک کی علی الانفراد الگ الگ تعبیر دیتے اور وہ دو چیزیں کتاب اور سنت تھیں کیونکہ وہ کتاب اللہ کا بیان اور وضاحت ہے۔ کہتے ہیں کہ مجھے یہی قول پہنچا ہے اس کے مفہوم کے قریب قریب ابوجعفر طحاوی سے بھی۔

(۳)　ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو محمد بن عبداللہ انصاری نے، ان کو شعبہ نے حسن سے، اس نے ابوبکرہ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک دن کہ تم میں سے آج کس نے خواب دیکھا؟ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ! میں نے دیکھا ہے کہ آسمان سے ایک ترازو اُترا ہے، اس میں آپ اور ابوبکر کو تولا گیا ہے۔ آپ ابوبکر سے زیادہ وزنی ہوگئے ہیں۔ اس کے بعد ابوبکر اور عمر کو تولا گیا ہے مگر ابوبکر عمر سے وزنی ہوگئے ہیں۔ اس کے بعد عمر اور عثمان تولے گئے، لہٰذا عمر عثمان سے وزنی ہوگئے ہیں۔ اس کے بعد ترازو اُٹھادیا گیا ہے۔ ہم نے حضور ﷺ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات محسوس کئے۔

(ابوداود۔ کتاب السنہ۔ حدیث ۴۶۳۴ ص ۲۰۸۵/۴۔ ترمذی۔ کتاب الرؤیا۔ حدیث ۲۲۸۷ ص ۵۴۰/۴)

(۴)　ہمیں خبر دی ابوعلی نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے، ان کو حماد نے، ان کو علی بن یزید نے، ان کو عبدالرحمٰن بن ابوبکر نے اپنے والد سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن فرمایا تم میں سے کس نے خواب دیکھا ہے؟ پھر راوی نے مذکورہ روایت کی مثل بیان کیا لیکن کراہت اور ناگواری کا ذکر نہیں کیا یعنی اس کو رسول اللہ ﷺ نے بُرا محسوس کیا یعنی ان کو یہ کیفیت بُری لگی۔ پھر فرمایا کہ نبوت کی خلافت و نیابت ہوگی اس کے بعد اللہ تعالیٰ جس کو چاہے گا حکومت و بادشاہت دے گا۔

(۵)　ہمیں خبر دی زکریا بن ابواسحاق مزکی نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو بحر بن نصر نے، ان کو ابن وہب نے، ان کو یونس نے ابن شہاب سے، وہ کہتے ہیں کہ جابر بن عبداللہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تولے گئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ اور عمر تولے گئے ہیں ابوبکر کے ساتھ۔ پھر عثمان تولے گئے عمر کے ساتھ۔ جابر کہتے ہیں جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے اُٹھ گئے تو ہم نے کہا کہ نیک دل آدمی سے مراد رسول اللہ ہیں باقی کو حضور ﷺ نے بعض کو بعض تولنے کا ذکر کیا ہے وہ اس امر کے والی اور حکمران ہیں یہ امر جس کے ساتھ اللہ نے حضور ﷺ کو بھیجا ہے۔

شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے اس طرح اس کا متابع بیان کیا ہے۔

(۶)　ہمیں خبر دی ابوعلی روذ باری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو عمرو بن عثمان نے، ان کو محمد بن حرب نے زبیدی سے، اس نے ابن شہاب سے، اس نے عمرو بن ابان بن عثمان سے، اس نے جابر بن عبداللہ سے کہ وہ حدیث بیان کرتے تھے۔ اس نے حدیث ذکر کی ہے مذکور کی مثل۔

(۷)　ہمیں خبر دی ابوالحسین محمد بن محمد بن علی روذ باری نے، ان کو ابوبکر بن داسہ نے، ان کو ابوداود نے، ان کو محمد بن مثنیٰ نے، ان کو عفان بن مسلم نے، ان کو حماد بن سلمہ نے، ان کو اشعث بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے، اس نے سمرہ بن جندب سے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ میں نے خواب میں ایک ڈول دیکھا ہے جو آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔

ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس کے بیچ کی لکڑی سے پکڑا اور اس میں پیا مگر کمزور طریقے سے۔ اس کے بعد عمر رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس لکڑی سے پکڑ کر اس قدر پیا کہ خوب پیٹ بھر گیا۔ اس کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ آئے اس نے بھی اس لکڑی سے پکڑ کر اس قدر پیا کہ خوب پیٹ بھر گیا۔ اس کے بعد علی رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے اس کی لکڑی سے پیا مگر وہ ہلنے لگا ڈول یا لکڑی، جس کی وجہ سے ان پر اس کے کچھ قطرے یا کچھ زیادہ پانی گر گیا۔

(ابوداود۔ کتاب السنہ۔ حدیث ۴۶۳۷ ص ۲۰۸/۴۔ ۲۰۹۔ مسند احمد ۱۲/۵)

مصنف کہتے ہیں : ابوبکر کے پینے میں ضعف سے مراد ان کی مدت خلافت کا چھوٹا ہونا ہے۔ اور ڈول سے علی پر پانی گرنے سے مراد ان کی حکومت ولایت میں منازعت اور جھگڑا ہونا مراد ہے۔ واللہ اعلم

☆☆☆

باب ۱۴۶

۱۔ حضور ﷺ کا خبر دینا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کے صدق کے بارے میں۔
۲۔ اور حضور ﷺ کا شہادتِ عمر و عثمان رضی اللہ عنہ کی گواہی دینا۔ لہٰذا وہ حضور ﷺ کے بعد شہید کر دیئے گئے تھے۔
۳۔ حضور ﷺ کا پہاڑ کو ٹھہر جانے کا حکم دینا اس کے کانپنے کے بعد۔
۴۔ اور حضور ﷺ نے اس کو اپنے پیر سے ٹھوکر ماری لہٰذا وہ پُرسکون ہو گیا۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور سعید بن ابوعمرو نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن یونس ضبی نے، ان کو مکی بن ابراہیم بلخی اور روح بن عبادہ نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ہے سعید بن ابوعروبہ نے قتادہ سے، اس نے انس سے، وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُحد پہاڑ کے اُوپر چڑھے۔ روح نے کہا کہ وہ حراء پر یا اُحد پر ان کے ساتھ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پہاڑ ان سمیت کانپنے لگا۔

مکی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو اپنے پیر سے ٹھوکر ماری اپنے پاؤں کے ساتھ اور فرمایا کہ کھڑا رہ تیرے اُوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے، دو شہید ہیں۔ (مستقبل میں)

اس کو بخاری نے نقل کیا ہے صحیح میں حدیث یزید بن زریع وغیرہ سے، اس نے ابن ابوعروبہ سے۔ انہوں نے کہا ہے اُحد پہاڑ تھا جیسے مکی نے کہا ہے۔ (بخاری۔ فضائل الصحابہ۔ حدیث ۳۵۷۵۔ فتح الباری ۲۲/۷۔ حدیث ۳۶۸۶۔ فتح الباری ۴۲/۷۔ حدیث ۳۶۹۹۔ فتح الباری ۵۳/۷۔ ترمذی۔ حدیث ۳۶۹۷ ص ۶۲۴۵۔ ابوداؤد۔ حدیث ۴۵۵۱ ص ۲۱۲/۴۔ مسند احمد ۳۳۱/۵۔ ۳۴۶)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور نے، ان کو عبدالرحمٰن نے، ان کو خبر دی معمر نے، ان کو ابوحازم نے سہل بن سعد ساعدی سے یہ کہ پہاڑ غارِ حراء کانپنے لگا جبکہ نبی کریم ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اس پر تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ٹھہر جا تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق، اور (ہونے والے) دو شہید ہیں۔

معمر کہتے ہیں کہ میں نے سُنا قتادہ سے وہ حدیث بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے اس کی مثل۔

(ابوداؤد۔ حدیث ۴۶۴۸ ص ۲۱۱/۴۔ ترمذی حدیث ۳۷۵۶ ص ۶۵۱/۵)

☆☆☆

باب ۱۴۷

حضور ﷺ کا خبر دینا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صدیق اور اس کی تصدیق کے بارے میں اور ان کا شہادت دینا عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ وزبیر رضی اللہ عنہ کے لئے شہادت کی پھر وہ واقعی شہید ہو گئے تھے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن سلمہ اور حسین بن حسن نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی قتیبہ بن سعید نے، ان کو عبدالعزیز بن محمد دراوردی نے، ان کو سہیل بن ابوصالح نے، اپنے والد سے، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ حراء پر تھے حضور ﷺ تھے، ابوبکر تھے، عمر وعثمان تھے، طلحہ وزبیر تھے رضی اللہ عنہم۔

چٹان متحرک ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جم جا، رُک جا، تیرے اُوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو (ہونے والے) شہید ہیں۔

روایت کیا ہے اس کو مسلم نے صحیح میں قتیبہ بن سعید سے۔ (مسلم۔ فضائل الصحابہ۔ حدیث ۱۵ ص ۱۸۸۱)

باب ۱۴۸

حضور ﷺ کا عکاشہ بن محصن کے بارے میں دعا کرنا اور ان کا شہادت پانا حضور کی دعا کی برکت سے اور دلالت صدق کا ظہور اس چیز میں جو انہوں نے خبر دی تھی ان کے حال کے بارے میں

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن عبداللہ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے، ان کو حرملہ نے، ان کو خبر دی ابن وہب نے، ان کو خبر دی یونس نے ابن شہاب سے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی سعید بن مسیّب نے یہ کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے سُنا تھا رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے میری اُمت میں سے ستر ہزار افراد جنت میں داخل ہوں گے جن کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔

ابوہریرہ کہتے ہیں کہ عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ عنہ اُٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اُوپر شال تھی اس کو بھی اُٹھایا اور کہنے لگے، یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان لوگوں میں سے کردے۔ حضور ﷺ نے دعا کی، اے اللہ! اس کو ان میں سے کردے۔ اس کے بعد ایک اور

انصاری کھڑا ہوا، کہنے لگا یارسول اللہ! دعا کیجئے اللہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اس دعا میں کامیابی کے ساتھ عکاشہ تم سے سبقت لے گئے ہیں۔ (مسلم۔ کتاب الایمان۔ حدیث ۳۶۷ ص ۱/۱۹۷۔ بخاری۔ کتاب الرقاق۔ حدیث ۱/۶۵۴۱۔ فتح الباری ۱۱/۴۰۵)

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے حرملہ سے اور بخاری نے اس کو روایت کیا ہے مبارک سے، اس نے یونس سے۔ اور اس کو روایت کیا ہے عمران بن حصین نے نبی کریم ﷺ سے اور مشہور اہل مغازی کے درمیان یہ کہ عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے عہد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں۔

باب ۱۴۹

حضور ﷺ کا خبر دینا ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے احوال کے بارے میں اور حضور ﷺ کا شہادت دینا ان کی شہادت اور جنت کے بارے میں۔ لہٰذا وہ مسیلمہ کے مقابلہ میں لڑتے ہوئے عہد ابوبکر رضی اللہ عنہ میں شہید ہو گئے۔ نیز خواب میں آثار نبوت کا ظہور

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ، ابوبکر احمد بن حسن قاضی اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان سب کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو ابوالنضر نے، ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت بن انس سے، وہ کہتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی:

یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ۔ الیٰ قولہ : ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون

(سورۃ حجرات : آیت ۲)

اے اہل ایمان! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اُونچا نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہیں پتہ بھی نہ چلے اور تمہارے اعمال بھی تباہ ہو جائیں۔

ثابت بن قیس بلند آواز والے آدمی تھے، انہوں نے کہا کہ میں ہی ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے اپنی آواز اُونچی کرتا ہوں، میرے اعمال تباہ ہو گئے ہیں میں تو جہنمی ہو گیا ہوں۔ لہٰذا وہ مغموم ہو کر اپنے گھر بیٹھ گئے۔ حضور ﷺ نے جب اسے موجود نہ پایا تو کچھ لوگ اس کے پاس گئے، انہوں نے اس کو کہا کہ رسول اللہ ﷺ تجھے غیر موجود پا رہے ہیں تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ہی ہوں جو حضور کی آواز سے اپنی آواز اُونچی کرتا ہوں اور ان کے ساتھ قول میں جہر کرتا ہوں، لہٰذا میرے عمل تو تباہ ہو چکے ہیں اور میں تو جہنمی ہو گیا ہوں۔ لہٰذا وہ لوگ آئے انہوں نے حضور ﷺ کو اس بات کی خبر دی جو اس نے کہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ اہل جنت میں سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور ﷺ کے اس فرمان کے بعد حالت یہ تھی کہ ہم ثابت بن قیس کو اپنے درمیان اور ہماری آنکھوں کے سامنے چلتا پھرتا پاتے تھے اور ہم یہ جانتے تھے کہ یہ اہل جنت میں سے ہے۔ جب جنگ یمامہ کا دن آیا تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان جنگ لڑنے والوں میں شامل تھا۔

کہتے ہیں ہمارے اندر بعض انکشافات ہوئے کہ ثابت بن قیس جنگ میں کچھ اس شان سے آئے کہ حنوط لگایا اور پھر کفن پہنا اور کہا کہ بہت بُرا کرتے ہو کہ واپس لوٹ جاتے ہو اپنے ہم عمروں میں۔ اس نے ان لوگوں کے ساتھ نہایت بے جگری کے ساتھ قتال کیا حتیٰ کہ شہید ہو گئے۔

مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں دوسرے طریق سے، اس نے سلیمان بن مغیرہ سے۔

(مسلم۔ کتاب الایمان۔ حدیث ۱۸۷ ص ۱/۱۱۰)

اے قیس! کیا تو راضی نہیں کہ جئے تو حمید ہو، قتل ہو تو شہید ہو پھر جنت میں چلا جائے

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران عدل بغداد میں، ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو احمد بن منصور نے، ان کو عبدالرزاق نے، ان کو معمر نے زہری سے یہ کہ ثابت بن قیس بن شماس نے کہا یا رسول اللہ! میں ڈرتا ہوں کہ میں ہلاک ہو جاؤں؟ اللہ نے کسی بھی انسان کو منع کر دیا ہے اس سے کہ وہ یہ پسند کرے کہ اس کی تعریف کی جائے ایسے کام پر جو اس نے نہ کیا ہو۔ جبکہ میں خود کو ایسا پاتا ہوں کہ میں اپنی تعریف کو پسند کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اکڑنے اور کبر کرنے سے منع فرمایا ہے جبکہ میں بننے سنورنے کو اور جمال کو پسند کرتا ہوں۔ نیز اللہ نے منع فرمایا ہے کہ ہم لوگ اپنی آوازوں کو آپ کی آواز سے اُونچا نہ کریں جبکہ میں بلند آواز ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اے ثابت! کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تو جئے تو پیاری زندگی کے ساتھ، مرے تو شہید ہو اور تو جنت میں داخل ہو جائے؟ کہتے ہیں کہ واقعی انہوں نے زندگی حمید اور پیاری گزاری تھی قتل ہو کر شہید ہوئے تھے مسیلمہ کی جنگ میں۔

شہید تحفظ ناموس رسالت ثابت بن قیس وشہداء یمامہ

(۳) ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو محمد بن عیسیٰ عطار نے مَرو میں، ان کو عبدان بن محمد حافظ نے، ان کو فضل بن سہل بغدادی نے، اسی کو اعرج کہتے تھے ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے، ان کے والد ابن شہاب سے، ان کو اسماعیل بن محمد بن ثابت انصاری نے اپنے والد سے یہ کہ ثابت بن قیس نے کہا تھا یا رسول اللہ! البتہ تحقیق ڈر رہا ہوں کہ میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ اللہ نے ہم لوگوں کو منع کیا ہے اس بات سے کہ ہم یہ پسند کریں کہ ہمارے ایسے کام پر تعریف کی جائے جو ہم نے کیا ہی نہ ہو جبکہ میں اپنے آپ کو اس طرح پاتا ہوں کہ میں اپنی تعریف کو پسند کرتا ہوں۔ دوسری بات یہ کہ ہم لوگوں کو منع فرمایا ہے اکڑنے سے تکبر کرنے سے جبکہ میں ایسا ہوں کہ میں جمال کو اور بن سنور کر رہنے کو پسند کرتا ہوں۔ تیسری بات یہ کہ اللہ نے ہم لوگوں کو منع کیا ہے اس بات سے کہ ہم لوگ آپ کی آواز سے اپنی آواز کو اُونچی نہ کریں جبکہ میں انتہائی بلند آواز انسان ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ثابت! کیا آپ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپ جئیں تو محمود اور پسندیدہ ہوں (یعنی سب تعریف کریں) اور مریں تو قتل ہو کر شہید ہوں اور پھر تو جنت میں داخل ہو جائے؟ ثابت بن قیس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! میں راضی ہوں۔

کہتے ہیں کہ انہوں نے اس طرح زندگی گزاری کہ حمید اور پسندیدہ شخصیت تھے اور پھر مقتول شہید ہوئے مسیلمہ کذاب سے جنگ والے دن (گویا ان کو شہید ناموس رسالت یا شہید تحفظ ختم نبوت کا منصب دینا چاہئے ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو)۔ مترجم

ثابت بن قیس کی شہادت اور ان کے بارے میں خواب جو سچا ثابت ہوا
جو کہ اکرامِ الٰہی ہے شہید کا تصرف نہیں

(۴) ہمیں حدیث بیان کی ابوسعید حافظ نے، ان کو محمد بن صالح بن ہانی نے، ان کو سری بن خزیمہ نے، ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے، ان کو حماد نے، ان کو ثابت نے انس ﷺ سے، کہ ثابت بن قیس جنگ یمامہ والے دن کچھ اس شان سے آئے کہ انہوں نے حنوط اور خوشبو وغیرہ لگائی ہوئی تھی اور کفن پہنے ہوئے تھے جبکہ ان کے ساتھی اس وقت شکست کھا چکے تھے۔ وہ اللہ کی بارگاہ میں یہ عذر اور دعا کرنے لگے اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اعلان براءت کرتا ہوں اس عمل سے جو یہ لائے ہیں یعنی شکست کھا کر بیٹھے ہیں اور میں معذرت کرتا ہوں اے اللہ! تیری بارگاہ میں اس سے جو کچھ ان لوگوں نے کیا ہے، بہت بُرا ہے جو کچھ تم نے کیا ہے اور تم اپنے مدمقابل سے واپس لوٹ آئے آج کے دن سے تخلیہ کر دو اور چھوڑ دو مجھے اور دشمنوں کو کچھ دیر کے لئے۔ اس کے بعد اس نے حملہ کیا اور ایک گھنٹے تک لڑتا رہا حتیٰ کہ قتل ہو کر شہید ہو گیا۔

ان کی ایک زرہ تھی جو چوری کر لی گئی تھی ان کی شہادت کے بعد۔ کسی نے ان کو خواب میں دیکھا تو وہ فرمارہے تھے کہ میری زرہ ہنڈیا میں رکھی ہے اُونٹ کے پلان کے نیچے فلاں فلاں جگہ پر۔ اور اس نے کچھ وصیتیں بھی کیں چنانچہ زرہ تلاش کی گئی اور وہ اسی جگہ سے ملی جہاں انہوں نے خواب میں بتائی تھی پھر اس نے کہا کہ ان کی وصیت بھی پوری کرو۔ (مستدرک حاکم ۳/۲۳۴۔ مجمع الزوائد ۱/۳۲۲)

ثابت بن قیس شہید کی کرامت ہے کہ اللہ نے ان کے تمثل سے ان کی وصیت جاری فرما کر خلیفۃ الرسول سے وصیت پوری کروادی جو کہ تصرف معبود حقیقی ہے تصرف شہید نہیں بشرطیکہ روایت صحیح ہو

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی عباس بن ولید بن مزید البیروتی نے، ان کو ان کے والد نے، ان کو ابن جابر نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے عطاء خراسانی نے، وہ کہتے ہیں کہ میں مدینے میں آیا اور میں ایک انصاری آدمی سے ملا میں نے اس سے کہا کہ آپ مجھے حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی حدیث سُنائیں۔ اس نے کہا اُٹھو میرے ساتھ چلو۔ میں چلا گیا اس کے ساتھ حتیٰ کہ ہم ایک گھر میں پہنچے۔ اس نے مجھے ایک عورت سے ملوایا اور بتایا کہ یہ حضرت ثابت بن قیس کی بیٹی ہے اس سے پوچھئے۔

میں نے اس عورت سے کہا کہ مجھے ثابت بن قیس کے بارے میں بتائیے اللہ آپ کے اُوپر رحم کرے۔ وہ کہنے لگی کہ اللہ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل فرمائی :

یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی

اے ایمان والو! اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے اُونچا نہ کرو۔

راوی نے آگے حدیث بیان کی ہے اسی مفہوم کے ساتھ جو ہم نے روایت کیا ہے اس سے پہلے والی روایت میں، حضور ﷺ کے اس قول تک کہ اے ثابت! تو ان میں سے نہیں ہے بلکہ تم زندگی گزارو گے پسندیدہ زندگی اور قتل ہو کر شہید ہو جاؤ گے اور اللہ تمہیں جنت میں داخل کرے گا۔ جب جنگ یمامہ والا دن آیا تو مسیلمہ کذاب مقابلے پر آیا، جب وہ اصحاب رسول سے ٹکرایا ان پر حملہ آور ہوا تو صحابہ شکست خوردہ ہونے لگے اس وقت حضرت ثابت بن قیس اور حضرت سالم مولیٰ ابوحذیفہ نے کہا ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر ایسے لڑتے ہیں۔ پھر ان دونوں میں سے ہر ایک نے اپنے لئے گڑھا کھودا (مورچہ بنایا) ان پر سب لوگوں نے حملہ کیا وہ دونوں ڈٹے رہے اور مقابلہ کرتے رہے حتیٰ کہ وہ دونوں شہید ہو گئے۔

اس دن ثابت نے ایک زرہ پہن رکھی تھی جو کہ نفیس قسم کی تھی۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس کے پاس سے گزرا اور اس نے وہ چُرا لی۔ ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ ثابت بن قیس خواب میں آئے ہیں اور اس کو کہہ رہے ہیں کہ میں تجھے وصیت کرتا ہوں تجھے خاص وصیت کہ تم یہ کہو کہ یہ خواب ہے اس کو تم محفوظ رکھو جب میں قتل کر دیا گیا تو میرے پاس ایک مسلمان گزرا اس نے میری زرہ لے لی۔ اس کی منزل لوگوں کی انتہاء پر ہے اور اس کے خیمے کے پاس گھوڑا بندھا ہوا ہے جو اپنی رسّی کے ساتھ اپنی جگہ پر گردش کر رہا ہے اور اس نے میری زرہ پر ہنڈیا ڈھک دی ہے اور ہنڈیا کے اُوپر پلان رکھ دیا ہے۔

تم خالد بن ولید کے پاس جاؤ اس کو کہو کہ میری زرہ میرے پاس بھیج دے وہ اس کو وہاں سے لے لے اور تم جب رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ اور نائب کے پاس جاؤ تو اس سے کہو کہ مجھ پر اتنا اتنا قرض تھا فلاں فلاں کا اور میں نے فلاں فلاں سے اتنا اتنا قرض لینا ہے وہ ادا کر دیں اور وہ وصول کر لیں اور میرا فلاں غلام آزاد ہے۔ تم یہ کہنے سے گریز کرو کہ بس خواب ہے۔ یہ ایسا خواب ہے کہ تم اس کو بیان کرو۔

چنانچہ وہ شخص خالد بن ولید کے پاس آیا اس کو خبر دی انہوں نے زرہ کی تلاش کے لئے بھیجا اس نے ایک خیمہ دیکھا لوگوں کو آخر میں وہاں پر واقعی گھوڑا بندھا ہوا تھا جو اپنی جولا نگاہ میں پھر رہا تھا۔ اس نے خیمہ میں دیکھا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ زرہ واقعی اس کے نیچے رکھی ہوئی ہے اس کو وہ لے آئے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس۔ پھر جب وہ مدینے میں پہنچے تو اس شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو وہ خواب بتلایا، لہٰذا انہوں نے ان کی وصیت پوری فرمائی۔ ہم نہیں جانتے کسی ایسے شخص کو کہ اس کی وصیت پوری کی گئی ہو ایسی وصیت جو موت کے بعد ہوئی ہو سوائے حضرت ثابت بن قیس کے۔

مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۳۲۲ پر ہے۔ طبرانی نے اس کو روایت کیا ہے اور بنت ثابت بن قیس کو میں نہیں جانتا باقی راوی ثقہ ہیں مستدرک نے بھی جلد ۳ صفحہ ۲۳۵ پر نقل کیا ہے۔

باب ۱۵۰

حضور ﷺ کا خبر دینا اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی حفاظت کریں گے دو کذابوں کے شر سے ایک اسود عنسی دوسرا مسیلمہ، دونوں قتل کردیئے گئے

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی محمد بن فضل نے، ان کو عبداللہ بن محمد بن مسلم نے، ان کو سلیمان بن یوسف نے، ان کو یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے، ان کو ان کے والد صالح بن کیسان نے، اس نے ابن عبیدہ بن نشیط سے، کہا جاتا ہے کہ اس کا نام عبداللہ بن عبداللہ تھا یہ کہ عبداللہ بن عبداللہ بن عقبہ نے کہا کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ مسیلمہ کذاب مدینے میں آیا اور حارث کی بیٹی کے گھر میں آ کر ٹھہرا اس لئے کہ حارث بن کریز کی بیٹی اس کی بیوی تھی اور وہی ماں تھی عبداللہ بن عامر کی۔

رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لے گئے جبکہ ثابت بن قیس بن شماس بھی ساتھ تھے۔ ثابت بن قیس وہ تھے جس کو خطیب رسول اللہ کا لقب دیا جاتا تھا۔ حضور ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی یا ڈنڈی تھی، حضور ﷺ نے وہاں جا کھڑے کھڑے اس سے بات کی۔ مسیلمہ کذاب نے حضور ﷺ سے کہا اگر آپ چاہیں تو یہ معاملہ (نبوت ورسالت کا) ہمارے لئے چھوڑ دیں یا آپ اپنے لئے بعد میں ہمارے لے طے کردیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر آپ مجھ سے یہ لکڑی اور ڈنڈی مانگیں گے تو میں وہ بھی تمہیں نہیں دوں گا۔ البتہ دیکھتا ہوں وہی تمہیں جو میں دکھایا گیا ہوں تیرے بارے میں، ہاں یہ ثابت بن قیس ہے عنقریب یہ تجھے میری طرف سے جواب دے گا۔ یہ کہہ کر نبی کریم ﷺ چلے گئے۔

عبیداللہ بن عبداللہ نے کہا میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے خواب کے بارے میں پوچھا تھا جس کا حضور ﷺ نے ذکر فرمایا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے لئے ذکر کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں سو رہا تھا میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے کنگن رکھے گئے میں ان کو دیکھ کر گھبرایا اور ان کو ناپسند کرنے لگا، لہٰذا میرے لئے اجازت دی گئی۔ میں نے ان دونوں کو

پھونک ماری لہٰذا وہ دونوں اُڑ گئے ۔ میں نے ان دونوں کی تعبیر یہ نکالی ہے کہ اس سے مراد دو کذاب ہیں ۔ عبید اللہ نے کہا کہ ایک اسود عنسی کذاب تھا جس کو فیروز نے قتل کیا تھا یمن میں اور دوسرا مسیلمہ کذاب ۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے سعید بن محمد جرمی سے ، اس نے یعقوب بن ابراہیم سے ۔

(بخاری ۔ کتاب التعبیر ۔ مسلم ۔ کتاب الرؤیا ۔ مسند احمد ۱/۲۶۳)

تحقیق اس بارے میں گزر چکی ہے حدیث نافع بن جبیر ابن عباس رضی اللہ عنہ سے اور ہمام بن منبہ سے ، اس نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے وفود کے ذکر کے وقت ۔

(۲) ہمیں خبر دی یحییٰ بن ابراہیم بن محمد بن یحییٰ نے ، ان کو خبر دی ابو عبد اللہ محمد بن یعقوب نے ، ان کو محمد بن عبد الوہاب نے ، ان کو خبر دی جعفر بن عون نے ، ان کو خبر دی مسعر نے ابو عون سے ، اس نے ایک آدمی سے یہ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس جب جنگ یمامہ کی فتح کی خبر پہنچی تو وہ سجدے میں گر گئے تھے ۔

(۳) ہمیں خبر دی ابو عبد اللہ حافظ نے ، ان کو ابو سعید احمد بن یعقوب ثقفی نے ، ان کو محمد بن حبان انصاری نے ، ان کو شیبان بن فروخ نے ، ان کو مبارک بن فضالہ نے ، ان کو حسن نے انس رضی اللہ عنہ سے ۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مسیلمہ کذاب سے ملاقات ہوگئی تھی ۔ مسیلمہ نے حضور ﷺ سے کہا تھا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایمان لا چکا ہوں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ ایک ایسا شخص ہے جس کو مہلت دی جا چکی ہے اس کی قوم کی ہلاکت کے لئے ۔

باب ۱۵۱

حضور ﷺ کا ایمان کے بعد کفر کی طرف پلٹ جانے سے تنبیہ کرنا

اور حضور ﷺ کا وفات کے بعد آنے والی تبدیلی کے بارے میں خبر دینا نیز یہ کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایمان کے بعد کفر کی طرف لوٹ جانے والوں کے ساتھ قتال کیا تھا ۔ ان لوگوں کے ساتھ مل کر جو اپنے دین پر ثابت قدم رہے تھے

(۱) ہمیں خبر دی ابو علی روذباری نے ، ان کو ابوبکر بن داسہ نے ، ان کو ابوداود نے ، ان کو ابو الولید طیالسی نے ، ان کو شعبہ نے ، وہ کہتے ہیں کہا واقد بن محمد بن عبد اللہ نے ، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اس نے اپنے والد سے کہ اس نے سُنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ، وہ حدیث بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ سے کہ انہوں نے فرمایا تھا :

لا ترجعوا بعدی کفارًا یضرب بعضکم رقاب بعض

میرے بعد حالت کفر کی طرف تم لوگ نہ پلٹ جانا کہ بعض تمہارے بعض کی گردنیں مارنے لگیں ۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابو الولید سے ۔ اور اس کو مسلم نے نقل کیا ہے دوسرے طریق سے شعبہ سے ۔

(بخاری ۔ کتاب الحدود ۔ فتح الباری ۱۲/۸۵ ۔ ۱۳/۲۶ ۔ ۱۰/۸ ۔ ۸/۱۰۶ ۔ ۳/۵۷۳ ۔ ۱/۲۱۷ ۔ مسلم ۔ کتاب الایمان ۔ حدیث ۱۱۸ ۔ مسند احمد ۱/۲۳۰)

حدیث مذکور کے بارے میں محدث موسیٰ بن ہارون کا تبصرہ

مصنف کہتے ہیں کہ مجھے خبر پہنچی ہے موسیٰ بن ہارون سے اور وہ حفاظ حدیث میں سے تھے کہ ان سے پوچھا گیا تھا اس حدیث کے بارے میں۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ لوگ اہل ارتداد تھے جو مرتد ہو گئے تھے زکوٰۃ کا انکار کر کے۔ ابوبکر صدیق ؓ نے ان کو قتل کر دیا تھا۔

بعض دیگر اہل علم کی رائے

بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اس کا مطلب ہے کہ میرے بعد کافر نہیں بن جانا یعنی مختلف فرقے نہیں بن جانا کہ بعض تمہارے بعض کی گردنیں مارنا شروع کر دیں۔ لہٰذا تم اس طرح کفار کے ساتھ مشابہ ہو جاؤ گے۔ بے شک کفار ایک دوسرے پر زیادتی کرنے والے ہوتے ہیں، ان کے بعض بعض کی گردنیں مارتے ہیں جبکہ مسلمان ایک دوسرے کو مہلت دینے والے ہوتے ہیں باہم بھائی چارہ نبھانے والے ہوتے ہیں، بعض ان کا بعض کی گردنوں کو محفوظ بناتا ہے۔ اور کہا گیا کہ اس کا مطلب میرے بعد کفار نہ بن جانا یعنی اسلحہ کے زور پر کافر بنانے والے۔

میں تمہارا پیش رو ہوں حوض کوثر پر جو آئے گا وہ پیئے گا جو پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن یعقوب نے، ان کو حسین بن حسن بن مہاجر نے اور محمد بن نعیم اور احمد بن سلمہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے قتیبہ بن سعید نے، ان کو یعقوب بن عبدالرحمٰن نے، ان کو ابوحازم نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا سہل سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا رسول اللہ ﷺ سے، آپ نے فرمایا تھا میں تم سب کے لئے پیش رو ہوں۔ حوض کوثر پر جو بھی آئے گا وہ اس سے پیئے گا اور جو پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا اور البتہ ضرور کچھ اقوام میرے پاس آئیں گی میں ان کو پہچانوں گا اور وہ مجھے پہچانیں گی اس کے بعد میرے اور ان کے درمیان دیوار اور پردہ حائل کر دیا جائے گا۔

ابوحازم کا قول اور حدیث رسول کہا جائے گا آپ کو نہیں معلوم کہ آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا عمل کئے تھے

ابوحازم کہتے ہیں کہ نعمان بن ابوعیاش نے سُنا تھا میں ان لوگوں کو یہ حدیث بیان کر رہا تھا۔ اس نے پوچھا کہ کیا تم نے اسی طرح حضرت سہل سے یہ حدیث سُنی تھی کہ وہ کہہ رہے تھے؟ میں نے بتایا کہ جی ہاں! انہوں نے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں ابوسعید خدری کے بارے میں کہ میں نے ان سے یہ حدیث سُنی تھی وہ اس میں یہ اضافہ کرتے تھے کہ میں یہ کہوں گا کہ بے شک یہ لوگ مجھ سے ہیں جو آئے ہیں۔ پس کہا جائے گا کہ بے شک آپ نہیں جانتے جو کچھ انہوں نے آپ کے بعد عمل کیا تھا۔ لہٰذا میں کہوں گا دوری ہو دوری ہو اس کے لئے جس نے میرے بعد تبدیلی کر لی تھی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے اور مسلم نے صحیح میں قتیبہ سے۔ (بخاری۔ کتاب الفتن۔ مسلم۔ کتاب الطہارۃ۔ حدیث ۳۹۔ مسند احمد ۱/ ۲۵۷)

اور حدیث ثوبان میں کہا گیا ہے قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ بعض قبائل میری اُمت میں سے لاحق ہو جائیں گے (جا ملیں گے) مشرکین کے ساتھ اور حتیٰ کہ کچھ قبائل میری اُمت کے بتوں کی عبادت کریں گے۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوبکر بن اسحاق نے، ان کو ابو مسلم نے، ان کو سلیمان بن حرب نے، ان کو حماد نے ایوب سے، اس نے ابوقلابہ سے اس نے ابو اسماء سے، اس نے ثوبان سے، اس نے نبی کریم ﷺ سے طویل حدیث میں اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح مسلم میں۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے :

یا ایھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہٖ فسوف یاتی اللّٰہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلہ علی المؤمنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللّٰہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء واللّٰہ واسع علیم۔

(سورۃ مائدہ : آیت ۵۴)

اے اہل ایمان! جو شخص تم میں سے پھر جائے اپنے دین سے تو عنقریب اللہ تعالیٰ ایک ایسی قوم کو لے آئے گا جن کو وہ پسند کرے گا اور وہ بھی اللہ کو پسند کریں گے۔

لہٰذا مرتد ہو گیا تھا جس کو مرتد ہونا تھا نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد۔ لہٰذا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا، ان صحابہ سمیت جنہوں نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی مہاجر وانصار میں سے اور ان مسلمانوں سمیت جو اسلام پر ثابت قدم تھے تمام قبائل کے مسلمانوں سمیت۔ ان کو اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت ان پر اثر انداز نہ ہوئی حتیٰ کہ ان سب مسلمانوں نے ان مرتدین پر غلبہ حاصل کیا اور جو باقی رہ گئے تھے وہ واپس اسلام کی طرف لوٹ آئے۔ اسی لئے حضرت حسن بصریؒ نے آیت مذکور کی تفسیر میں وہ بات کہی ہے۔

آیت مذکور کی تفسیر کے بارے میں حضرت حسن بصریؒ کا قول

انہوں نے آیت مذکور کی تفسیر کے بارے میں وہ روایت درج کی ہے جس کی ہمیں خبر دی ہے ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو اسماعیل بن محمد بن صفار نے، ان کو عباس بن محمد بن حاتم دوری نے، ان کو یحییٰ نے، ان کو حسین بن صالح نے ابوبشر سے، اس نے حسن سے کہ

فسوف یاتی اللّٰہ بقوم یحبھم و یحبونہ

عنقریب اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو لائے گا جس کو وہ پسند کرے گا وہ اللہ سے محبت کریں گے۔

حسن بصریؒ نے کہا اس سے مراد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور ان کے اصحاب ہیں۔

سری بن یحییٰ حسن بصریؒ سے اس کی متابع روایت لایا ہے اور یہ روایت اس روایت کے مخالف نہیں ہے جو اس بارے میں اہل یمن کے بارے میں ہے۔ بس جو باقی رہ گئے تھے یمن کے مہاجرین میں سے وہ جملہ اصحاب ابوبکر رضی اللہ عنہ میں سے تھے۔ جب انہوں نے بھی قتال کیا اہل ارتداد کے ساتھ۔ لہٰذا اللہ کی حمد وشکر کے ساتھ حدیث مذکور کی تصدیق پائی گئی ہے اس تمام کے اندر۔ وباللّٰہ التوفیق

☆☆☆

باب ۱۵۲

حضور ﷺ کا خبر دینا اس بات کی کہ مسلمان جزیرۃ العرب میں

شیطان کی عبادت نہیں کریں گے۔ اس سے حضور ﷺ کی مراد آپ کے اصحاب تھے اور ان کے بعد جو لوگ تھے وہ ایسے تھے جیسے آپ نے فرمایا تھا

(۱) ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ نوقانی نے وہاں پر، ان کو ابوعبداللہ بن محمد بن عبداللہ اصفہانی صفار نے، ان کو احمد بن عصام نے، ان کو مؤمل بن اسماعیل نے، ان کو سفیان ثوری نے ابوزبیر سے، اس نے جابر بن عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک شیطان تحقیق ناامید ہو چکا ہے کہ نمازی اس کی عبادت کریں لیکن ان کے آپس کے خصومات میں جنگوں میں اور معاملات میں وہ دوڑے گا۔

(۲) ہمیں خبر دی ابوالقاسم زید بن ابوہاشم علوی نے کوفہ میں، ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی دحیم نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ نے، ان کو خبر دی وکیع نے اعمش سے، اس نے ابوسفیان سے، اس نے جابر سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ نمازیں اس کی عبادت اور پوجا کریں گے جزیرۃ العرب میں۔ یا باقی تحریک کرتا رہے گا لوگوں کو اُبھارتے رہنا۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے اس نے وکیع سے۔

(مسلم۔ کتاب المنافقین۔ حدیث ۶۵ ص ۴/۲۱۶۷۔ ترمذی۔ کتاب البر والصلۃ۔ حدیث ۱۹۳۷ ص ۴/۳۳۰۔ مسند احمد ۳/۳۱۳)

باب ۱۵۳

۱۔ حضور ﷺ کا اپنی بیٹی کو خبر دینا اپنی وفات کے بارے میں۔
۲۔ نیز یہ خبر دینا کہ تم پہلی ہوگی میرے ساتھ لاحق ہونے والی میرے گھرانے میں سے۔
۳۔ لہٰذا دونوں باتیں درست ثابت ہوئیں جیسے آپ نے فرمایا تھا۔

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ اور ابوبکر احمد بن حسین قاضی نے، ان دونوں نے کہا ہمیں حدیث بیان کی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے، ان کو ابونعیم نے، ان کو زکریا بن ابوزائدہ نے فراس سے، اس نے شعبی سے، اس نے مسروق سے، اس نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئی وہ ایسے چلتی تھی گویا رسول اللہ ﷺ کی چال ہے، جیسے حضور چلتے تھے۔ حضور ﷺ نے خوش آمدید کہا اپنی بیٹی کو، پھر دائیں یا بائیں جانب بٹھایا۔

اس کے بعد آپ نے ان کے کان میں راز کی بات کہی جس سے وہ رو پڑیں۔ میں نے کہا کہ حضور ﷺ نے کوئی خاص بات کہی ہے آپ سے کیوں رو پڑیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے دوبارہ آہستہ سے کوئی بات کہی جس سے وہ ہنس پڑیں۔ میں نے کہا کہ آج کے دن سے زیادہ بہتر کوئی دن نہیں دیکھا جس میں غم کے ساتھ خوشی بھی قریب قریب ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے وہ بات پوچھنے کی کوشش کی مگر وہ بولی کہ میں رسول ﷺ کا راز فاش نہیں کرسکتی حتیٰ کہ جب حضور ﷺ فوت ہوگئے تو میں نے آپ سے پوچھا تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ حضور ﷺ نے آہستہ سے مجھے یہ بات بتائی کہ جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھے قرآن مجید ایک مرتبہ دور کراتے تھے مگر اس نے اس دفعہ دومرتبہ میرے ساتھ دور کیا ہے۔ اس کا مطلب میں اس کے سوا نہیں سمجھتا کہ میرا اجل قریب آچکا ہے۔ اور تم فاطمہ میرے گھرانے میں سب سے پہلی ہوگی مجھے ملنے والی۔ چنانچہ میں بہتر ہوں تیرے لئے آگے بھیجا ہوا۔ میں اسی لئے روئی تھی۔ اس کے بعد انہوں نے فرمایا تھا کہ کیا آپ راضی نہیں ہو کہ اس اُمت کی عورتوں کی سردار بن جاؤ، یا مؤمنوں کی عورتوں کی کہا تھا۔ لہٰذا میں ہنس پڑی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے ابونعیم سے اور مسلم نے اس کو نقل کیا ہے دوسرے طریق سے زکریا سے۔

(بخاری۔ کتاب الاستیذان۔ مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۹۹ ص ۱۹۰۵۔ مسند احمد ۶/۲۸۲۔ طبقات کبریٰ ۲/۲۴۷)

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی وفات کے بعد دیر تک زندہ رہیں

اہل علم نے اختلاف کیا ہے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ٹھہرے رہنے کے بارے میں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد حتیٰ کہ انتقال کر گئیں، ایک قول ہے کہ صرف دو ماہ اور یہ قول بھی ہے کہ تین ماہ اور یہ بھی کہا گیا کہ چھ ماہ اور یہ بھی کہا گیا آٹھ ماہ، مگر صحیح الروایات زہری کی روایت عروہ سے، اس نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے، وہ فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہی تھیں۔

اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوالیمان نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی شعیب نے اور ہمیں خبر دی ہے حجاج بن ابومنیع نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ہمارے دادا نے مجموعی طور پر زہری سے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے عروہ نے یہ کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو خبر دی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا زندہ رہی تھی رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ ماہ تک۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں۔ (بخاری۔ کتاب المغازی۔ مسلم۔ کتاب الجہاد ص ۱۳۸۰)

باب ۱۵۴

حضور ﷺ کا خبر دینا سہیل بن عمرو بن عبد شمس کی مقال کے بارے میں

اور اس کا رجوع کرنا ایسی بات کی طرف۔ پھر وہی ہوا جو کچھ آپ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو علی بن عیسیٰ نے، ان کو ابراہیم بن ابوطالب نے، ان کو ابن عمر ﷺ نے، ان کو سفیان نے عمر سے، اس نے حسن بن عمر سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے نبی کریم ﷺ سے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجئے میں سہل بن عمرو کی گھاٹی بند کردوں۔ لہٰذا وہ ہمیشہ کے لئے کبھی بھی اپنی قوم میں خطیب بن کر کھڑا نہیں ہوگا۔

حضور ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ اسے چھوڑ یئے ممکن ہے کہ وہ کسی دن آپ کو خوش کردے اور تیرا رازدار بن جائے۔ سفیان نے کہا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کا انتقال ہو گیا تو اہل مکہ میں سے کچھ لوگ بد کنے یا نفرت کرنے لگے تو سہیل بن عمرو کعبے کے پاس کھڑے ہو گئے اور انہوں نے اسلام کی تائید میں خطبہ دیا۔

خطیب قریش حضرت سہیل بن عمرو کا اسلام کی تائید میں کعبۃ اللہ کے پہلو میں خطبہ دینا

سفیان کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے تو اہل مکہ میں سے کچھ لوگوں نے اسلام سے دوری ونفرت کا اظہار کیا، اس وقت خطیب قریش حضرت سہیل بن عمرو نے کعبہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ خطبہ ارشاد فرمایا :

من کان محمد الٰهه فان محمدًا قد مات واللّٰه حیّ لا یموت

جس شخص کے الٰہ معبود ومشکل کشا محمد تھے وہ اچھی طرح سُن لے کہ محمد ﷺ تو فوت ہو گئے ہیں مگر اللہ زندہ ہے وہ کبھی نہیں مرے گا۔

حضرت سہیل بن عمرو کی شام کی سرحد پر مرابط فی سبیل اللہ کی حیثیت سے طاعون میں شہادت

امام بیہقی فرماتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ پھر سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں لاحق ہو گئے تھے شام سے۔ وہ مرابط فی سبیل اللہ تھے یعنی جہاد کے لئے اپنا گھوڑا باندھ کر ہمہ وقت تیار تھے کہ طاعون عمواس کے پھیلنے سے بیمار ہوئے اور اس میں وہیں شہید ہو گئے تھے۔

باب ۱۵۵

حضور ﷺ کا خبر دینا حضرت براء بن مالک انصاری رضی اللہ عنہ کے حال کے بارے میں کہ وہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر دعا کریں تو اللہ ضرور اس کی قسم کو پورا کردے گا اور اس بارے میں اللہ کے رسول کے قول کی تصدیق کرنا

(۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نحوی نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو محمد بن عزیز ایلی نے سلامہ بن روح سے، اس نے عقیل سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابن شہاب نے انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، کہتے ہیں لوگ جو ضعیف وکمزور ہیں، اپنے آپ کو کمزور قرار دیتے ہیں، پرانی دو چادروں میں ملبوس ہوتے ہیں، مغلوب الحال ہوتے ہیں بظاہر، مگر اللہ کے ہاں ان کا اتنا عظیم مقام ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو قسم دے کر کچھ کہیں تو وہ اس کو پورا

کردے گا یعنی اگر وہ یوں کہہ دیں قسم کھا کر کہ اللہ ضرور ایسا کرے گا تو واقعی اللہ تعالیٰ ویسا کردے گا اور اس کی قسم کو سچا کردے گا۔ ان عظیم لوگوں میں سے ایک حضرت براء بن مالک بھی ہیں۔

حضرت براء بن مالک کا اللہ کو قسم دینا اور اللہ کا پورا کرنا جہاں یہ واقعہ حضرت براء کی کرامت ہے وہاں رسول اللہ ﷺ کی نبوت ورسالت کی سچائی کی دلیل ہے

بے شک براء بن مالک جہادی لشکر میں مشرکین سے ٹکرائے، مسلمان عاجز ودرماندہ ہونے لگے تو سب نے کہا تھا اے براء بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو قسم دو گے تو وہ تجھے سچا کریں گے، تیری قسم پوری کردیں گے لہٰذا اپنے ربّ کو قسم دو۔ لہٰذا حضرت براء نے کہا، میں تجھے قسم دیتا ہوں اے میرے ربّ! البتہ ان کے کندھے ہمیں عطیہ کر۔ لہٰذا ان کے کندھے فی الحقیقت ان کے حوالے کئے گئے (یعنی مسلمانوں نے ان کو خوب مارا)۔ اس کے بعد سوس کے پُل پر جنگ ہوئی مشرکین نے مسلمانوں میں شدید خونریزی کی تو مسلمانوں نے کہا اے براء اپنے ربّ پر قسم دو۔ اس نے پھر کہا اے میرے ربّ! میں قسم دیتا ہوں کہ تو ان لوگوں کو غلبہ عطا فرما۔ مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی مگر حضرت براء قتل ہو کر شہید ہو گئے۔ (مستدرک حاکم ۲۹۲/۳)

مصنف فرماتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ براء بن مالک اس وقت نہیں بلکہ عہد عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں یوم تستر میں قتل ہوئے تھے۔

باب ۱۵۶

نبی کریم ﷺ کا مُحدّثین کے بارے میں خبر دینا جو اُمم میں تھے اور وہ اگر میری اُمت میں ہوئے تو ان میں سے ایک عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوں گے پھر ویسے ہی ہوا جیسے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی محمد بن عبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن اسحاق نے، ان کو خبر دی بشر بن موسیٰ نے، ان کو حمیدی نے، ان کو سفیان نے، ان کو محمد بن عجلان نے کہ اس نے سُنا سعد بن ابراہیم سے، وہ حدیث بیان کرتے ہیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے، وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بے شک تمام اُمتوں میں محدثین لوگ ہوا کرتے ہیں یعنی اپنی فراست سے اللہ کی مرضی کو بھانپ کر اس کے مطابق بات کرتے تھے۔ اگر اس اُمت میں ہوا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔

مسلم اس کو روایت کیا ہے عمرو بن ناقد سے اس نے سفیان سے۔ (مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ۔ حدیث ۲۳ ص ۱۸۶۴)

اور بخاری ومسلم نے اس کو روایت کیا ہے حدیث ابراہیم بن سعد سے، اس نے اپنے والد سے۔ (بخاری۔ حدیث ۳۵۸۹۔ فتح الباری ۴۲/۷)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، ان کو عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے، ان کو خبر دی اسرائیل کوفی نے ولید بن قیزار سے، اس نے عمرو بن میمون سے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم انکار نہیں کر سکتے تھے کثیر تعداد تھے اصحاب محمد ﷺ کہ سکینہ اور وقار بول لیتا ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان پر۔ زر بن حبیش سے اور شعبی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس روایت کا تابع بیان کیا گیا ہے۔

(۳) ہمیں خبر دی محمد بن حسین قطان نے، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو، مسلم بن ابراہیم نے، ان کو شعبہ نے قیس بن مسلم سے طارق بن شہاب سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو یہ بیان کیا جاتا تھا کہ عمر بن خطاب فرشتے کی زبان بولتے ہیں یعنی ان کی زبان پر گویا فرشتہ کلام کرتا ہے۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی حمزہ بن عباس عقبی نے، ان کو عبدالکریم بن ہیثم دیر عاقولی نے، ان کو احمد بن صالح نے، ان کو وہب نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی نے، ان کو خبر دی ابوالحسین محمد بن محمد یعقوب حجاج حافظ نے، ان کو خبر دی احمد بن عبدالوارث بن جریر عسال نے مصر میں، ان کو حارث بن مسکین نے، ان کو خبر دی ابن وہب نے۔

وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی یحییٰ بن ایوب نے ابن عجلان سے، اس نے نافع سے، اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر امیر مقرر کیا ایک آدمی کو اس کو ساریہ کہا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خطبہ دے رہے تھے اچانک چیخ کر کہنے لگے اے ساریہ! پہاڑ کی طرف سے بچو۔ لہٰذا لشکر میں سے نمائندہ آیا اس نے بتایا کہ اے امیر المؤمنین! ہم لوگ دشمن سے نبرد آزما تھے اور ہم شکست خوردہ ہونے لگے تھے۔ اچانک ہم نے سُنا کہ کوئی چیخنے والا چیخ کر کہہ رہا ہے اے ساریہ! پہاڑ کے ساتھ بچو۔ لہٰذا ہم لوگوں نے پہاڑ کے ساتھ سہارا لے لیا۔ لہٰذا اللہ نے ان لوگوں کو شکست دے دی۔ ہم لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا حضرت آپ ہی تو چیخے تھے اس لفظ کے ساتھ۔

ابن عجلان کہتے ہیں اور ہمیں حدیث بیان کی ہے ایاس بن معاویہ بن قرہ نے اس کے ساتھ۔ واللہ اعلم

باب ۱۵۷

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خبر دینا کہ آپ کی ازواج مطہرات اُم المؤمنین میں سے جلدی اور پہلے کونسی زوجہ محترمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لاحق ہوگی پھر وہی ہوا جیسے آپ نے خبر دی تھی

(۱) ہمیں خبر دی ابوعلی الحسن بن احمد بن ابراہیم بن شاذان نے، ان کو خبر دی حمزہ بن محمد بن عباس نے، ان کو عباس دوری نے، ان کو ابوسلمہ نے، ان کو ابوعوانہ نے، اس نے عامر سے، اس نے مسروق سے، اس نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے۔ وہ فرماتی ہیں ازواج رسول ایک دن جمع ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کونسی زوجہ آپ کے ساتھ زیادہ جلدی پہنچے گی؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ فرماتی ہیں ہم لوگوں نے کانا اُٹھایا اور ایک دوسرے کے ہاتھ ناپنا شروع کر دیئے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ بی بی سودہ رضی اللہ عنہا ہم میں سے لمبی کلائیوں والی تھیں۔

فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی وفات ہوگئی لہٰذا سودہ بنت زمعہ ہم میں سے زیادہ جلدی حضور ﷺ کے ساتھ لاحق ہونے والی تھیں۔ہم نے اب سمجھا کہ ان کے طول ید سے مراد ان کا کثرت کے ساتھ صدقہ کرنا تھا۔وہ ایک ایسی عورت تھی کہ صدقہ کرنے کو پسند کرتی تھی۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے موسیٰ بن اسماعیل سے۔(بخاری۔کتاب الزکاۃ۔فتح الباری ۳/ ۲۸۵۔۲۸۶)

اسی طرح اس روایت میں ہے کہ ان سب میں زیادہ جلدی ان کے ساتھ لاحق ہونے والی سودہ رضی اللہ عنہا تھیں اور وہ روایت جو اس پر دلالت کرتی ہے اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیث کہ زینب رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ طویل الید تھیں صدقہ کرنے کی وجہ سے، وہ حضور ﷺ کے ساتھ جلدی لاحق ہونے والی تھیں۔(فتح الباری ۳/ ۲۸۶۔۲۸۸)

نوٹ : ابن جوزی کہتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے۔بعض راویوں کی طرف سے اور بخاری پر حیرانی ہے کہ وہ اس پر متنبہ نہیں ہوئے اور نہ ہی شراح اور نہ ہی خطابی اس کے فساد پر مطلع ہوئے کہ انہوں نے بھی لحوق سودہ رضی اللہ عنہا کو اعلام نبوت کہہ دیا ہے جبکہ وہ سیدہ زینب تھی اطول الید صدقہ کی وجہ سے۔

اسی کتاب کے حاشیہ پر لمبی تفصیل اور تحقیق درج ہے وہیں ملاحظہ فرمائیں۔(مترجم)

(۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ بن یعقوب نے، ان کو عبداللہ بن محمد نے، ان کو محمود بن غیلان نے، ان کو فضل بن موسیٰ نے، ان کو طلحہ بن یحیٰ نے سیدہ عائشہ بنت طلحہ سے، اس نے سیدہ عائشہ اُم المؤمنین رضی اللہ عنہا سے۔

فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے سب سے زیادہ جلدی میرے ساتھ ملنے والی لمبے ہاتھوں والی ہوگی۔لہٰذا ازواج مطہرات اپنے ہاتھوں کو باہم ناپنے لگیں۔فرماتی ہیں کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا ہم میں سے طویل الید تھیں اس لئے وہ اپنے ہاتھ سے کام کرتی تھیں اور اس کے ساتھ صدقہ کر دیتی تھیں۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمود بن غیلان سے۔(مسلم۔کتاب فضائل الصحابہ ص ۱۹۰۷)

اور اسی طرح اس کو روایت کیا ہے زکریا بن ابوزائدہ نے عامر شعبی سے مگر اس نے مرسل بیان کیا ہے(صحابی کا نام ترک کر دیا ہے)۔

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، **یونس بن** زکریا بن ابوزائدہ سے، اس نے عامر شعبی سے، وہ کہتے ہیں کہ عورتوں نے کہا تھا رسول اللہ ﷺ سے کہ ہم میں سے کونسی زیادہ جلدی آپ کے پاس لاحق ہوگی؟ آپ نے فرمایا تم میں سے طویل الید لمبے ہاتھوں والی۔لہٰذا وہ باہم کلائیاں ناپنے لگیں کہ کونسی طویل الید ہے۔

جب سیدہ زینب رضی اللہ عنہا پہلے انتقال کر گئیں تو سب نے جان لیا کہ وہ ان سب میں لمبے ہاتھ والی تھیں خیر کے کاموں میں اور صدقہ کرتی تھیں۔

☆☆☆